عمران سیریز
بلیک گرل
ظہیر احمد

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''بلیک گرل'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں ایک بار پھر آپ کے سامنے بلیک کنگ آ رہا ہے۔ یہ وہی بلیک کنگ ہے جو زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کی طرح پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے اور چونکہ بلیک کنگ کی آپ سے ''ایول کرائم'' میں پہلے بھی ملاقات کرائی جا چکی ہے اس لئے اگر آپ نے ''ایول کرائم'' پڑھا ہے تو پھر آپ کو علم ہو گا کہ میں کس بلیک کنگ کی بات کر رہا ہوں۔ اس بار بلیک کنگ نے پاکیشیا کے خلاف ایک نیا اور انوکھا منصوبہ بنایا تھا اور اس کے منصوبے کا پہلا حصہ یہ تھا کہ وہ کسی طرح سے عمران کو اپنے کنٹرول میں کر سکے۔ عمران کا مائنڈ کنٹرول کرنے کے لئے اس نے ایک نیا اور حیرت انگیز کھیل کھیلا تھا جس میں عمران بری طرح سے پھنستا چلا جا رہا تھا لیکن عمران اس بات سے ناواقف تھا کہ وہ بلیک کنگ کے جال میں پھنس رہا ہے اور جب عمران پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ اس کے ساتھ کھیل کھیلنے والا بلیک کنگ ہے تو عمران بھی اپنی عمرانیت پر آ گیا اور اس نے الٹا بلیک کنگ کے ساتھ ایسا کھیل کھیلنا شروع کر دیا جسے بلیک کنگ آخر تک سمجھ ہی نہ سکا اور بجائے اس کے کہ عمران اس کے کنٹرول میں آتا، بلیک کنگ کو عمران کے

ہاتھوں ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس کے لئے عمران کو کیا کیا کچھ سہنا پڑا اور کن مراحل سے گزرنا پڑا یہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے۔ اور آخر میں، میں ان تمام قارئین کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میرے سابقہ ناول خاص طور پر گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' کو انتہائی پسند کیا اور مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اس سے بھی زیادہ ضخیم ناول تحریر کروں تو ان کے لئے میں عرض کروں گا کہ ناول جتنے ضخیم ہوں گے ان کی قیمت بھی اتنی ہی زیادہ ہو گی اور مہنگائی کے اس دور میں ہر کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ ضخیم ناول خریدنے کی استطاعت رکھتا ہو اس لئے ضخیم ناول سلور جوبلی نمبر، گولڈن جوبلی نمبر، ڈائمنڈ جوبلی نمبر اور پلاٹینیم نمبر تک ہی محدود رکھیں تاکہ اس وقت تک قارئین ضخیم ناول خریدنے کا بجٹ بنا سکیں کیونکہ یہ نمبر سال بعد ہی آتے ہیں اور اس کے لئے پہلے سے ہی پلاننگ کر کے بجٹ بنا لیا جائے تو مہنگی کتاب بھی قابل قبول ہو جاتی ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

طالب دعا

ظہیر احمد

عمران صوفے میں دھنسا ایک سائنسی رسالے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے ان کے راوی میں چین ہی چین تھا۔

عمران کے پاس چونکہ کوئی کام نہیں تھا اس لئے اس کا زیادہ وقت فلیٹ میں ہی گزرتا تھا اور وہ فلیٹ میں یا تو ٹیلیویژن کے سامنے ایکشن، تھرل اور ایڈونچر سے بھرپور فلمیں دیکھتا رہتا یا پھر لائبریری سے لائی ہوئی مخصوص کتابیں پڑھنے میں مشغول رہتا تھا۔ عمران فراغت میں کتابیں پڑھے یا ٹی وی پر فلمیں دیکھے دونوں ہی صورتوں میں سلیمان بے چارے کی شامت ہی رہتی تھی۔ اسے نہ صرف بار بار عمران کے لئے چائے بنانے پڑتی تھی بلکہ بعض اوقات اسے ایک بار کی بنائی ہوئی چائے کئی کئی بار گرم کر کے عمران کے سامنے رکھنی پڑتی تھی اور عمران فلم دیکھنے یا کتاب پڑھنے میں اس قدر منہمک ہوتا کہ اس کے سامنے پڑی ہوئی چائے بار بار گرم

ہو کر نہ صرف اپنا رنگ بلکہ ذائقہ بھی بدل دیتی تھی اور جب عمران کو چائے کا خیال آتا اور وہ کپ اٹھا کر چائے کا سپ لیتا تو اس کا منہ بے ذائقہ ہو کر رہ جاتا اور وہ چیخ چیخ کر سلیمان کو پکارتا اور سلیمان کے آنے پر اسے چائے پر مخصوص انداز میں لیکچر دینا شروع ہو جاتا تھا جس کے جواب میں ظاہر ہے سلیمان بھی اسے آڑے ہاتھوں لیتا تھا اور پھر ان کی باتوں پر باقاعدہ بحث چھڑ جاتی۔ ان دونوں کے درمیان شروع ہونے والے بحث ایک بار شروع ہو جاتی تو پھر ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ ظاہر ہے نہ عمران ہار ماننے والوں میں سے تھا اور نہ سلیمان۔

اس وقت بھی عمران سائنسی رسالہ پڑھنے میں منہمک تھا اور اس کے سامنے میز پر پڑی ہوئی چائے جسے سلیمان تیسری بار گرم کر کے اس کے سامنے رکھ کر گیا تھا ایک بار پھر ٹھنڈی ہو چکی تھی اور اس کا رنگ بھی سیاہی مائل ہو رہا تھا۔

رسالہ پڑھتے پڑھتے عمران کو چائے کی طلب ہوئی تو اس نے رسالے کے صفحے سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا چائے کا کپ اٹھایا اور اسے منہ کے قریب لے آیا۔ اس نے چائے کے بدلے ہوئے رنگ کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور کپ ہونٹوں سے لگا کر چائے کا سپ لیا۔ جیسے ہی اس نے چائے کا سپ لیا اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے کیونکہ چائے کڑوی اور بدذائقہ ہو چکی تھی۔

”سلیمان۔ سلیمان“...... عمران نے بمشکل تمام چائے کا کڑوا گھونٹ حلق میں ڈالتے ہوئے چیخ کر سلیمان کو آواز دی۔

”فرمائیں“...... سلیمان نے عمران کی آواز سن کر دروازے پر الہ دین کے چراغ کے جن کی طرح نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے اور وہ عمران کی جانب یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے عمران کے اس طرح بلانے پر شدید کوفت ہوئی ہو۔

”فرماؤں۔ میں کیا فرماؤں گا۔ تم نے مجھے فرمانے کے قابل چھوڑا ہی کہاں ہے“...... عمران نے رسالہ میز پر رکھ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ میں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو آپ اب فرمانے کے قابل بھی نہیں رہے ہیں“...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ کیا ہے“...... عمران نے چائے کا کپ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

”کپ ہے اور کیا ہے یہ“...... سلیمان نے اسی انداز میں کہا۔

”کپ تو ہے۔ لیکن اس کپ میں کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اگر آپ نے پی نہیں ہے تو اس میں چائے ہو سکتی ہے۔ چائے کے علاوہ کچھ نہیں“...... سلیمان نے کہا۔

''ہونہہ۔ چائے ایسی ہوتی ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیسی ہوتی ہے۔ آپ ہی بتا دیں۔ میں تو روز آپ کو ایسی ہی چائے دیتا ہوں''...... سلیمان نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ پا رہا ہو کہ وہ اس سے کہنا کیا چاہتا ہے۔

''ایسی چائے بنا کر دیتے ہو تم مجھے۔ جانتے بھی ہو اس چائے میں تم نے کیا ڈالا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ڈالا ہے''...... سلیمان نے بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

''تم نے ڈالا ہے۔ بتاؤ۔ کیا ڈالا ہے تم نے اس چائے میں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نے کیا ڈالنا ہے۔ چائے میں ہمیشہ جو ڈلتا ہے وہی ڈالا ہے۔ دودھ، پتی اور چینی''...... سلیمان نے کہا۔

''دودھ، پتی اور چینی کے علاوہ بھی تم نے اس میں کچھ ملایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''دودھ، پتی اور چینی کے علاوہ میں چائے میں کیا ملا سکتا ہوں اوہ ہاں۔ چائے کا رنگ نکالنے کے لئے مجھے اس میں پانی کا بھی استعمال کرنا پڑتا ہے کیونکہ آپ کو پیور دودھ پتی پسند ہی نہیں ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''بس۔ اس کے سوا تم نے چائے میں اور کچھ نہیں ملایا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں''...... سلیمان نے کہا۔

''تو چائے اتنی کڑوی کیوں ہے''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کڑوی چائے۔ کیا مطلب''...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کڑوی چائے کا مطلب۔ کڑوی چائے ہوتا ہے سمجھے تم۔ اگر نہیں سمجھے تو ادھر آؤ اور چائے کا ایک سپ لے کر دیکھو۔ تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ کڑوی چائے کا کیا مطلب ہوتا ہے''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''سوری۔ اس وقت میرے پاس کسی بھی بات کے مطلب جاننے کے لئے ٹائم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بار بار چائے گرم کرنے سے اس کا ذائقہ بدل گیا ہو۔ اسی لئے تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ جب میں چائے لایا کروں تو اسی وقت پی لیا کریں۔ آپ کو بس چائے منگوانے کا شوق ہوتا ہے۔ چائے آپ کے سامنے لا کر رکھ دی جائے تو وہیں پڑی پڑی ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور آپ چیخ چیخ کر اسی چائے کو بار بار گرم کرانے لگتے ہیں جس سے لامحالہ چائے کا ذائقہ بدل جاتا ہے بلکہ اس کی تاثیر میں بھی فرق آ جاتا ہے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اتنی ساری باتیں ایک ساتھ۔ کیا تم کسی تیز گام پر سوار ہو''۔

عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تیز گام سے آپ کی کیا مراد ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"جس رفتار سے تم بول رہے ہو۔ اس رفتار سے تو کوئی تیز گام بھی نہیں چلتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اپنی نالج ٹھیک کریں صاحب۔ گام کا مطلب گھوڑے کا ایک قدم ہوتا ہے اسے پاؤں بھی کہا جاتا ہے اور گام فارسی کا لفظ ہے جو اسم مذکر ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس رفتار سے تیز گام بھی نہیں چلتا ہو گا یہ نہیں کہ تیز گام بھی نہیں چلتی ہو گی"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا جناب علامہ فاضل بلکہ علامہ مولوی تفضل حسین صاحب آئندہ میں اپنی گرائمر کا خیال رکھوں گا۔ پتہ نہیں میں یہ کیوں بھول جاتا ہوں کہ میرے فلیٹ میں میرے ساتھ دنیا کا اتنا بڑا عالم فاضل رہتا ہے جس کے سامنے مجھے سوچ سمجھ کر اور ناپ تول کر بات کرنی چاہئے۔ بہرحال یہ سب چھوڑو اور بتاؤ تم نے میری چائے میں کیا ملایا ہے"...... عمران نے دوبارہ چائے کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"بتا چکا ہوں۔ اس میں پانی، پتی، چینی اور دودھ کے سوا میں نے کچھ نہیں ملایا ہے۔ بے شک آپ کسی لیبارٹری میں بھیج کر اس کا تجزیہ کرا لیں"...... سلیمان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"میں اسے کسی لیبارٹری میں لے جانے کے قابل رہوں گا تب ہی کچھ پتہ چلے گا اور اگر مجھے کچھ ہو گیا تو مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تم نے دودھ پتی، چینی اور پانی کے ساتھ ساتھ چائے میں کیا ملایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ جو کہنا چاہتے ہیں۔ کھل کر کہیں۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں آپ کی فضول باتیں سنتا رہوں"...... سلیمان نے کہا۔

"کیوں۔ وقت کیوں نہیں ہے تمہارے پاس۔ کیا تم نے کہیں جانا ہے"...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ جانا ہے تو کہہ رہا ہوں نا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"کہاں جانا ہے جناب مولوی تفضل حسین صاحب نے"۔ عمران نے بڑے طنز بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جہاں بھی جاؤں اس سے آپ کو کیا"...... سلیمان نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ کیا انداز ہے۔ اکڑ تو ایسے رہے ہو جیسے جناب کو پرائم منسٹر یا صدر مملکت نے اپنے ظہرانے میں خاص طور شرکت کا دعوت نامہ بھیجا ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لیں"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم واقعی صدر مملکت یا پرائم منسٹر کی دعوت پر

جا رہے ہو“...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میرے لئے وہ صدر مملکت اور پرائم منسٹر سے بھی بڑھ کر ہے“...... سلیمان نے کہا۔

”کون۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ اس ملک میں صدر اور وزیر اعظم سے بڑا عہدہ اور کس کے پاس ہو سکتا ہے“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”میری ہونے والی بیوی کا“...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران چند لمحے حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”ہونے والی بیوی۔ کک۔ کک۔ کیا تم شادی کر رہے ہو“۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کر نہیں رہا۔ میں شادی کر چکا ہوں اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں چار بچوں کا باپ بھی بن چکا ہوں وہ بھی جوان بچوں کا باپ“...... سلیمان نے گردن اکڑا کر بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر لڑکھڑا گیا۔ اس نے خود کو بڑی مشکل سے صوفے پر گرنے سے سنبھالا تھا۔

”چچ چچ۔ چار بچوں کا باپ اور بچے بھی جوان۔ کیا تم نے کسی شادی شدہ عورت سے شادی کی ہے“...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”شادی شدہ سے نہیں ایک بیوہ سے“...... سلیمان نے کہا۔

”ایک ہی بات ہے شادی شدہ ہو یا بیوہ۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے“...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

”آپ کی نظر میں نہ پڑتا ہو گا لیکن میری نظر میں شادی شدہ ہونے اور بیوہ ہونے میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ شادی شدہ اسے کہتے ہیں جس کا شریک حیات زندہ ہو چاہئے وہ مرد ہو یا عورت جبکہ بیوہ وہ ہوتی ہے جس کا شوہر نامدار وفات پا چکا ہو“۔ سلیمان نے باقاعدہ فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

”اور جن مردوں کی بیویاں وفات پا جاتی ہیں انہیں کیا کہا جاتا ہے“...... عمران نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ان بے چاروں کو رنڈوا کہا جاتا ہے“...... سلیمان نے کہا۔

”اب سمجھ گیا۔ تم نے جس بوڑھی بیوہ سے شادی کی ہے۔ اگر وہ تم سے پہلے مر گئی تو تم رنڈوے ہو جاؤ گے اور اگر اس سے پہلے تم وفات پا گئے تو وہ پھر سے بیوہ ہو جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”آپ سے کس نے کہہ دیا کہ وہ بوڑھی ہے“...... سلیمان نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ تم اس کے جوان بچوں کے باپ بنے ہو۔ اگر اس عورت کے بچے جوان ہیں تو پھر وہ بوڑھی ہو گی کوئی ٹین ایجر تو نہیں ہو گی نا“...... عمران نے کہا۔

”آج کے جدید دور میں بوڑھی عورتیں جوان عورتوں سے زیادہ جوان اور حسین نظر آتی ہیں“...... سلیمان نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ سب جدید میک اپ کا کمال ہے۔ میک اپ سے جوان بیٹیوں کے ساتھ چلنے والی ان کی بوڑھی مائیں ان سے بھی زیادہ جوان اور کم عمر دکھائی دیتی ہیں۔ میں نے بھی جس سے شادی کی ہے اس کی عمر جو بھی ہو لیکن اس کا حسن دیکھ لیں تو وہ آپ کو ٹین ایجر سے بھی زیادہ کم عمر دکھائی دے گی"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا تم نے دودھ پیتی بچی سے شادی کر لی ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ کبھی کبھی آپ بڑی بے تکی باتیں کر جاتے ہیں۔ دودھ پیتی بچیوں سے بھلا کون شادی کر سکتا ہے"...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

"دودھ پیتے بچے"...... عمران نے فوراً جواب دیا۔

"ہونہہ۔ یہ فرسودہ رواج دیہاتوں اور جاہل لوگوں میں ہوتا ہے جو اولاد کے پیدا ہوتے ہی انہیں خاندانی رشتے میں جوڑ دیتے ہیں لیکن بعد میں انہیں ساری عمر پچھتانا پڑتا ہے کیونکہ بچے بڑے ہو کر ان رشتوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں"...... سلیمان نے بڑے ناصحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم باتوں کا رخ پھر بدل رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے کوئی رخ نہیں بدلا۔ میں اب بھی اس بات پر قائم ہوں کہ میں نے شادی کر لی ہے اور میں چار جوان بچوں کا

باپ بھی ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

"میں تمہاری شادی کی نہیں۔ اس کڑوی چائے کی بات کر رہا ہوں جس کا ذائقہ زہر سے بھی زیادہ کڑوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں نے آپ کی چائے میں زہر ملایا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں ہو سکتا ہے۔ میں بھلا آپ کی چائے میں زہر کیوں ملانے لگا"...... سلیمان نے کہا۔

"تم نے کسی بڑھیا سے شادی کر لی ہے اور تم چار جوان بچوں کے باپ بھی بن چکے ہو۔ اب تمہیں کسی طرح مجھ سے بھی تو پیچھا چھڑانا تھا۔ یہ کام آسانی سے تو ہو نہیں سکتا تھا اس لئے تم نے سوچا ہو گا کہ کیوں نہ تم مجھے چائے میں زہر ملا کر دے دو تاکہ وقتی طور پر نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے تمہاری مجھ سے جان چھوٹ جائے اور تم میرے بغیر ساری زندگی عیش کر سکو"...... عمران نے کہا۔

"یہ احمقانہ سوچ آپ کے دماغ میں ہی آ سکتی ہے۔ میرے دماغ میں ایسی فضول باتیں نہیں آتیں۔ آپ کی زندگی میرے لئے فائدہ مند ہے۔ آپ کو ہلاک کر کے مجھے کیا ملے گا"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میری زندگی سے تمہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''آپ زندہ رہیں گے تب ہی مجھے سابقہ تنخواہیں ملیں گی۔ اگر آپ مر گئے تو میں اپنی سابقہ تنخواہیں کس سے وصول کروں گا''۔ سلیمان نے کہا۔

''بڑے فلسفی ہو گئے ہو۔ کیا کسی مرنے والے فلسفی کی بیوہ سے شادی کی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں۔ میں نے جس سے شادی کی ہے۔ وہ کسی فلسفی کی بیوہ نہیں بلکہ کسی لینڈ لارڈ کی بیوہ ہے جو مرتے وقت اس کے لئے کروڑوں بلکہ اربوں روپے کی جائیداد چھوڑ گیا ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''اربوں کی جائیداد۔ ارے باپ رے۔ تم کسی ارب پتی بیوہ کے پتی بنے ہو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''پتی۔ میں سمجھا نہیں''...... سلیمان نے کہا۔

''کافرستانی زبان میں بیوی کو پتنی اور شوہر کو پتی کہا جاتا ہے بلکہ بعض علاقوں میں تو وہاں کے شوہر حضرات اپنی بیویوں کو استری کہتے ہیں جبکہ ہم استریوں سے اپنے کپڑوں کی سلوٹیں نکالتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارے گاؤں میں ایک مرتبہ ایک کافرستانی رہنے کے لئے آیا تھا۔ اتفاق سے وہ جس کے گھر میں رہنے آیا تھا وہ میرے ایک دوست کا گھر تھا۔ میں ایک دن اپنے کپڑے استری کر رہا تھا کہ میری استری خراب ہو گئی۔ مجھے جلدی تھی اس لئے میں اپنے

اس دوست کے گھر پہنچ گیا تاکہ اس سے استری ادھار لے سکوں۔ جب میں نے اس کا دروازہ بجایا تو میرے دوست کا کافرستانی مہمان باہر آ گیا۔ وہ مجھے پہچانتا تھا اس نے میرے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا کہ وہ مجھے استری چاہئے۔ میری استری۔ ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ کافرستانی مجھ پر لٹھ لے کر چڑھ دوڑا۔ پھر میری جان تب بچی جب میں نے اسے اور اس نے مجھے استری کا مطلب سمجھایا''۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''سمجھنے اور سمجھانے تک اس نے لٹھ مار مار کر یقیناً تمہاری ہڈی پسلی ایک کر دی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ میں کئی روز تک اپنی استری سے ہی اپنی ہڈیاں سہلاتا رہا تھا''...... سلیمان نے کہا۔

''چلو۔ یہ بات تو ہو گئی ختم اب بتاؤ کہ تم نے چار بچوں کی اماں سے کب اور کیسے شادی کی تھی اور تم نے مجھے اپنے دعوت ولیمے پر کیوں نہیں بلایا''...... عمران نے کہا۔

''دعوت ولیمہ کروں گا تب ہی آپ کو بلاؤں گا نا۔ ابھی تو میں نے نہ اپنی استری۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے اپنی بیوی کی شکل دیکھی ہے اور نہ ہی بچوں کی''...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر تم نے اس بیوہ کی شکل نہیں دیکھی تو پھر تمہاری شادی کیسے ہو گئی''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''بس ہو گئی۔ اب کیا بتاؤں''...... سلیمان نے ایک ٹھنڈی آہ

بھر کر کہا۔

‘‘پھر بھی بتاؤ تو سہی’’...... عمران نے کہا۔

‘‘اب مجھے پورا خواب یاد نہیں ہے۔ جب یاد آئے گا تو میں آپ کو سارا خواب منظر با منظر سنا دوں گا اور وہ بھی تفصیل کے ساتھ’’...... سلیمان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

‘‘تو تم نے خواب میں ارب پتی بیوہ اور چار جوان بچوں کی ماں سے شادی کی تھی’’...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

‘‘کہتے ہیں کہ خواب دیکھتے ہوئے اگر اچانک آنکھ کھل جائے اور فوراً ہی فجر کی اذان سن لی جائے تو وہ خواب سچا ثابت ہوتا ہے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ ارب پتی بیوہ سے نکاح ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی تھی اور اسی وقت فجر کی اذانیں ہونی شروع ہو گئی تھیں’’...... سلیمان نے کہا۔

‘‘اگر تمہارا نکاح حقیقت میں ہونا ابھی باقی ہے تو پھر تم اب کہاں جانے کی تیاری کر رہے تھے’’...... عمران نے پوچھا۔

‘‘اسی بیوہ کو ڈھونڈنے جس کا خواب میں میرے ساتھ نکاح ہوا تھا’’...... سلیمان نے کہا۔

‘‘کہاں ڈھونڈنے جا رہے تھے’’...... عمران نے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

‘‘خواب میں میرا جس ارب پتی بیوہ سے نکاح ہوا تھا وہ جس

بیوٹی پارلر میں جا کر میرے لئے دلہن بنی تھی مجھے اس بیوٹی پارلر کا پتہ معلوم ہے۔ میں وہاں جا کر جہاں آرا بیگم کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا اور سیدھا اس کے گھر پہنچ جاؤں گا۔ ہو سکتا ہے جس طرح میں نے خواب میں اس سے نکاح ہوتے دیکھا ہو اسی طرح اس نے بھی مجھے خواب میں دیکھ لیا ہو تو پھر ہمیں بھلا ایک ہونے سے کون روک سکتا ہے’’...... سلیمان نے کہا۔

‘‘اگر اس کے جوان بچوں نے تمہیں دھتکار دیا تو پھر تم کیا کرو گے’’...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

‘‘تو میں انہیں دھتکار دوں گا۔ میرے اور ارب پتی بیوہ کے درمیان میں جو بھی آئے گا میں اسے راستے سے ہٹا دوں گا چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے’’...... سلیمان نے کہا۔

‘‘جس طرح تم نے میری چائے میں زہر ملا کر مجھے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی ہے کیا اسی طرح تم ارب پتی بیوہ کو بھی راستے سے ہٹاؤ گے’’...... عمران نے کہا۔

‘‘آپ گھما پھرا کر بات چائے اور زہر پر ہی کیوں لے آتے ہیں’’...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

‘‘کیونکہ میں زہریلی چائے کا گھونٹ بھر چکا ہوں اور اب مجھے اپنی رگوں میں زہر کی سرسراہٹ ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے’’۔ عمران نے کہا۔

‘‘اس کے باوجود آپ اس طرح سکون سے کھڑے ہیں’’۔

سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کہ میں گر جاؤں اور ایڑیاں رگڑنا شروع کر دوں"......عمران نے اس سے بھی زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسی باتیں کر رہے ہیں اس سے تو واقعی میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کی چائے میں سچ مچ زہر ملا دوں"......سلیمان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تم ارب پتی بیوہ کو ڈھونڈ کر اس سے سچ مچ نکاح کر لو اور اکیلے ہی اس کی دولت پر عیش کرو ہے نا یہی بات"......عمران نے بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس سے جب میرا ہی نکاح ہونا ہے تو اس کی دولت پر عیش بھی میں ہی کروں گا۔ آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ میں اپنے ساتھ آپ کو بھی عیش کراؤں گا"......سلیمان نے اسی انداز میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔تم میرے بڑے بھائی نہیں ہو کیا"......عمران نے معصوم سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں مکے بازی۔ اب بڑھیا کی دولت پر عیش کا سن کر آپ نے مجھے اپنا بڑا بھائی بنا لیا ہے"......سلیمان نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ بڑا بھائی بننا پسند نہیں ہے تو چھوٹے بھائی بن جاؤ۔ کیا فرق پڑتا ہے"......عمران نے کہا۔

"بہت فرق پڑتا ہے۔ آپ کو بڑا یا چھوٹا بھائی بنانے سے تو یہی بہتر ہو گا کہ اس بڑھیا کو تلاش کرنے اور اس سے نکاح کرنے سے پہلے میں واقعی آپ کو چائے میں زہر بلکہ بہت سارا زہر ملا کر دے دوں تاکہ ارب پتی بیوہ کی جائیداد میں میرا کوئی حصہ دار نہ بن سکے"......سلیمان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"حصے داروں میں تو بڑھیا کے چار بچے بھی شامل ہیں۔ ان کا کیا کرو گے"......عمران نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں باپ بن کر انہیں اتنا پیار دوں گا کہ وہ باپ کا پیار دیکھ کر خود ہی اپنے حصے سے دستبردار ہو جائیں گے"......سلیمان نے کہا۔

"اور اگر ایسا نہ ہوا تو"......عمران نے کہا۔

"تو پھر انہیں بھی چائے پلانے کا آپشن تو ہو گا میرے پاس جس طرح میں آپ کو زہر دے کر ہلاک کروں گا اسی طرح کسی دن میں خاموشی سے ان کی چائے میں بھی زہر ملا دوں گا۔ پھر سب کچھ میرا ہو گا"......سلیمان نے بڑے مزے سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ سلیمان سے نوک جھونک کرتے ہوئے اس کے دماغ سے خشک موضوعات پر پڑھنے والی کتابوں کی ساری گرد جھڑ جاتی تھی اور وہ فریش ہو جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ سلیمان سے بے تکی باتوں کی نوک جھونک کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا اور شاید سلیمان کو بھی اس کی عادت ہو چکی تھی اس لئے وہ بھی

عمران کی بے تکی باتوں میں اس کا بھرپور انداز میں ساتھ دیتا تھا۔

''اگر چائے میں زہر کی مقدار کم ہے تو اور ڈال لاؤں''۔ سلیمان نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ واقعی چائے میں بے پناہ کڑواہٹ ہے اور یہ کڑواہٹ بار بار پکنے اور چائے کا ذائقہ تبدیل ہونے سے نہیں ہوئی ہے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... سلیمان نے چونک کر کہا۔

''خود ہی چکھ کر دیکھ لو''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں یہ چائے پی کر اس دنیا سے لڑھک گیا تو''۔ سلیمان نے کہا۔

''تو تمہاری جگہ اس ارب پتی بڑھیا سے میں شادی کر لوں گا اور پرسکون زندگی گزاروں گا اور کیا''...... عمران نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تب پھر میں چائے چکھنے کی کوشش ہی نہیں کروں گا۔ اس سے تو اچھا ہو گا کہ میں آپ کے لئے دوسری چائے بنا لاؤں''۔ سلیمان نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر عمران سے چائے کا کپ لیا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ عمران مسکراتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھا ہوا سائنسی رسالہ دوبارہ اٹھا کر اس کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ رسالہ پڑھ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''سلیمان۔ بھائی سلیمان صاحب۔ دیکھنا باہر کون آیا ہے اور کس کی انگلیوں میں خارش ہوئی ہے جو وہ ہمارے دروازے کی گھنٹی بجا رہا ہے''...... عمران نے ایک بار پھر سلیمان کو ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

''اپنے کانوں کا علاج کرائیں صاحب۔ یہ دروازے کی نہیں فون کی گھنٹی بج رہی ہے''...... سلیمان کی کچن سے آواز سنائی دی۔

''چلو جس نے جو بھی گھنٹی بجائی ہے اس کی انگلیوں میں خارش تو ہوئی ہے نا''...... عمران نے کہا۔

''فون آپ کے سامنے میز پر پڑا ہوا ہے۔ آپ خود بات کر کے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ کس کی انگلیوں میں خارش ہوئی ہے''۔ سلیمان نے کچن سے ہی بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر یہ سب کام میں نے ہی کرنے ہیں تو پھر مجھے تمہیں تنخواہیں دینے کا کیا فائدہ''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے مخصوص انداز میں کہا۔

''گل افشاں بول رہی ہوں کرانس سے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ

پھیر کر رہ گیا۔

''گل افشاں اور وہ بھی کرانس سے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ پہچانا مجھے''...... دوسری طرف سے گل افشاں نے کہا۔

''جی ہاں۔ ابھی ابھی آپ نے بتایا ہے کہ آپ گل افشاں ہیں اور کرانس سے بول رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بتاؤ میں کون ہوں''...... گل افشاں نے کہا۔

''بتایا تو ہے کہ آپ گل افشاں ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کون سی گل افشاں۔ تم شاید مجھے پہچان نہیں رہے ہو''۔ دوسری طرف سے گل افشاں نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے کیا پتہ کون سی گل افشاں۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ گل افشاں ہیں تو میں نے مان لیا ہے کہ آپ گل افشاں ہیں۔ اب کون سی گل افشاں ہیں یہ میں نہیں جانتا''...... عمران نے گل افشاں کے نام کی گردان کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے کہ تم مجھے بھول گئے ہو''...... گل افشاں نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے کبھی آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ کو کبھی یاد ہی نہیں کیا پھر بھولنے کا سوال کہاں سے پیدا ہو گیا''...... عمران نے کہا۔ اسے آواز انجان لگ رہی تھی۔ اس کے دماغ میں اس آواز اور اس نام کی کوئی لڑکی موجود نہیں تھی جو اس سے اس طرح فرینک ہو کر

بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''میں جانتی تھی ایسا ہی ہو گا۔ مجھے یقین تھا کہ تم مجھے آسانی سے بھول جاؤ گے۔ وہی ہوا ہے۔ تم جیسے بے درد انسان سے واقعی کوئی بھی امید رکھنا فضول ہے۔ میں ہی پاگل تھی جو اتنے سالوں سے اس انتظار میں تھی کہ تمہیں کبھی تو میری یاد آئے گی اور کبھی تو تم مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو گے۔ مگر......'' گل افشاں نے قدرے غصیلے اور مایوس لہجے میں کہا۔

''آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں نے آپ سے عہد و پیمان کیا ہو کہ ہم زندگی بھر ساتھ نبھائیں گے اور ایک دوسرے کے لئے جئیں اور مریں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسے ہی عہد و پیماں ہوئے تھے ہمارے۔ مگر تم سب بھول گئے ہو۔ سب کچھ۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔ ذرا سی بھی امید نہیں تھی نانسنس''...... گل افشاں نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے نانسنس کہہ رہی ہیں کیا آپ جانتی ہیں کہ میں کون ہوں''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں اب بے حد کڑواہٹ ابھر آئی تھی۔ بلا وجہ لڑکیوں سے بات کرنا وہ پسند ہی نہیں کرتا تھا۔

''ہاں۔ جانتی ہوں۔ تم علی عمران ہو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جو بزبان خود اور بدہان خود بولتا ہے اور خود کو دنیا کا ذہین ترین انسان سمجھتا ہے''...... گل افشاں نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ میں دنیا کا ذہین ترین انسان ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے نہیں کہا لیکن تم دنیا میں شیطان کی طرح مشہور ہو۔ تمہارے بارے میں میرے پاس تمام انفارمیشن ہیں عمران اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہارا اصل روپ کیا ہے"...... گل افشاں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ میرا کوئی اور روپ بھی ہے جس کے بارے میں، میں بھی نہیں جانتا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم سب جانتے ہو۔ تمہیں سب پتہ ہے نانسنس۔ تم بس دوسروں کو احمق بنانا جانتے ہو اور احمق بنا کر اپنا کام نکالتے ہو اور بس"...... گل افشاں نے کہا۔

"دیکھیں محترمہ۔ آپ بغیر جان پہچان اور بغیر کسی وجہ کے پرسنل ہو رہی ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے"...... عمران نے سر جھٹک کر قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

"میں پرسنل ہو رہی ہوں۔ میں۔ اور کیا کہا تم نے کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کیا اچھی بات نہیں ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ میں نے ایسی کون سی بات کر دی ہے جو تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ میں پرسنل ہو رہی ہوں بولو"...... گل افشاں نے اور زیادہ غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"آپ چاہتی کیا ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔ اسے اب اس لڑکی پر سچ مچ غصہ آنے لگا تھا جو بلا وجہ اس کے سر ہو رہی تھی۔

"میں تم سے ملنا چاہتی ہوں"...... گل افشاں نے کہا۔

"سوری۔ میں انجان لڑکیوں سے نہیں ملتا اور نہ ہی مجھے ایسا کوئی شوق ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں انجان نہیں ہوں نانسنس۔ تم مجھے اچھی طرح سے جانتے ہو اور......" گل افشاں نے پھنکار کر کہا۔

"اور۔ اور کیا"...... عمران نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"یہ میں تمہیں مل کر بتاؤں گی"...... گل افشاں نے کہا۔

"کیا بتائیں گی آپ مجھے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ اور کے بعد میں تم سے کیا کہنا چاہتی ہوں۔ تم میرا انتظار کرو۔ میں آ رہی ہوں۔ بہت جلد تمہارے پاس آ رہی ہوں اور جب میں تمہارے سامنے آؤں گی تو میں نے تمہارے ہوش نہ اڑا دیئے تو میرا نام بلیک گرل نہیں۔ سمجھے تم۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ اینڈ گڈ بائے"...... دوسری طرف سے گل افشاں نے انتہائی غصے سے بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ رسیور میں اس کے رسیور پٹخنے کی آواز صاف سنائی دی تھی۔ فون ڈسکنکٹ ہو چکا تھا لیکن عمران ابھی تک رسیور کان سے لگائے

بیٹھا تھا اس کے کانوں میں گل افشاں کے آخری الفاظ گونج رہے تھے۔ یہ الفاظ اس نام کے تھے جو گل افشاں نے آخر میں لیا تھا، بلیک گرل اور بلیک گرل کا نام عمران کو اچانک جیسے پگھلے ہوئے سیسے کی طرح اپنے کان میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو جہازی سائز کی میز کے پیچھے ساگوان کی اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر غیر ملکی جس کا سر گنجا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

اس آدمی نے ہلکے گرے کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں نیلی تھیں جن میں ذہانت کی بے پناہ چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا جس سے وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر وہ سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فیڈلے سپیکنگ''...... ادھیڑ عمر نے رسیور کان سے لگا کر انتہائی کرخت اور بھاری آواز میں کہا۔

''ڈالٹن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

"یس ڈالٹن۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر شخص فیڈلے نے اسی انداز میں کہا۔

"میں انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر ہوں باس اور کرانس سے آنے والی فلائٹ کے ایف تھری زیرو سکس لینڈ کر چکی ہے۔ فلائٹ کو لینڈ کئے ایک گھنٹہ ہو چکا ہے۔ اس فلائٹ سے آنے والے تمام پیسنجرز کلیئرنس کرا کر ایئر پورٹ سے باہر آ چکے ہیں لیکن بی جی ابھی تک باہر نہیں آئی ہے"...... ڈالٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ بی جی ابھی تک باہر نہیں آئی ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو یہ کنفرم کیا گیا تھا کہ بی جی اسی فلائٹ سے پاکیشیا پہنچ رہی ہے"...... فیڈلے نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا باس۔ میں نے امیگریشن انتظامیہ سے بات کی ہے انہوں نے بتایا ہے کہ اس نام کی کسی خاتون نے کرانس سے سفر نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس خاتون کے بارے میں ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے"...... ڈالٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا وہ اپنے اصلی نام اور اصلی کاغذات پر سفر کرتے ہوئے پاکیشیا جائے گی"...... فیڈلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس میں سپیشل کراس ویژنل چشمہ پہن کر یہاں آیا تھا تاکہ بی جی اگر میک اپ میں بھی ہو تو میں اسے پہچان سکوں۔ میں نے

فلائٹ سے آنے والی تمام خواتین کو کراس ویژنل چشمے سے دیکھا تھا لیکن ان میں کوئی بھی میک اپ میں نہیں تھی اور نہ ہی ان میں کوئی بی جی تھی"...... ڈالٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس نے ضرور ایسا میک اپ کیا ہوگا جسے کراس ویژنل چشمے سے بھی چیک نہ کیا جا سکتا ہو"...... فیڈلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس فلائٹ سے آنے والی تمام خواتین کی ڈی ڈی کیمرے سے تصاویر اتار لی ہیں۔ ان سب تصاویر کو میں نے سپیشل سکینرز میں چیک بھی کیا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی میک اپ ڈی ڈی کیمرے کی آنکھ سے نہیں چھپ سکتا۔ ان میں کوئی ایک تصویر بھی بی جی کی نہیں ہے"...... ڈالٹن نے جواب دیا۔

"تو تم کہنا چاہتے ہو کہ بی جی اس فلائٹ میں آئی ہی نہیں ہے"...... فیڈلے نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ یا تو وہ اس فلائٹ میں آئی نہیں ہے یا پھر وہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گئی ہے"...... ڈالٹن نے کہا۔

"راستے میں۔ کیا مطلب"...... فیڈلے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کرانس سے پاکیشیا آنے والی فلائٹ کئی ممالک سے گزر کر آتی ہے باس اور یہ فلائٹ تینوں ممالک میں فیول اور مینٹینس کے لئے رکتی ہے۔ ان ممالک سے کئی افراد اس فلائٹ میں اترتے بھی ہیں اور سوار بھی ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بی جی ان میں سے کسی

ملک میں ڈراپ ہو گئی ہو''...... ڈالٹن نے کہا۔

''کیا تم نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کی ہیں کہ اس فلائٹ نے کہاں کہاں سٹے کیا تھا اور کن کن ممالک میں اس فلائٹ سے لیڈیز پسنجرز ڈراپ ہوئی تھیں''...... فیڈلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''یس باس۔ کارمن، پولینڈ، ڈان مارک اور ہانگری یہ چار ایسے ممالک ہیں جہاں چالیس افراد اس فلائٹ سے اترے بھی تھے اور سوار بھی ہوئے تھے۔ ان چالیس افراد میں تیس لیڈیز پسنجرز ہیں۔ جن میں سات کارمن میں اتری تھیں۔ آٹھ پولینڈ میں، دس ڈان مارک میں چودہ لیڈیز نے ہانگری تک کا سفر کیا تھا اس کے بعد یہ فلائٹ اٹالی بھی گئی تھی جہاں ایک خاتون ڈراپ ہوئی تھی''۔ ڈالٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ نانسنس۔ تو تم نے ان لیڈیز کے بارے میں معلومات کیوں حاصل نہیں کیں کہ آیا ان کا تعلق انہی ممالک سے تھا جہاں وہ ڈراپ ہوئی تھیں یا ان میں کوئی ایسی خاتون بھی تھی جو اپنی منزل پر آنے کی بجائے راستے میں ہی رک گئی تھی''...... فیڈلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس کام کے لئے فارن ایجنٹس کو متحرک کر دیا ہے باس۔ جلد ہی ان کے بارے میں پتہ چل جائے گا کہ وہ کون تھیں اور ان میں سے کون سی ایسی خاتون تھی جو اپنی منزل کی بجائے

راستے میں ہی ڈراپ ہو گئی تھی''...... ڈالٹن نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ان کے بارے میں جب معلومات آئیں گی تب دیکھا جائے گا۔ جو خواتین پاکیشیا پہنچی ہیں کیا ان کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ کون ہیں اور ان کے نام و پتے کیا ہیں''۔ فیڈلے نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے امیگریشن کے عملے کے ایک آدمی کو خرید لیا تھا اور اس سے مجھے کرانس سے آنے والی فلائٹ کے تمام مسافروں کا ڈیٹا مل گیا ہے۔ میں ابھی ایئر پورٹ پر ہی ہوں۔ آپ کو کال کرنے کے بعد میں ہیڈ کوارٹر آ کر اس ڈیٹا کو چیک کروں گا اور پھر ان تمام جگہوں کی چیکنگ کروں گا جہاں کرانس سے آنے والی خواتین گئی ہیں اس کے بعد میں ان کی چھان بین کروں گا کہ آیا ان میں کوئی بی جی تو نہیں جو مجھے اور میرے ڈی ڈی کیمرے کو ڈاج دے کر نکل گئی ہو''...... ڈالٹن نے کہا۔

''اوکے۔ یہ کام جلد سے جلد کرو۔ چیف کسی بھی دن پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہوا کہ ہم نے بی جی کو گم کر دیا ہے اور اس تک نہیں پہنچ سکے ہیں تو چیف ہمیں ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر ہلاک کر دے گا''...... فیڈلے نے کہا۔

''اگر بی جی نے واقعی اسی فلائٹ سے سفر کیا تھا تو وہ مجھ سے نہیں بچ سکے گی چیف۔ وہ کہیں بھی ڈراپ ہوئی ہو گی تب بھی میں اسے ٹریس کر لوں گا۔ میں اس کام میں ماہر ہوں۔ بی جی زیادہ دیر

مجھ سے نہیں چھپی رہ سکے گی''...... ڈالٹن نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا ہمارے ہاتھ آنا بے حد ضروری ہے ڈالٹن۔ اگر وہ ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی تو ہمارے لئے بہت بڑی مشکل ہو جائے گی۔ اسے کسی بھی صورت میں پاکیشیائی حکام سے نہیں ملنا چاہئے۔ ہمیں یا تو اسے تلاش کر کے اپنے قبضے میں کرنا ہے یا پھر اسے ہلاک کرنا ہے۔ چیف نے اس کے لئے ہمیں سختی سے ہدایات دے رکھی ہیں کہ بی جی کو پاکیشیا میں دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جائے''...... فیڈلے نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں بی جی کو تلاش کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت لگا دوں گا اور وہ جہاں بھی ہوئی وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے گی''...... ڈالٹن نے کہا۔

''اوکے۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔ مجھے جلد سے جلد بی جی زندہ حالت میں یا پھر اس کی لاش چاہئے۔ سمجھے تم''...... فیڈلے نے کہا۔

''یس باس۔ میں جلد ہی آپ کو یہ خوشخبری سناؤں گا''۔ ڈالٹن نے کہا اور فیڈلے نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحے وہ پریشانی کے عالم میں سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑا ہوا شراب کا گلاس اٹھایا جو آدھا بھرا ہوا تھا۔ اس نے گلاس ہونٹوں

سے لگایا اور ایک ہی سانس میں ساری شراب حلق میں انڈیلتا چلا گیا۔ گلاس خالی کرتے ہی اس نے گلاس زور سے میز پر رکھ دیا۔

''اگر بی جی پاکیشیا نہیں آئی ہے تو وہ راستے میں کہاں ڈراپ ہو سکتی ہے''...... فیڈلے نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ ابھی انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری تو فیڈلے بے اختیار چونک پڑا۔ سامنے دیوار پر ایک ڈولفن مچھلی کی پینٹنگ بنی ہوئی تھی جو ایک بڑے تالاب میں اچھلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس مچھلی کی ایک آنکھ جل بجھ رہی تھی۔ ڈولفن مچھلی کی آنکھ کو جلتے بجھتے دیکھ کر فیڈلے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا اس تصویر کے سامنے آ گیا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مچھلی کی جلتی بجھتی ہوئی آنکھ پر ایک انگلی رکھ دی۔ جیسے ہی اس نے مچھلی کی آنکھ پر انگلی رکھی اسی لمحے نہ صرف سیٹی کی آواز بند ہو گئی بلکہ مچھلی کی جلتی بجھتی آنکھ بھی بجھ گئی۔

فیڈلے نے مچھلی کی آنکھ سے ہاتھ ہٹایا تو اچانک مچھلی کی دونوں آنکھیں روشن ہو گئیں۔ مچھلی کی آنکھوں سے نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی اور یہ روشنی پھوار کی طرح فیڈلے پر پڑنے لگی اور فیڈلے کا جسم جیسے ہلکے نیلے رنگ کا ہو گیا۔

''یس فیڈلے ہیئر''...... فیڈلے نے تصویر کے سامنے مؤدب انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بلیک کنگ سپیکنگ"...... تصویر سے خونخوار بھیڑیئے جیسی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس کنگ۔ حکم"...... فیڈلے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بلیک گرل کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ پاکیشیا پہنچ گئی ہے"...... تصویر سے بلیک کنگ کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"نو کنگ۔ بلیک گرل اس فلائٹ سے پاکیشیا نہیں پہنچی ہے۔ وہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گئی ہے"...... فیڈلے نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے نانسنس کہ وہ راستے میں ڈارپ ہوئی ہے"...... بلیک کنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو فیڈلے نے ڈالٹن سے ہونے والے باتوں سے چیف کو آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

"نانسنس ہو تم سب کے سب۔ تم نے یہ ساری ذمہ داری خود اٹھانے کی بجائے ڈالٹن جیسے نانسنس کو آگے کر دیا تھا۔ جو بلیک گرل کو چیک کرنے کے لئے کراس ویژنل چشمہ اور ڈی ڈی کیمرہ اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ تم کیا سمجھتے ہو بلیک گرل کوئی عام سے لڑکی ہے اور وہ عام سا میک اپ کر کے پاکیشیا پہنچے گی جسے نانسنس ڈالٹن ڈی ڈی کیمرے یا کراس ویژنل چشمے سے آسانی سے چیک کر لے گا"...... بلیک کنگ نے دھاڑتے ہوئے کہا اور چیف کی دھاڑ سن کر فیڈلے کے جسم میں کپکپی طاری ہو گئی۔

"کک۔ کک۔ کنگ۔ وہ۔ وہ"...... فیڈلے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ وہ لگا رکھی ہے نانسنس۔ بی جی راستے میں کہیں ڈراپ نہیں ہوئی ہے۔ وہ پاکیشیا پہنچ چکی ہے اور تمہارا نانسنس ڈالٹن اسے چیک کرنے میں ناکام رہا ہے۔ میں نے تمہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ اس معاملے کو تم خود ہینڈل کرو گے اور بی جی کے لئے خود ایئر پورٹ جاؤ گے لیکن تم نے میری بات پر دھیان نہیں دیا اور اپنی جگہ ڈالٹن جیسے نانسنس کو ایئر پورٹ بھیج دیا تھا جسے بی جی آسانی سے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اگر تم جاتے تو تم اسے آسانی سے پہچان لیتے چاہے وہ کسی بھی روپ میں کیوں نہ ہوتی لیکن تمہارے نزدیک شاید میرا حکم ماننا ضروری نہیں تھا اور تم نے یہ کام اپنے نمبر ٹو کے سپرد کر دیا جس کی نااہلی کی وجہ سے بلیک گرل ایئر پورٹ سے نکل بھی گئی اور وہ کچھ نہ کر سکا تھا"...... بلیک کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کنگ میں آپ کے حکم پر عمل کرنا چاہتا تھا لیکن میری طبیعت خراب تھی۔ میرا کچھ دن پہلے اپنڈکس کا آپریشن ہوا تھا جس کی وجہ سے میں ابھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہو سکا ہوں اسی لئے میں نے یہ کام ڈالٹن کے سپرد کر دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ڈالٹن اپنے ساتھ ضروری سامان لے جائے گا اور آسانی سے کراسی فلائٹ سے آنے والی بلیک گرل کو ڈھونڈ لے گا اور اسے وہیں

ہلاک کر دے گا لیکن......" فیڈلے نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ بلیک کنگ کا غصیلا لہجہ سن کر اس کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنڈکس کا آپریشن کرایا ہے لیکن جب میری تم سے بات ہوئی تھی تو تم نے اس بات کی ذمہ داری اٹھائی تھی کہ بلیک گرل کا خاتمہ کرنے کے لئے تم خود جاؤ گے۔ جب تم نے ذمہ داری لی تھی تو پھر تم نے اسے پورا کیوں نہیں کیا۔ بولو"...... بلیک کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"میرے اسٹچز کھل گئے تھے کنگ۔ شدید درد کی وجہ سے میں نہیں جا سکا تھا۔ فلائٹ کے آنے میں کم وقت رہ گیا تھا اس لئے میں نے ڈالٹن کو سمجھا کر وہاں بھیج دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ اپنا کام آسانی سے کر لے گا لیکن نجانے اس سے کیسے چوک ہو گئی اور بلیک گرل اس کی نظروں سے بچ کر کیسے نکل گئی"...... فیڈلے نے کہا۔

"بلیک گرل نے ایک ایئر ہوسٹس کا میک اپ کر رکھا تھا نانسنس۔ وہ ایئر ہوسٹس کے روپ میں پاکیشیا آئی تھی۔ ڈالٹن نے طیارے کے عام مسافروں کی چیکنگ کی تھی اس نے طیارے کے کریو پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ اگر وہ ایئر ہوسٹس کو دیکھ لیتا تو اسے بلیک گرل کی آمد کا علم ہو جاتا"...... بلیک کنگ نے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح پھاڑ کھانے والا تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو واقعی ڈالٹن نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اسے عام مسافروں کے ساتھ ساتھ طیارے کے کریو کو بھی چیک کرنا چاہئے تھا"...... فیڈلے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس نانسنس پر بھروسہ کیا تھا۔ بہرحال تم نے جو غلطی کی ہے اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتا ہوں لیکن چونکہ تمہاری طبیعت واقعی خراب ہے اور تم چل پھر نہیں سکتے اس لئے میں وقتی طور پر تمہاری سزا معطل کر رہا ہوں اور یہ سزا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک کہ تم بلیک گرل کو تلاش نہیں کر لیتے۔ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔ اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دو اور ہر اس جگہ بلیک گرل کو تلاش کراؤ جہاں اس کے موجود ہونے کے امکان ہو سکتے ہیں۔ جیسے ہی وہ دکھائی دے اسے فوراً ہلاک کر دو۔ اٹس مائی آرڈرز"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس کنگ۔ تھینک یو کنگ۔ میں اپنی اس غلطی پر آپ سے شرمندہ ہوں اور اب آپ نے موقع دیا ہے تو میں خود اپنی پوری فورس لے کر بلیک گرل کو تلاش کروں گا۔ بلیک گرل پاکیشیا کے کسی بھی حصے میں ہوئی میں اس تک موت بن کر پہنچ جاؤں گا اور اسے کسی بھی حالت میں موت کے شکنجے سے نکلنے کا موقع نہیں دوں گا"...... فیڈلے نے اپنی سزا معطل ہونے کا سن کر خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میری اطلاع کے مطابق بلیک گرل نے کرانس سے آخری کال علی عمران کو کی تھی۔ اس کی ریکارڈ شدہ کال میرے پاس محفوظ ہے۔ وہ پاکیشیا آ کر علی عمران سے ملنے کی کوشش ضرور کرے گی اس لئے اپنے آدمیوں کو فوری طور پر علی عمران کی نگرانی پر لگا دو اور انہیں سختی سے ہدایات دے دو کہ وہ جس لڑکی کو بھی علی عمران کے نزدیک دیکھیں وہ اسے فوراً شوٹ کر دیں“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”علی عمران۔ آپ کا مطلب ہے وہ علی عمران جو فری لانسر کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے“...... فیڈلے نے چونک کر کہا۔

”تو اور میں کس علی عمران کی بات کر رہا ہوں۔ کیا تم کسی اور علی عمران کو بھی جانتے ہو نانسنس“...... بلیک کنگ نے غرا کر کہا۔

”اوہ نہیں۔ سوری کنگ۔ رئیلی ویری سوری۔ میں بس آپ سے علی عمران کے بارے میں کنفرم کرنا چاہتا تھا“...... فیڈلے نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وقت ضائع نہ کرو نانسنس۔ بلیک گرل اگر علی عمران تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو وہ علی عمران کو ہر بات بتا دے گی اور علی عمران کو اگر میرے بارے میں پتہ چل گیا تو وہ موت کا طوفان بن کر کرانس کی طرف دوڑ پڑے گا اور پھر کرانس میں ہر طرف خوفناک تباہی پھیلا دے گا ایسی تباہی جسے شاید میں بھی نہ روک سکوں۔ بلیک گرل کے ساتھ ساتھ اگر کسی طرح علی عمران کا بھی خاتمہ ہو سکتا

ہو تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا اور اسے بھی ہلاک کر دینا تاکہ اس جیسے خطرناک ایجنٹ کا ہمارے سروں سے خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائے اور وہ کرانس آنے کی کوشش بھی نہ کر سکے“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”یس کنگ۔ میں کوشش کروں گا“...... فیڈلے نے رک رک کر کہا۔

”کوشش۔ نانسنس۔ بلیک کنگ کا سپر ایجنٹ محض کوشش کرنے کی بات کر رہا ہے۔ میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں فیڈلے کہ خود کو سنبھال لو۔ تم میرے غصے سے بخوبی واقف ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے تم پر سچ مچ غصہ آ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تمہارا کیا انجام ہو سکتا ہے یہ بھی تم بخوبی جانتے ہو“...... بلیک کنگ نے خونخوار بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس کنگ۔ سوری کنگ۔ مم مم۔ میں۔ میں“۔ فیڈلے نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”اب میرا حکم ہے کہ تمہیں بلیک گرل کے ساتھ ساتھ علی عمران کو بھی ہلاک کرنا ہے وہ بھی ہر حال میں۔ سمجھے تم“...... کنگ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور فیڈلے کا رنگ بدل گیا۔

”یس۔ یس کنگ“...... فیڈلے کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ اندھے کنوئیں سے بول رہا ہو۔

”جتنی جلد ممکن ہو سکے مجھے علی عمران اور بلیک گرل کی ہلاکت

کی اطلاع دو۔ عمران جیسے خطرناک انسان کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس نے پاکیشیا میں میرا بنایا ہوا سیٹ اپ ختم کر دیا تھا جو میں نے ایول کرائم کی شکل میں نقلی ادویات کے لئے خصوصی طور پر بنایا تھا''...... بلیک کنگ نے کہا۔

''یس کنگ۔ میں جانتا ہوں کنگ''...... فیڈلے نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے عمران سے اپنی اس ناکامی کا بدلہ لینا ہے اور میرا یہ بدلہ اس سے تم لو گے۔ بلیک کنگ کا سپر ایجنٹ فیڈلے اب اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک کہ وہ علی عمران کو اس کے انجام تک نہیں پہنچا دیتا''...... بلیک کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ (اس کے لئے ظہیر احمد کے خصوصی ناول ''ایول کرائم'' کا ضرور مطالعہ کریں)۔

''یس کنگ۔ میں آپ کے احکامات پر ویسے ہی عمل کروں گا جیسا آپ نے حکم دیا ہے''...... فیڈلے نے کہا

''میں تمہاری کامیابی کی کال کا منتظر رہوں گا ویٹس آل''۔ بلیک کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈولفن مچھلی کی روشن آنکھیں نارمل ہو گئیں جیسے ان آنکھوں میں جلنے والے نیلے بلب آف ہو گئے ہوں۔ مچھلی کی آنکھوں کو آف ہوتے دیکھ کر فیڈلے نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے جیب سے رومال نکالا اور اس سے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ وہ چند لمحے خوف بھری نظروں سے تصویر کی جانب دیکھتا رہا پھر اس نے پہلو پر ہاتھ

رکھا جہاں اس کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا تھا اور پھر وہ مڑا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا واپس اپنی میز کی طرف چلا گیا اور جا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔ نمبر پریس کر کے اس نے سیل فون کا کالنگ بٹن پریس کیا اور پھر سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس باس۔ ڈالٹن ہیئر''...... رابطہ ملتے ہی ڈالٹن کی آواز سنائی دی اور فیڈلے اسے بلیک کنگ کے حکم کے مطابق ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

عمران چند لمحے رسیور کان سے لگائے اسی طرح سے بیٹھا رہا۔
اسی لمحے سلیمان چائے کا ایک کپ لئے اندر آ گیا اسے دیکھ کر
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا بات ہے صاحب۔ بڑے گھبرائے ہوئے لگ رہے ہیں
کیا اماں بی کی کال تھی"...... سلیمان نے عمران کے چہرے پر
بوکھلاہٹ اور قدرے پریشانی کے تاثرات دیکھ کر حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اماں بی۔ وہ تو اماں بی کی بھی نانی ہے"...... عمران نے جیسے
کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

"اماں بی کی نانی۔ مطلب آپ کی لکڑنانی"...... سلیمان نے
کہا۔

"لکڑ نانی۔ یہ لکڑ نانی کیا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر
کہا۔

"نانی کی ماں پڑنانی ہوتی ہے اور پڑنانی کی ماں کو لکڑ نانی کہتے
ہیں۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ آپ کی نانی کو بھی وفات پائے کئی
سال ہو چکے ہیں پھر اماں بی کی نانی کہاں سے آ گئی"...... سلیمان
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آئی نہیں آنے والی ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"آنے والی ہے۔ کیا مطلب۔ دنیا سے جانے والا پلٹ کر
کیسے آ سکتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"وہ اسی دنیا میں ہی موجود ہے اور کرانس سے سیدھی یہاں آ
رہی ہے۔ اگر وہ آ گئی تو آتے ہی وہ میری جان کو آ جائے گی اور
میرا ناطقہ بند کر کے رکھ دے گی"...... عمران نے مسمسی سی صورت
بناتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ کیا دنیا میں ایسی کوئی عورت بھی موجود ہے جو
آپ جیسے انسان کا ناطقہ بند کر سکے"...... سلیمان نے اور زیادہ
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایک ہے۔ جس سے واقعی میری جان جاتی ہے"۔ عمران
نے کراہ کر کہا۔

"اوہ۔ کون ہے وہ"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"بلیک گرل"...... عمران نے کہا۔

"بلیک گرل۔ آپ کا مطلب ہے کالی لڑکی"...... سلیمان نے

حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ کالی نہیں ہے۔ بلیک گرل اس کا کوڈ نام ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تو اس کا اصل نام کیا ہے''...... سلیمان نے پوچھا۔

''گل افشاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''نام تو اچھا ہے لیکن اس سے آپ کا کیا تعلق اور اس لڑکی میں ایسی کیا بات ہے جس سے آپ کی جان جاتی ہے''...... سلیمان نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے''...... عمران نے کراہنے والے انداز میں کہا۔ سلیمان نے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔ عمران نے کپ اٹھایا اور گہری سوچ میں ڈوب کر چائے کے سپ لینے لگا۔ عمران کو سنجیدہ اور گہری سوچ میں دیکھ کر سلیمان ایک طویل سانس لیتا ہوا وہاں سے پلٹ گیا۔

عمران نے چائے کا کپ خالی کیا اور پھر وہ کپ میز پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر لباس بدلا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی سرخ رنگ کی سپورٹس کار میں تیز رفتاری سے دانش منزل کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔

دانش منزل پہنچ کر جب وہ آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''نوٹ پیڈ اور قلم دو مجھے''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے

کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر سامنے میز سے نوٹ پیڈ اور ایک بال پوائنٹ اٹھا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے نوٹ پیڈ پر ایک نمبر لکھا اور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

''پتہ کرو یہ کہاں کا نمبر ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اس سے کاغذ لے لیا اور غور سے نمبر دیکھنے لگا۔

''یہ کوڈ تو کرانس کا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ چیک کرو کہ اس نمبر سے کرانس کے کس شہر اور کس علاقے سے کال کی گئی تھی''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کس نے کی تھی کال اور کیسے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میرے فلیٹ کے نمبر پر کال آئی تھی اور یہ کال آفت کی پرکالہ کی تھی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آفت کی پرکالہ۔ کون آفت کی پرکالہ''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''پہلے ٹریکر سسٹم سے اس نمبر کی لوکیشن کا پتہ لگاؤ پھر بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ آپریشن روم سے نکل کر تہہ خانے میں موجود لیبارٹری میں چلا گیا۔ عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور ایکسٹو کی مخصوص کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''......عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم''...... ایکسٹو کی آواز سن کر جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گل افشاں کو جانتی ہو''......ایکسٹو نے پوچھا۔

''گل افشاں۔ آپ کا مطلب ہے کرانس کی پرائیویٹ ڈیٹیکٹو جس کا کوڈ نام بلیک گرل ہے''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں''......ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ میں اسے بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ وہ انتہائی ذہین مگر انتہائی لاابالی لڑکی ہے جس نے کرانس میں اپنا جاسوسی کا ایک چھوٹا سا ادارہ کھول رکھا ہے اور وہ وہاں چھوٹے موٹے کیسز پر کام کرتی ہے۔ ایک دو مشنز کے دوران جب میں اور عمران کرانس گئے تھے تو اس نے ہماری مشن مکمل کرنے میں بہت مدد کی تھی اور اسی کی مدد سے ہم نے اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''وہ پاکیشیا آ رہی ہے''......ایکسٹو نے کہا۔

''بلیک گرل پاکیشیا آ رہی ہے۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کب آ رہی ہے وہ اور کیوں''...... جولیا نے خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے تمہیں اسی لئے فون کیا ہے۔ تمہیں اس کے پاکیشیا آنے کا شیڈول معلوم کرنا ہے اور یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ پاکیشیا

کیوں آ رہی ہے۔ اگر اس کا پاکیشیا آنے کا مقصد ذاتی ہے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر وہ کسی اور مقصد کے لئے آ رہی ہے تو پھر اسے پاکیشیا میں کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے سے روکنا تمہاری ذمہ داری ہے''......ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کے خلاف کارروائی۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ بلیک گرل پاکیشیا نژاد کرانسی لڑکی ہے۔ وہ جتنی کرانس سے محبت کرتی ہے اتنا ہی اسے پاکیشیا سے بھی لگاؤ ہے اور اس کی تو ایک چھوٹی سی ڈیٹیکٹو ایجنسی ہے۔ اس ڈیٹیکٹو ایجنسی کے تحت وہ بھلا پاکیشیا کے خلاف کیا کارروائی کر سکتی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس سے آخری بار کب ملی تھی''......ایکسٹو نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

''ایک سال پہلے جب آپ کے حکم سے ہم کرانس ایک سائنس دان کے خلاف مشن مکمل کرنے گئے تھے جو پاکیشیا سے غداری کرتے ہوئے پاکیشیا کا ایک اہم دفاعی فارمولا لے کر کرانس فرار ہو گیا تھا۔ اس وقت میری اور عمران کی ایک ساتھ اس سے ملاقات ہوئی تھی اور بلیک گرل کے توسط سے ہی ہم اس خفیہ مقام پر پہنچ سکے تھے جہاں وہ سائنس دان چھپا ہوا تھا۔ میں اور عمران اس سائنس دان کو فارمولے سمیت پاکیشیا لے آئے تھے۔ مشن کے

دوران ہماری بلیک گرل سے یہ آخری ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد
نہ میری اس سے ملاقات ہوئی ہے اور نہ کبھی فون پر رابطہ ہوا
ہے“...... جولیا نے کہا۔

”چھ ماہ قبل بلیک گرل نے خاصی ترقی کر لی تھی۔ اس نے
کرانسی حکومت کے لئے بھی کام کیا تھا جس پر کامیابی ملنے کے بعد
کرانسی حکومت نے اس کی پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ایجنسی کو باقاعدہ
سرکاری ایجنسی میں ضم کر کے اسے سرکاری ایجنسی کا چیف بنا دیا ہے
اور اب وہ سرکاری طور پر کرانس کے لئے کام کرتی ہے۔ چیف
ہونے کی وجہ سے بلیک گرل اب اپنی ایجنسی کے ذریعے ہر وہ کام
کرتی ہے جو اس کے مزاج کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ اسے اگر کسی
مسلم ملک میں مشن پر بھیجا جاتا ہے تو وہ اس ملک میں بھی کرانسی
حکومت کے لئے کام کرتی ہے مشن مکمل کرنے کے لئے وہ بے گناہ
اور معصوم مسلمانوں کی لاشیں گرانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ شاید
کرانس کی بڑی اور پاورفل ایجنسی کی چیف بننے کے بعد اس کا
دماغ بدل گیا ہے اور وہ مکمل طور پر کرانسیسی ہو کر رہ گئی ہے۔ اسے
کرانس کے مفادات کے سوا اور کچھ عزیز نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ
عمران نے بھی اس سے قطعی طور پر لاتعلقی اختیار کر لی ہے اور کبھی
اس سے رابطہ نہیں کیا“...... ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک گرل کا دماغ کرانسی ایجنسی
کی چیف بن ساتویں آسمان پر پہنچ گیا ہے اور وہ دوستوں اور

دشمنوں کی تمیز کرنا بھی بھول گئی ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے اور اب وہ پاکیشیا پہنچ رہی ہے۔ اگر وہ گل
افشاں بن کر پاکیشیا آ رہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ بلیک گرل
کے طور پر یہاں آ رہی ہے تو پھر اس کا پاکیشیا آنا خالی از علت
نہیں ہو سکتا اور ہمیں معلوم کرنا ہے کہ وہ بلیک گرل کے روپ میں
پاکیشیا آ رہی ہے تو کیوں اور پاکیشیا میں ایسا کیا ہے جس کے لئے
اسے پاکیشیا آنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے“۔ ایکسٹو نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر وہ گل افشاں بن کر
آئے گی تو میں اسے یہاں ہر طرح کا پروٹول دوں گی لیکن اگر وہ
بلیک گرل بن کر یہاں آئی تو پھر میں اسے زیادہ دیر پاکیشیا میں
نہیں رکنے دوں گی۔ اس کا پاکیشیا میں کوئی بھی مشن ہو میں اسے
کسی صورت میں بھی پورا نہیں ہونے دوں گی اور میں بلیک گرل
کے سامنے پاکیشیا کی سلامتی کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن
جاؤں گی“...... جولیا نے کہا۔

”تنویر کی ایئر پورٹ کے امیگریشن سیکشن میں کافی سلام و دعا
ہے۔ تم اس کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤ اور ہر ملکی اور غیر ملکی فلائٹ
چیک کرو۔ بلیک گرل بطور سیکرٹ ایجنٹ جب بھی آئے گی وہ میک
اپ میں ہی آئے گی اس لئے تمہیں اس کا خاص خیال رکھنا ہے۔
کوشش کرنا کہ اس کی نگرانی اس طرح کی جائے کہ اسے پتہ ہی نہ

چل سکے کہ تم اس کے پیچھے ہو اور اگر وہ کسی بھی غیر معمولی سرگرمی میں ملوث دکھائی دے تو پھر تم اس کے سامنے آ جانا اور پھر اس کے خلاف جو بھی مناسب کارروائی کر سکتی ہو کرنا''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے ہوتے ہوئے بلیک گرل پاکیشیا میں اپنا کوئی مشن مکمل نہیں کر سکے گی''...... جولیا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہونا چاہئے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''چیف۔ کرانس میں بلیک گرل کی ایجنسی کا نام کیا ہے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''بلیک گرل ایجنسی ہی نام ہے''...... ایکسٹو نے جواب دیا۔ اور پھر ایکسٹو نے اسے چند مزید ہدایات دیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو لیبارٹری سے نکل کر آپریشن روم میں آ گیا۔ عمران کو ایکسٹو کی سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر وہ اس سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا جس پر عمران بیٹھتا تھا۔

''کیا پتہ چلا ہے''...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ کال کرانس کے شہر زینڈی سے کی گئی تھی۔ زینڈی کے ایک علاقہ میں فرسٹون کلب ہے۔ کال اسی کلب سے کی گئی ہے اور یہ نمبر گل افشاں کے نام سے ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''گویا بلیک گرل نے کال اپنے ہی کلب سے کی تھی''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''یہ بلیک گرل وہی ہے نا جس کی کرانس میں ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ایجنسی تھی اور پھر اس ایجنسی کی کامیابیاں دیکھ کر اسے سرکاری ایجنسی بلیک گرل میں تبدیل کر دیا تھا''...... بلیک زیرو نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ کیا بلیک گرل نے آپ کو کال کی تھی''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک گرل سے ہونے والی باتوں سے بلیک زیرو کو آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

''آپ کا کیا خیال ہے کیا بلیک گرل یہاں کسی مشن پر آ رہی ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ بلیک گرل کرانس میں اس قدر مصروف ہے کہ اس کے پاس سر کھجانے کو بھی وقت نہیں ہوتا۔ وہ اس طرح مجھے باقاعدہ فون کرے اور پاکیشیا آئے یہ بات مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ مجھے یہی محسوس ہو رہا ہے کہ بلیک گرل پاکیشیا میں کسی مشن پر کام کرنے کے لئے آ رہی ہے۔ وہ انتہائی زیرک، چالاک اور ذہین لیڈی ایجنٹ ہے جو دوسروں کو احمق بنا کر اپنا کام کرنا جانتی ہے۔ کس

وقت وہ کیا کر جائے اس سے کچھ بعید نہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ مجھے ایسا نہیں لگ رہا کہ وہ پاکیشیا کسی مشن پر آ رہی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیوں بھائی۔ تمہیں کیوں نہیں لگ رہا ہے کیا بلیک گرل پاکیشیا میں کسی مشن پر نہیں آ سکتی ہے“...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سیدھی سی بات ہے۔ وہ ٹاپ لیڈی ایجنٹ ہے اور ذہانت میں وہ کسی کو اپنا ہم پلہ بھی نہیں سمجھتی۔ وہ آپ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے کہ آپ پاکیشیا کے مفادات کو غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ آپ کو فون کر کے اپنی آمد کی اطلاع دے۔ یہ تو بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے وہ خود اپنے مشن کے راستے میں ٹھوس دیواریں کھڑی کرنا چاہتی ہو تاکہ مشن مکمل کرنا اس کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ٹف ہو جائے اور وہ بھی انتہائی ٹف“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اسی بات پر میری بھی سوئی اٹکی ہوئی ہے۔ اگر واقعی گل افشاں، بلیک گرل کی حیثیت سے کسی مشن پر کام کرنے کے لئے آ رہی ہے تو پھر اسے کم از کم مجھے کال نہیں کرنی چاہئے تھی۔ وہ خاموشی سے آتی اور مجھ سے بچ کر اپنا کام کرتی اور نکل جاتی تاکہ مجھے اس کے آنے کی ہوا تک نہ لگتی۔ لیکن......“ عمران کہتے کہتے رک گیا۔

”لیکن کیا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یہی کہ اس نے مجھے کال کیوں کی تھی اور اس نے کیوں کہا تھا کہ وہ یہاں آ رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ان دنوں وہ فارغ ہو اور محض تفریح کی غرض سے آ رہی ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے پیارے لیکن میں بتا چکا ہوں کہ گل افشاں جب سے بلیک گرل ایجنسی کی چیف بنی ہے اس کے پاس اتنا بھی وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنے نجی کام کر سکے پھر اس کا پاکیشیا آنا اور وہ بھی مجھ سے ملنے کے لئے آنا عجیب سا محسوس ہو رہا ہے“...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اگر اس نے کہا ہے کہ وہ آپ سے ملنے آ رہی ہے تو پھر آپ کو اس سے ایک بار مل لینا چاہئے۔ ایک بار وہ آپ کے سامنے آ گئی تو پھر آپ کے لئے یہ پتہ کرنا مشکل نہیں ہو گا کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ اگر اس کا مقصد پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کا ہوا تو آپ اسے آسانی سے روک بھی تو سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس آفت کی پرکالہ کو روکنا ناممکن ہے پیارے۔ اگر میں کہوں کہ عیاری کے معاملے میں وہ عمرو عیار کی بھی خالہ ہے تو بے جا نہیں ہو گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر وہ عمرو عیار کی خالہ ہے تو آپ بھی تو عمرو عیار کے باپ ہیں۔ آپ کا بھلا وہ عیاری اور ذہانت میں کیسے مقابلہ کر سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ میں ابھی شادی کرانے کے لئے ترس رہا ہوں اور تم نے مجھے عمرو عیار کا باپ بھی بنا دیا۔ اگر جولیا کو پتہ چلا کہ میں عمرو عیار کا باپ ہوں تو اسے میری اصلی عمر کا علم ہو جائے گا اور وہ یہی سمجھے گی کہ میں صدیوں پرانی روح ہوں پھر وہ کر چکی مجھ جیسی روح سے شادی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے یہ نمبر کیوں ٹریس کرایا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"کرانس کا ایک ایجنٹ پارگل جو بلیک گرل کے کافی نزدیک ہے۔ بلیک گرل اس سے تقریباً ہر بات شیئر کرتی ہے۔ اگر پارگل سے بات ہوگئی تو بلیک گرل کی پاکیشیا آمد کی ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ آپ کو سب کچھ بتا دے گا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرا دوست ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ایکسٹو کی کرسی سے اٹھ کر اپنی مخصوص کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو نے فون اٹھا کر اس کے

سامنے میز پر رکھ دیا۔

"میں نے بلیک گرل کی آمد کا جولیا کو بھی بتا دیا ہے۔ وہ چونکہ بلیک گرل کو بخوبی جانتی ہے اس لئے میں نے اسے تنویر کے ساتھ ایئر پورٹ جانے کی ہدایات دی ہیں تاکہ وہ بیرون ملک سے آنے والی فلائٹس چیک کر سکیں اور انہیں اس بات کا پتہ چل سکے کہ بلیک گرل کب اور کس روپ میں پاکیشیا آتی ہے"...... عمران نے بلیک زیرو کو جولیا سے کی ہوئی بات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تاکہ اس کی غیر موجودگی میں اگر جولیا اس سے بات کرے تو وہ اسے آسانی سے ہینڈل کر سکے۔

"ٹھیک ہے میں انہیں ہینڈل کر لوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"لیس ریڈ لائن اٹنڈنگ"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"چڑیا گھر کے سرخ شیر ہو یا کسی سرکس کے رنگ کئے ہوئے شیر ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کون ہو تم"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے اتنا سخت لہجہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم جیسے سرخ شیر کو سرکس والوں نے پکڑ کر سدھا لیا ہوگا اور تم نے دھاڑنے کی

بجائے بکریوں کی طرح ممنانا شروع کر دیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کہیں تم علی عمران تو نہیں بول رہے ہو۔ دنیا میں ایک ہی آدمی ہے جو مجھ سے اس انداز میں بات کرنے کی ہمت کر سکتا ہے''...... اس بار ریڈ لائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شکر ہے تم نے مجھے پہچان لیا۔ اگر ابھی تک تم میری طرح سے کنوارے ہو اور بلیک گرل کے سامنے تمہاری دال نہیں گلی ہے تو اس دال کو میرے لئے چھوڑ دو۔ میں اسے گلا بھی لوں گا اور نگل بھی لوں گا''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''عمران۔ اوہ تم واقعی عمران بول رہے ہو۔ مجھے اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آ رہا ہے کہ عمران مجھ سے بات کر سکتا ہے میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھے اب تک بھول چکے ہو گے''...... اس بار ریڈ لائن کے لہجے میں بے پناہ شگفتگی تھی۔

''کیسے بھول سکتا ہوں میں تمہیں۔ تمہاری دوست بلیک گرل جسے اپنانے کے لئے میں پاگلوں کی طرح صحراؤں میں اور بیابانوں میں بھٹکتا پھر رہا ہوں مگر نہ صحراؤں میں مل رہی ہے اور نہ بیابانوں میں اس لئے میں نے سوچا کہ چلو تم سے بات کر کے بلیک گرل کو اپنے نام رجسٹرڈ ہی کرا لوں۔ کیونکہ تم اس کے قریب ہوتے ہوئے بھی اس کی قربت حاصل نہیں کر سکے ہو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بھرپور قہقہے کی آواز سنائی دی۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ میں بلیک گرل کی وجہ سے خاموش ہوں۔ اس نے مجھے انتظار کرنے کے لئے کہا ہے ورنہ میں نجانے کب کا اس سے شادی کر چکا ہوتا''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''چلو۔ اگر تمہارا اس سے شادی کا چانس نہیں بنتا تو تم اپنی ساری جائیداد وراثت کے طور پر مجھے دے دو۔ پھر دیکھنا کس طرح بلیک گرل میرے پیچھے بھاگی چلی آتی ہے''...... عمران نے کہا تو ریڈ لائن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''وراثت میں تمہیں صرف قرض خواہوں کی طویل فہرست ہی وصیت نامے میں مل سکتی ہے۔ بولو بھیج دوں''...... ریڈ لائن نے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔

''بھیج دو۔ بلکہ ساتھ تم بھی آ جاؤ۔ ریڈ لائن کی کھال بہت مہنگی بکتی ہے۔ میں تمہاری کھال اتار کر تمہارے سارے قرض بھی اتار دوں گا اور مجھے لمبی رقم بھی مل جائے گی''...... عمران نے کہا تو ریڈ لائن ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

''لیکن میں نے اپنی کھال کا بیمہ نہیں کرایا ہے۔ کہو تو کرا لوں تاکہ بیمے کی رقم بھی تمہیں مل جائے اور تم زندگی بھر بلیک گرل کو میرے بیمے کی رقم پر عیش کرا سکو''...... ریڈ لائن نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار عمران بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''کھال کے ساتھ اپنی دم کا بھی بیمہ کرا لینا۔ سنا ہے کھال سے زیادہ مالیت دم کی بیمہ پالیسی کی ہوتی ہے''...... عمران بھلا آسانی

سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا اور دوسری طرف ریڈ لائن کا بھرپور قہقہہ گونج اٹھا۔

"تمہاری یہی باتیں مجھے اچھی لگتی ہیں ورنہ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ تم بنا مطلب کے کسی کو اپنی مونچھ کا بال بھی نہیں دیتے اور نہ بغیر مطلب تم کبھی کسی کو فون کرتے ہو"...... ریڈ لائن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں مونچھیں نہیں رکھتا۔ اگر تم کہو تو میں شیو کر کے مونچھوں کے سارے بال تمہیں گفٹ کر دوں"...... عمران نے کہا اور ریڈ لائن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔

"اچھا بتاؤ۔ کیسے یاد کیا ہے مجھے"...... ریڈ لائن نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا۔

"بار بار بلیک گرل کا نام لے رہا ہوں۔ اب بھی تمہیں اندازہ نہیں ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تمہیں بلیک گرل کی مصیبت کا علم ہو گیا ہے"۔ ریڈ لائن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"مصیبت۔ کیا مطلب۔ کیسی مصیبت"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بلیک گرل ان دنوں شدید مصیبت میں ہے عمران۔ اس کی جان خطرے میں ہے اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتی پھر رہی ہے"...... ریڈ لائن نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ٹیلی فون کا لاؤڈر آن کر رکھا تھا اور بلیک زیرو بھی ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن رہا تھا اور وہ بھی یہ بات سن کر چونک پڑا تھا۔

"حیرت ہے۔ بلیک گرل جو خونخوار شیرنی ہے۔ ایسی خونخوار اور شاطر شیرنی کسی سے جان بچانے کے لئے بھاگتی پھر رہی ہے۔ یہ تم بلیک گرل کے بارے میں ہی بتا رہے ہو نا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لگتا ہے کہ تمہیں بلیک گرل کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ اس کی جان واقعی خطرے میں ہے عمران۔ پچھلے ماہ اس نے ایک مسلم ملک کے خلاف مشن مکمل کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس نے کرانسی حکام کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اب کسی بھی مسلم ملک کے خلاف کوئی مشن پورا نہیں کرے گی جس کی پاداش میں اس کی ایجنسی کو ختم کر دیا گیا تھا اور بلیک گرل سے اس کے تمام اختیارات واپس لے لئے گئے تھے۔ میری اطلاعات کے مطابق بلیک گرل کو کرانس تک ہی محدود کر دیا گیا تھا اور اسے نقل و حرکت کرنے سے بھی روک دیا گیا تھا۔ بلیک گرل اپنے کلب تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر ایک دن اچانک اس کے کلب پر حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں کا ٹارگٹ بلیک گرل ہی تھی لیکن بلیک گرل وہاں سے بچ نکلی۔ چونکہ اس کے پاس کرانسی حکام کے بہت سے اہم راز تھے اس لئے اعلیٰ حکام نے بلیک گرل کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا تھا اور

سرکاری ایجنسیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بلیک گرل کو تلاش کریں اور وہ جہاں بھی دکھائی دے اسے گولیوں سے اُڑا دیا جائے۔ بلیک گرل کو کرانس میں ایک دو جگہ دیکھا گیا تھا اور اسے ایجنسیوں نے ہلاک کرنے کی بھرپور کوشش بھی کی تھی لیکن بلیک گرل ان کے ہاتھ نہ آ سکی تھی۔ بلیک گرل اب بھی لاپتہ ہے۔ سرکاری ایجنسیاں اسے خونخوار کتوں کی طرح ڈھونڈتی پھر رہی ہیں جس روز وہ سرکاری ایجنسیوں کے سامنے آ گئی وہ اسے ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گی۔ بلیک گرل کو میں بھی ڈھونڈ رہا ہوں لیکن اس نے مجھ سے بھی رابطہ نہیں کیا ہے۔ اگر وہ مجھ سے رابطہ کرتی تو میں اس کی حفاظت کا مستقل بندوبست کر سکتا تھا لیکن‘‘...... دوسری طرف سے ریڈ لائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ بلیک گرل نے کسی مسلم ملک کے خلاف مشن مکمل کرنے سے انکار کر دیا ہے تو سرکاری ایجنسیاں اس کی جان کی دشمن ہو گئی ہیں‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ کرانسی حکومت بلیک گرل کو خفیہ مشن پر بلگارنیہ بھیجنا چاہتی تھی تا کہ وہ بلگارنیہ کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دے لیکن بلیک گرل جانتی تھی کہ اگر اس نے بلگارنیہ کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیا تو بلگارنیہ میں ہزاروں لاکھوں بے گناہ افراد لقمہ اجل بن جائیں گے۔ بلیک گرل گو کہ کرانسی حکام کے تابع تھی اور وہ حکام کے کہنے پر مسلم ممالک کے خلاف بھی کام کرتی رہی تھی لیکن اس بار اسے جو

مشن دیا جا رہا تھا اس سے لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام ہوتا جو بلیک گرل نہیں چاہتی تھی‘‘...... ریڈ لائن نے کہا۔

’’کیا تم جانتے ہو کہ بلیک گرل اس وقت کہاں ہے‘‘...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

’’نہیں۔ میں نے کہا ہے نا اگر مجھے اس کا پتہ ہوتا تو میں اسے اپنے پاس مستقل طور پر حفاظت میں رکھ سکتا تھا۔ میں نے اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے ایسے اشارے ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بلیک گرل خفیہ طور پر کرانس سے نکل چکی ہے۔ وہ کہاں گئی ہے اس کا آج تک مجھے بھی کچھ علم نہیں ہو سکا ہے‘‘...... ریڈ لائن نے کہا۔

’’کیا تم نے اس کا کلب چیک کیا ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں کئی بار اس کے کلب جا چکا ہوں۔ وہاں اس کی دور کی رشتہ دار نینسی ہوتی ہے لیکن وہ بھی نہیں جانتی کہ بلیک گرل کہاں ہے‘‘...... ریڈ لائن نے کہا۔

’’حیرت ہے۔ بلیک گرل تم جیسے سرخ شیر سے بھی نظر بچا کر نکل گئی ہے۔ تم تو اسے ایک لمحے کے لئے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے تھے پھر وہ تم سے چھپ کر کرانس سے کیسے نکل گئی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں ہزار آنکھیں رکھتا ہوں اس کے باوجود بلیک گرل میری نظروں سے بچ کر نکل گئی اس پر مجھے واقعی خود پر بھی حیرت ہے اور

بلیک گرل پر بھی فخر ہوتا ہے کہ وہ واقعی ایسی ہی ہے کہ مجھ جیسے انسان کو بھی غچہ دے سکتی ہے اسی لئے تو میں اسے پسند کرتا ہوں''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''تو کیا اب تم نے اس کی تلاش ختم کر دی ہے''......عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تلاش تو میں اسے اب بھی کر رہا ہوں لیکن وہ تو کرانس سے ایسے غائب ہوگئی ہے جیسے اسے زمین نے نگل لیا ہو یا آسمان نے اٹھا لیا ہو''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''کیا تم بتا سکتے ہو کہ کرانس کی اس وقت کون کون سی ایجنسیاں بلیک گرل کے پیچھے ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میرے پاس ان سب کی معلومات ہیں کہ کون کون بلیک گرل کے پیچھے لگا ہوا ہے۔لیکن تمہیں اچانک بلیک گرل کا خیال کیسے آ گیا اور تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو''۔ ریڈ لائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے''......عمران نے گنگنانے والے انداز میں کہا۔

''کیسی پردہ داری۔ مجھے نہیں بتاؤ گے''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''وقت آنے پر بتا دوں گا پیارے۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''مجھے تمہاری یہی باتیں پسند نہیں ہیں۔ اپنے مطلب کی تم ہر

بات پوچھ لیتے ہو اور جب تم سے کچھ پوچھا جائے تو تم کنی کترا جاتے ہو''...... ریڈ لائن نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''شکر کرو کہ صرف کنی کترا کر گزر جاتا ہوں اگر کچھ اور ہوتا تو تمہارے ناک کان تک کتر کر نکل جاتا''......عمران نے مسکرا کر کہا تو دوسری طرف ریڈ لائن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اگر تم بلیک گرل کے بارے میں کچھ جانتے ہو تو بتاؤ عمران۔ میں اس کے لئے بے حد پریشان ہوں اور کچھ نہیں تو مجھے صرف اتنا ہی بتا دو کیا وہ زندہ ہے یا وہ کسی سرکاری ایجنسی کا نشانہ بن چکی ہے''...... ریڈ لائن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر وہ کسی شکاری کا شکار بن گئی ہوتی تو اس کی لاش کے ساتھ اسے مارنے والے شکاری کا بھی تمہیں علم ہو گیا ہوتا''۔عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اسی لئے تو میں ان تمام ایجنسیوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں جو بلیک گرل کے پیچھے ہیں''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''تو پھر اس کی فکر چھوڑ دو۔ وہ جہاں بھی ابھی خیریت سے ہے''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔تمہارا یقین بھرا انداز اس بات کا غماز ہے کہ اس کی تم سے بات ہوئی ہے''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''ہوسکتا ہے''......عمران نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ تمہارے ساتھ ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب مجھے

یقین ہے کہ کرانسی ایجنسیاں تو کیا دنیا بھر کی ایجنسیاں بھی اسے تلاش کریں تب بھی وہ تمہاری تحویل میں موجود بلیک گرل تک نہیں پہنچ سکیں گی''...... ریڈ لائن نے کہا۔

''ارے ارے۔ میں نے کب کہا ہے کہ بلیک گرل میرے ساتھ ہے۔ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ بلیک گرل اپنی جان بچانے کے لئے پاکیشیا میرے پاس پہنچ چکی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ تمہارے پاس نہیں آئی تو پھر کہاں چلی گئی ہے''...... ریڈ لائن نے ایک بار پھر فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کہا ہے نا کہ وہ جہاں بھی ہے خیریت سے ہے۔ تم بس ان ایجنسیوں پر نظر رکھو جو بلیک گرل کے پیچھے ہیں شاید ان کے ذریعے تمہیں بلیک گرل کا کوئی سراغ مل جائے اور اگر ایسا ہوا تو تم مجھے بھی انفارم کر دینا تاکہ تمہاری طرح میں بھی اس کی حفاظت کے لئے کچھ کر سکوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا''...... ریڈ لائن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ و بچار کے تاثرات نمایاں تھے۔

''حیرت ہے۔ بلیک گرل نہ صرف کرانس بلکہ اپنے کلب میں ہی موجود ہے پھر اس کی وہاں موجودگی سے کرانسی ایجنسیاں اور ریڈ لائن بے خبر کیسے ہے۔ آپ کے فلیٹ پر بلیک گرل نے کرانس سے اور اپنے ہی کلب سے کال کی تھی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک گرل، ریڈ لائن اور کرانسی ایجنسیوں سے بچنے کے لئے اپنے کلب میں ہی چھپی ہوئی ہے اور وہ سب اسے باہر تلاش کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر بلیک گرل کو جان کا اتنا ہی خطرہ ہے تو پھر اس نے کلب سے آپ کے فلیٹ میں ڈائریکٹ کال کیوں کی تھی۔ اس کے پیچھے سرکاری ایجنسیاں ہیں۔ جو اس کی فون کال ٹریس کر کے آسانی سے اس کا پتہ لگا سکتی ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ بلیک گرل نے مجھ سے نہایت اعتماد بھرے انداز میں بات کی تھی۔ اس کے لہجے سے اس بات کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے اور وہ سرکاری ایجنسیوں سے بچنے کے لئے پاکیشیا آ رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ بلیک گرل نے کال کہیں اور سے کی ہو اور مخصوص ٹریکنگ سسٹم کو ڈاج دینے کے لئے اس نے کال کلب کے نمبر پر باؤنس کی ہو تاکہ سرکاری ایجنسیاں یہی سمجھیں کہ وہ کلب میں ہی موجود ہے۔ آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ پاکیشیا میں رہنے والا سافٹ ویئر انجینئر اپنی کال کو باؤنس کرتے ہوئے یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ وہ بیک وقت ایکریمیا، کرانس، گریٹ لینڈ یا پھر کافرستان سے بات کر رہا ہے جبکہ وہ پاکیشیا میں ہی ہوتا ہے''۔

بلیک زیرو نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الٹا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ بلیک گرل کسی سرکاری مشن پر پاکیشیا آنے کی تیاری کر رہے ہیں لیکن اسے تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہے اور وہ اپنے ہی ملک کی سرکاری ایجنسیوں سے جان بچانے کے لئے بھاگتی پھر رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو دال میں کالا لگ رہا ہے''...... بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تمہیں صرف دال میں کالا لگ رہا ہے جبکہ مجھے تو ساری دال ہی کالی دکھائی دے رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب کہ آپ بھی یہی سوچ رہے ہیں کہ معاملہ کچھ اور ہے وہ نہیں جو ریڈ لائن نے بتایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میرے خیال کے مطابق ریڈ لائن کو بلیک گرل کے بارے میں جو انفارمیشن مل رہی ہیں وہ غلط ہیں۔ یا تو اسے جان بوجھ کرمس گائیڈ کیا جا رہا ہے یا پھر ریڈ لائن کو چارے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے تاکہ اگر بلیک گرل اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے تو سرکاری ایجنسیاں اس تک پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ بلیک گرل کے پاس آخر ایسے کون سے راز ہیں

جس کے لئے کرانسی حکومت ہر حال میں اسے قتل کرا دینا چاہتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کچھ تو ہے۔ ورنہ بلیک گرل اس طرح سرکاری ایجنسیوں سے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر کرانس کی دس ایجنسیاں بھی اتر آئیں تو بلیک گرل اکیلی ان سب کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتی ہے اور بلیک گرل کسی سے پیچھا چھڑا کر بھاگنے والوں میں سے نہیں وہ سامنے آ کر وار کرنا جانتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں بلیک گرل کے پاس کچھ ایسا ہے جو وہ کسی بھی سرکاری ایجنسی کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتی اور اسی لئے وہ اس طرح چھپی ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہی ایک ایسا پوائنٹ ہے جس کی وجہ سے بلیک گرل خود کو اب تک چھپائے ہوئے ہے اور اس نے ریڈ لائن سے بھی رابطہ نہیں کیا ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر اس نے ریڈ لائن سے کسی بھی ذریعے سے رابطہ کیا تو سرکاری ایجنسیاں اس تک آسانی سے پہنچ جائیں گی چاہے وہ ریڈ لائن کو مختلف علاقوں سے کال باؤنس کر کے کرے۔ اسے یقین ہو گا کہ کرانسی ایجنسیاں اس کی باؤنس ہونے والی کال چیک کرنے کے لئے ریڈ لائن کے کمیونیکیشن سسٹم پر نظر رکھے ہوں گی جبکہ کرانس سے باہر مجھ سے رابطہ کرنے کی صورت میں وہ کال باؤنس کر کے سرکاری ایجنسیوں

کا چکمہ دے سکتی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”سوچنے کی بات یہ ہے کہ بلیک گرل کے پاس ایسا کیا راز ہے جس کی وجہ سے کرانسی ایجنسیاں اس کی دشمن بنی ہوئی ہیں۔ جس طرح سے بلیک گرل نے آپ سے بات کی ہے اس سے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ اس راز کا تعلق یا تو آپ سے ہے یا پھر پاکیشیا سے ورنہ بلیک گرل آپ کو کبھی کال نہ کرتی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میری ذات سے تو کسی راز کا کوئی تعلق نہیں ہوسکتا البتہ اس راز کا تعلق پاکیشیا سے ضرور ہوسکتا ہے اب کیا ہوسکتا ہے اس کا پتہ تو بلیک گرل سے ہی چلے گا جب وہ پاکیشیا آئے گی“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ کے خیال میں وہ پاکیشیا نہیں آئے گی“...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”آ بھی سکتی ہے اور نہیں بھی“...... عمران نے کہا۔

”یہ کیا بات ہوئی کہ بلیک گرل پاکیشیا آ بھی سکتی ہے اور نہیں بھی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ بھی تو ممکن ہے کہ بلیک گرل نے جان بوجھ کر مجھے کال کی ہو تا کہ اس کی کال کا کرانسی ایجنسیوں کو پتہ چل جائے اور وہ یہی سمجھیں کہ بلیک گرل پاکیشیا پہنچ رہی ہے۔ ان کی ساری توجہ پاکیشیا کی طرف مبذول ہو جائے اور بلیک گرل کو جہاں جانا ہو وہاں نکل

جائے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ یہ بھی ممکن ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”بہرحال۔ اب دوبارہ بلیک گرل سے بات ہو گی تو دیکھا جائے گا ورنہ اس معاملے کو ختم ہی سمجھو“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کیا آپ جا رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

”ہاں۔ سلیمان نے آج میرے لئے بٹیروں، بطخوں اور راج ہنسوں کے گوشت کا شوربہ بنایا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ گوشت اس کا ہو گا اور شوربہ میرا اور تم جانتے ہو کہ کسی بھی پرندے کے گوشت کا بنا ہوا شوربہ کس قدر طاقتور اور زود ہضم ہوتا ہے۔ گوشت میں تو صرف پھوک ہی رہ جاتا ہے جبکہ یخنی بننے سے گوشت کی ساری طاقت شوربے میں آ جاتی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ جا کر اپنے حصے کا سارا شوربہ حاصل کر لوں کہیں سلیمان کی نیت ہی نہ بدل جائے اور وہ گوشت کے ساتھ ساتھ شوربہ بھی پی جائے پھر میرے حصے میں شاید راج ہنسوں، بطخوں اور بٹیروں کی ہڈیاں بھی نہیں آئیں گی“...... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا میں جولیا اور تنویر کو ایئر پورٹ سے واپس بلا لوں۔ ظاہر ہے جب سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا ہے تو پھر ان کا وہاں رکنے کا کیا

جواز ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ فی الحال انہیں وہیں رہنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ بلیک گرل واقعی کرانسی حکومت کو چکمہ دے کر پاکیشیا ہی پہنچ جائے۔ اگر وہ پاکیشیا آئی تو جولیا اور تنویر کے ذریعے اس کے آنے کا پتہ چل جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران، بلیک زیرو کو اللہ حافظ کہتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

کراسٹی نے اپنی کار اس بلڈنگ کی بیسمنٹ میں موجود پارکنگ میں روکی جس کے دوسرے فلور پر عمران کا فلیٹ تھا۔

کراسٹی کا بھائی سی کاک جو ایکریمیا کی ہائی ایجنسی کا چیف تھا ان دنوں بے حد بیمار تھا اور کراسٹی ایکسٹو سے اجازت لے کر اپنے بھائی کی عیادت کے لئے گئی ہوئی تھی چونکہ اس کے بھائی کی بیماری طویل ہو گئی تھی اس لئے کراسٹی وہیں رک گئی تھی اور اب جبکہ اس کا بھائی روبصحت ہو گیا تھا اس لئے وہ اس سے اجازت لے کر واپس پاکیشیا پہنچ گئی تھی۔

کراسٹی کو پاکیشیا آئے آج دوسرا روز تھا اس نے چونکہ پاکیشیا میں ذاتی فلیٹ خرید رکھا تھا اس لئے وہ ایئر پورٹ سے سیدھی اپنے فلیٹ میں چلی گئی تھی اور اپنے سفر کی تھکان اتار رہی تھی۔ واپسی پر اس نے اپنی آمد کے بارے میں کسی کو مطلع نہیں کیا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنی واپسی کا نہ تو چیف کو بتایا تھا اور نہ ہی جولیا کو

انفارم کیا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اچانک جولیا اور ممبران کے سامنے جا کر انہیں اپنی واپسی کا سرپرائز دے گی۔

کراسٹی ایک دن اور ایک رات ریسٹ کر کے چونکہ اپنی تھکن اتار چکی تھی اس لئے سرپرائز دینے کے لئے وہ اپنی کار میں جولیا کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی تھی لیکن جب وہ جولیا کے فلیٹ پر پہنچی تو فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا۔ جولیا شاید کسی کام کے لئے باہر گئی ہوئی تھی۔ کراسٹی چونکہ اچانک جولیا کے سامنے آ کر اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی اس لئے اس نے جولیا سے فون پر بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ وہ کچھ دیر جولیا کا انتظار کرتی رہی پھر وہ صالحہ سے ملنے کے لئے اس کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی لیکن اتفاق سے صالحہ بھی اپنے فلیٹ میں موجود نہیں تھی۔

کراسٹی، جولیا اور صالحہ سے ملنے کے بعد ہی دوسرے ممبران سے ملنا چاہتی تھی لیکن اب دونوں ہی اس سے نہ ملیں تو کراسٹی نے صفدر سے ملنے کا سوچا۔ وہ صفدر سے ہی ملنے نکلی تھی لیکن راستے میں عمران کا فلیٹ آ گیا تو اس نے کار کا رخ عمران کے فلیٹ کی طرف ہی موڑ دیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر پارکنگ سے باہر آ گئی اور عمران کے فلیٹ کی طرف جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔ سیڑھیوں کے قریب پہنچتے ہی وہ رک گئی کیونکہ اسے سیڑھیوں سے عمران کا ملازم سلیمان اترتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پلاسٹک کی باسکٹ

تھی۔ شاید وہ سودا سلف لینے کے لئے جا رہا تھا۔

''ہیلو سلیمان کیسے ہو''...... کراسٹی نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو سلیمان چونک کر غور سے اسے دیکھنے لگا۔ کراسٹی کی شکل چونکہ جولیا جیسی تھی اس لئے وہ ہلکے پھلکے میک اپ میں رہتی تھی۔ میک اپ میں ہونے کی وجہ سے سلیمان اسے پہچان نہیں سکا تھا۔

''وعلیکم السلام۔ کیا میں آپ کو جانتا ہوں''...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید''...... کراسٹی نے مسکرا کر کہا۔

''لیکن جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے آپ میری آنکھوں کی کیمروں کے سامنے آج پہلی بار آئی ہیں۔ میرے دماغ کے پردے پر آپ کی پہلے سے کوئی بھی تصویر موجود نہیں ہے۔ اگر آپ مجھ سے پہلے ملی ہوتیں تو مجھے فوراً پتہ چل جاتا کہ آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے''...... سلیمان کی زبان چل پڑی۔

''چھوڑو یہ سب اور یہ بتاؤ کیا عمران صاحب ہیں فلیٹ میں''...... کراسٹی نے کہا۔

''جی ہاں۔ فلیٹ میں ہونے کے سوا وہ اور کہاں ہو سکتے ہیں۔ ان کا فلیٹ میں ہونا تو میرے لئے جان کا عذاب بن جاتا ہے''...... سلیمان نے کراہ کر کہا۔

''کیوں۔ تمہیں بار بار انہیں چائے بنا کر دینی پڑتی ہے نا۔ اسی

لئے یہ سب کہہ رہے ہو''...... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے آپ ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتی ہیں۔ کون ہیں آپ''...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب سے پوچھ لینا کہ میں کون ہوں۔ وہ تمہیں میری ساری ہسٹری بتا دیں گے''...... کراسٹی نے مسکرا کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہوگئی۔ سلیمان چند لمحے اسے سیڑھیاں چڑھتے دیکھتا رہا پھر وہ بڑبڑاتے ہوئے ایک طرف روانہ ہوگیا۔

کراسٹی ابھی چند سیڑھیاں ہی چڑھی تھی کہ اسی لمحے کراسٹی کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کی گردن کے عقبی حصے پر کسی زہریلی چیونٹی نے کاٹ لیا ہو۔ کراسٹی کا ہاتھ بے اختیار اپنی گردن کے عقبی حصے پر پہنچ گیا اور پھر گردن پر چیونٹی کی جگہ ایک چھوٹی سی سوئی کو پیوست دیکھ کر وہ چونک پڑی۔ اس نے فوراً چٹکی میں پکڑ کر گردن سے سوئی نکالی اور تیزی سے پلٹی لیکن اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ لہرائی۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن لا حاصل۔ دوسری لمحے وہ گری اور پھر سیڑھیوں پر لڑھکتی ہوئی نیچے گرتی چلی گئی۔ نیچے گرتے ہوئے کراسٹی کو اپنے جسم کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور پھر جیسے ہی وہ آخری سیڑھی سے نیچے گری اس کے دماغ میں مکمل طور پر اندھیرا چھا گیا۔

کراسٹی کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کوٹھڑی جیسے چھوٹے سے کمرے میں پایا۔ کمرے کے وسط میں وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بری طرح سے جکڑی ہوئی تھی۔ کمرے کی چھت پر ایک بلب روشن تھا جس کی ڈائریکٹ روشنی اس پر پڑ رہی تھی۔ اس کرسی کے سوا کمرے میں سامان نام کی اور کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ سامنے ایک فولادی دروازہ تھا جس کے اوپر والے حصے پر سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور ان سلاخوں سے باہر سے دن کی روشنی اندر آتی دکھائی دے رہی تھی۔

ہوش آتے ہی کراسٹی کو سابقہ مناظر کسی فلم کی طرح اپنی آنکھوں کے سامنے چلتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ جولیا، صالحہ اور پھر صفدر سے ملنے جا رہی تھی کہ راستے میں عمران کا فلیٹ نظر آنے پر اس نے کار کا رخ عمران کے فلیٹ کی جانب کر دیا تھا اور پھر وہ بیسمنٹ میں کار پارک کر کے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی عمران کے فلیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ عقب سے اس کی گردن پر کسی نے نیڈل تھرو گن سے سوئی مار دی تھی جس سے کراسٹی کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا تھا اور اس نے خود کو سیڑھیوں سے گرتا ہوا محسوس کیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں تھا اور اب ہوش میں آنے پر وہ کوٹھڑی نما کمرے میں تھی۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے یہاں کون لایا ہے''...... کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس بات پر بھی حیران ہو رہی

تھی کہ ابھی اسے ایکریمیا سے آئے ایک ہی دن ہوا تھا۔ اس نے اپنی آمد کے بارے میں چیف سمیت کسی کو بھی مطلع نہیں کیا تھا پھر اس کے بارے میں کسی اور کو کیسے علم ہوسکتا ہے کہ وہ ایکریمیا سے واپس آ گئی ہے اور وہ اسے اس طرح بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہے۔ کراسٹی ابھی یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اسے دروازے کے باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دو تین افراد تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اسی طرف آ رہے ہوں۔ کراسٹی نے کچھ سوچ کر آنکھیں بند کیں اور اپنا سر جھکا لیا۔ وہ آنے والوں پر یہی ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں دروازے کے پاس آ کر رک گئیں پھر کسی نے سر اٹھا کر دروازے کی سلاخوں سے اندر جھانک کر دیکھا اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی دروازے کا لاک کھول رہا ہو۔

دروازے کا لاک کھلا اور پھر تیز چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی کراسٹی کو روشنی میں بنتے ہوئے دو سائے دکھائی دیئے جو دروازے پر کھڑے افراد کے تھے۔ دونوں افراد تیز تیز چلتے ہوئے اندر آ گئے۔

"یہ تو ابھی تک بے ہوش ہے"...... ایک آدمی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ مجھے بھی اسے بے ہوش دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔ اس

کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بے حد قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اسے اب تک ہوش آ جانا چاہئے تھا"۔ دوسری آواز نے کہا۔ کراسٹی نے کن انکھیوں سے ان کی جانب دیکھا۔ وہ دونوں مسلح افراد تھے جو شاید یہ دیکھنے کے لئے آئے تھے کہ اسے ہوش آیا ہے یا نہیں۔

"تو کیا باس کے آنے سے پہلے ہم اسے ہوش میں لے آئیں"...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ باس نے ہمیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ ویسے بھی سنا ہے کہ یہ بے حد خطرناک عورت ہے۔ ہوش میں آ کر اس نے کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو باس ہمیں ایک لمحے میں گولی مار کر ہلاک کر دے گا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے باہر سے ایک بار پھر قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں سر گھما کر پیچھے دیکھنا شروع ہو گئے۔ کراسٹی نے بھی تھوڑا سا سر اوپر کیا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی جس نے قیمتی لباس پہن رکھا تھا تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف آ رہا تھا۔

اس آدمی کا سر گنجا تھا اور وہ شکل وصورت سے انتہائی سخت گیر اور خطرناک دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے"...... آنے والے غیر ملکی نے دروازے کے قریب آ کر بندھی ہوئی کراسٹی کا ڈھلکا ہوا سر دیکھ کر حیرت بھرے انداز میں مسلح افراد سے مخاطب ہو

کر پوچھا۔

''نو باس۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے''...... ایک مسلح شخص نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ اسے اب تک ہوش آ گیا ہو گا۔ بہرحال جاؤ۔ اینٹی کالسنگ کا انجکشن لا کر اسے لگاؤ تا کہ اسے جلد سے جلد ہوش آ سکے اور میں اس سے بات کر سکوں۔ کروسن نے اسے نیڈل گن تھرو سے جس نیڈل سے بے ہوش کیا تھا اس پر کالسنگ پوائزن ہی لگا ہوا تھا جس سے یہ بے ہوش ہو کر سیڑھیوں پر گر گئی تھی اور پھر وہ اسے اٹھا کر یہاں لے آیا تھا''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے کہا۔

''یس باس۔ میں انجکشن لے آتا ہوں''...... اس شخص نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ادھیڑ عمر غیر ملکی چند لمحے وہیں رکا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کراسٹی کے قریب آ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کراسٹی کو بالوں سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کراسٹی کا سر اوپر اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ بال پکڑ کر جھٹکا لگنے سے کراسٹی کو شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا لیکن اس نے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمودار ہونے نہیں دیئے تھے جس سے غیر ملکی کو پتہ چل سکے کہ وہ ہوش میں ہے۔

''ہونہہ۔ تو تم ہوش میں ہو اور جان بوجھ کر میرے سامنے بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی ہو''...... غیر ملکی نے کراسٹی کی طرف

دیکھتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور کراسٹی حیران رہ گئی کہ اس نے چہرے پر تو ایسے کوئی تاثرات نمایاں نہیں ہونے دیئے تھے جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ ہوش میں ہے پھر اس غیر ملکی کو کیسے علم ہو گیا کہ وہ بے ہوشی کی اداکاری کر رہی ہے۔

''میرے سامنے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش مت کرو بلیک گرل۔ ایڈلی کی نظروں کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ تم نے اپنے چہرے پر ایسا کوئی تاثر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ تم ہوش میں آ چکی ہو لیکن تم شاید بھول گئی ہو کہ ایڈلی دوسروں کے دماغ کے اندر تک جھانکنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ایڈلی کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا ہے''...... غیر ملکی نے غراتے ہوئے کہا اور کراسٹی دل ہی دل میں حیرت سے سوچنے لگی کہ یہ ایڈلی کون ہے اور یہ کس بلیک گرل کی بات کر رہا ہے۔

''آنکھیں کھولو بلیک گرل اور دیکھو ایڈلی آخر کار تمہاری موت بن کر تمہارے سامنے آ کھڑا ہوا ہے جسے تم کرانس سے مسلسل ڈاج دیتی چلی آ رہی تھی اور کسی طرح قابو میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی''...... غیر ملکی نے کہا تو کراسٹی نے کچھ سوچ کر آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر ایڈلی کے چہرے پر انتہائی سفاکانہ اور نفرت انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''ہاہاہا۔ میں نے کہا تھا نا کہ تم بے ہوش نہیں ہو''...... ایڈلی نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اسی

لمبے جو مسلح شخص اینٹی کالسنگ کا انجکشن لینے گیا تھا وہ ہاتھ میں ایک زرد رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج لے کر وہاں آ گیا اور پھر جب اس کی نظریں کراسٹی کی کھلی ہوئی آنکھوں پر پڑیں تو وہ وہیں ٹھٹھک گیا۔

''کون ہو تم''...... کراسٹی نے ایڈلی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا کہا۔ کون ہوں میں۔ کیا تم نہیں جانتی کہ میں کون ہوں''...... ایڈلی نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ تمہارا نام ایڈلی ہے لیکن تم کون ہو اور تم مجھے اس طرح یہاں کیوں لائے ہو یہ سب میں نہیں جانتی۔ یہ تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم مجھے بلیک گرل کیوں کہہ رہے ہو۔ کرانس سے تمہیں مسلسل ڈاج دینے سے تمہارا کیا مطلب ہے''...... کراسٹی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''تم شاید سمجھ رہی ہو کہ تم میک اپ کر کے اور آواز بدل کر مجھ سے چھپ جاؤ گی اور مجھے نہ پہچان کر مجھے اس مخمصے میں ڈال دو گی کہ تم بلیک گرل نہیں کوئی اور ہو''...... ایڈلی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہو رہی ہے ایڈلی یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ میں واقعی بلیک گرل نہیں ہوں جس کے دھوکے میں تم مجھے

اٹھا لائے ہو''...... کراسٹی نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

''غلط فہمی اور مجھے۔ ایڈلی کو غلط فہمی۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ ایڈلی کو بھی کسی بات پر غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ کیا تمہاری نظروں میں ایڈلی اتنا ہی احمق ہو سکتا ہے کہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائے''...... ایڈلی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتی کہ تم احمق ہو یا نہیں لیکن تمہیں میرے معاملے میں واقعی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں بلیک گرل نہیں ہوں اور نہ ہی میں کسی ایسی لڑکی کو جانتی ہوں جو بلیک گرل ہو''...... کراسٹی نے منہ بنا کر کہا۔

''اچھا۔ تو تمہارا نام کیا ہے''...... ایڈلی نے اسی طرح سے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

''کیوں۔ میں تمہیں اپنا نام کیوں بتاؤں''...... کراسٹی نے اسے گھور کر کہا۔

''کیوں نام بتانے میں کیا حرج ہے۔ تم بلیک گرل نہیں ہو تو اپنا کوئی بھی نام بتا سکتی ہو''...... ایڈلی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میرا کوئی بھی نام نہیں''...... کراسٹی نے غرا کر کہا۔

''چلو پھر میں تمہیں اسی نام سے مخاطب کر لیتا ہوں مس بے نام''...... ایڈلی نے مسکرا کر کہا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... کراسٹی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب آئی ہو تم پوائنٹ پر کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں"...... ایڈلی نے اسی انداز میں کہا۔

"میں تم سے پہلی بار مل رہی ہوں۔ مجھے بھلا کیسے علم ہو سکتا ہے کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... کراسٹی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ میں بھول گیا تھا کہ تم بلیک گرل نہیں بلکہ بے نام لڑکی ہو۔ تو مس بے نام۔ یہ بتاؤ گولڈ رِنگ کہاں ہے"...... ایڈلی نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔

"گولڈ رِنگ۔ یہ اب گولڈ رِنگ کیا ہے"...... کراسٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"گولڈ رِنگ مطلب۔ وہ انگوٹھی جس میں سرخ نگینہ جڑا ہوا ہے"...... ایڈلی نے کراسٹی کو اپنے ہاتھ میں موجود ایک رِنگ دکھاتے ہوئے کہا جیسے وہ گولڈ رِنگ کے بارے میں کسی بچے کو سمجھا رہا ہو۔

"میرے پاس کوئی گولڈ رِنگ نہیں ہے"...... کراسٹی نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہارے ہاتھ کی انگلیاں خالی ہیں۔ ہم نے تمہاری تلاشی بھی لی ہے۔ گولڈ رِنگ واقعی تمہارے پاس نہیں ہے۔ میں تم سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ گولڈ رِنگ کہاں ہے۔ تم نے اسے کہاں چھپایا ہے"...... ایڈلی نے کہا۔

"کیا کہا تم نے میری تلاشی لی تھی۔ تم نے"...... کراسٹی نے اسے گھور کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے نہیں۔ تمہاری تلاشی سموریا نے لی تھی۔ اب یہ مت کہنا کہ تم سموریا کو بھی نہیں جانتی"...... ایڈلی نے کہا۔

"ہاں۔ میں کسی سموریا کو نہیں جانتی۔ کون ہے وہ"...... کراسٹی نے اسی انداز میں کہا تو ایڈلی نے بے اختیار اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ لیا۔

"سموریا ٹھیک کہہ رہی تھی تم واقعی آسانی سے کچھ بتانے والوں میں سے نہیں ہو۔ میں بلا وجہ تم سے باتیں کر کے وقت ضائع کر رہا ہوں۔ مجھے تم پر وہی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا جس کے بارے میں سموریا نے بتایا تھا"...... ایڈلی نے غراتے ہوئے کہا۔

"کون سا طریقہ"...... کراسٹی نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک لیزرڈ"...... ایڈلی نے اس کی طرف شیطانی انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلیک لیزرڈ۔ کیا مطلب"...... کراسٹی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"لو اب تمہیں بلیک لیزرڈ کا بھی نہیں پتہ۔ میں سیاہ چھپکلیوں کی بات کر رہا ہوں وہ سیاہ چھپکلیاں جنہیں دیکھ کر بلیک گرل کی جان نکلتی ہے۔ اب سوچو اگر میں بہت سی سیاہ چھپکلیاں لا کر تمہارے

جسم پر ڈال دوں اور وہ چھپکلیاں تمہارے جسم کے ایک ایک حصے پر نوکیلے پنجے لے کر رینگنا شروع کر دیں گی تو تمہارا کیا حشر ہو گا“۔ ایڈلی نے اسی انداز میں کہا اور اس کی بات سن کر کراسٹی کانپ کر رہ گئی۔ سیاہ چھپکلیوں کے خیال سے ہی اس پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ اسے حقیقتاً چھپکلیوں سے بے حد گھن آتی تھی اور وہ انہیں دیکھ کر ہی ڈر جاتی تھی۔

”کیا ہوا۔ سیاہ چھپکلیوں کا سنتے ہی تمہارا رنگ کیوں زرد ہو گیا ہے۔تم تو بلیک گرل نہیں ہو پھر تم سیاہ چھپکلیوں سے کیوں ڈر رہی ہو“...... ایڈلی نے اس کے چہرے پر خوف دیکھ کر زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”چھپکلیاں غلیظ اور بھیانک ہوتی ہیں۔ ان سے ہر لڑکی خوف کھاتی ہے“...... کراسٹی نے کہا۔

”سب سے زیادہ بلیک گرل سیاہ چھپکلیوں سے خوف کھاتی ہے۔ اس کی حالت سیاہ چھپکلیوں کو دیکھ کر ایسی ہی ہوتی ہے جیسی تمہاری ہو رہی ہے۔ اب بھی تم کہو گی کہ تم بلیک گرل نہیں ہو“...... ایڈلی نے اسی انداز میں کہا۔

”ہاں۔ میں بلیک گرل نہیں ہوں۔ آخر تمہیں میری بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا ہے۔ میں کسی بلیک گرل کو جانتی تک نہیں ہوں اور تم بار بار مجھے بلیک گرل، بلیک گرل کہے جا رہے ہو۔ آخر یہ بلیک گرل ہے کون جس کے دھوکے میں تم مجھے اٹھا لائے ہو۔

بتاؤ مجھے کون ہے بلیک گرل“...... کراسٹی نے غصے سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”اچھا چلو مان لیتا ہوں کہ تم بلیک گرل نہیں ہو۔ یہ بتاؤ کیا تم علی عمران کو جانتی ہو۔ میں اس علی عمران کی بات کر رہا ہوں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے“...... ایڈلی نے بات بدلنے والے انداز میں کہا تو کراسٹی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”نہیں۔ میں کسی علی عمران کو بھی نہیں جانتی“...... کراسٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم عمران کے فلیٹ کی طرف کیوں جا رہی تھی اور تم نے عمران کے ملازم۔ کیا نام ہے اس کا۔ ہاں یاد آیا۔ سلیمان۔ تم نے سیڑھیوں کے پاس رک کر سلیمان سے بات بھی کی تھی اور اس سے پوچھا تھا کہ علی عمران فلیٹ میں ہے یا نہیں۔ پوچھا تھا نا تم نے اس سے یا اس بات سے بھی انکار کرو گی“...... ایڈلی نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا تم نے مجھے اس لئے نیڈل تھرو گن سے بے ہوشی کی دوا سے بھری ہوئی نیڈل مار کر بے ہوش کیا تھا کہ میں عمران سے ملنے جا رہی تھی“...... کراسٹی نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ہم عمران کے فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے اور ہمیں معلوم تھا کہ تم کسی نہ کسی روپ میں علی عمران سے ملنے ضرور آؤ گی اسی لئے ہم وہاں تمہاری گھات لگا کر بیٹھ گئے تھے“...... ایڈلی نے

کہا۔

''تو کیا علی عمران سے جو بھی لڑکی ملنے آئے گی تم اسے بلیک گرل سمجھ کر اٹھا لاؤ گے''...... کراسٹی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں کسی اور لڑکی سے کوئی غرض نہیں ہے بلیک گرل۔ ہمیں صرف تم سے مطلب ہے۔ تمہارے پاس گولڈ رِنگ ہے۔ وہ گولڈ رِنگ ہمارے حوالے کر دو تو ہم جس خاموشی سے یہاں آئے ہیں اسی خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ گولڈ رِنگ ملنے کے بعد میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ پھر تم چاہے علی عمران سے ملو یا اس کے باپ سے مجھے اور میری ایجنسی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... ایڈلی نے ایک بار پھر سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تمہارا تعلق کسی ایجنسی سے ہے''...... کراسٹی نے چونک کر کہا تو ایڈلی اسے گھور کر رہ گیا۔

''ہاں مس بے نام۔ میرا تعلق کرانسی ایجنسی وائٹ ٹائیگر سے ہے اور میں اس ایجنسی کا چیف ہوں اور میں اپنے ایجنٹوں کے ساتھ تمہارے پیچھے پاکیشیا آیا ہوں تاکہ تمہیں ٹریس کر کے تم سے گولڈ رِنگ حاصل کر سکوں۔ وہ گولڈ رِنگ جس میں تم نے کرانس کا ایک اہم راز چھپا رکھا ہے جو تم شاید یہاں علی عمران کو دینے کے لئے لائی ہو۔ بولو۔ اتنا سب کچھ کافی ہے یا اور کچھ بتاؤں''۔ ایڈلی نے غصیلے لہجے میں کہا اور کراسٹی سمجھ گئی کہ ایڈلی کو واقعی بہت بڑا

دھوکہ ہو رہا ہے۔ کرانس سے کوئی بلیک گرل گولڈ رِنگ میں کرانسی راز لے کر فرار ہو گئی تھی جو شاید عمران سے ملنے آ رہی تھی اور کرانسی ایجنسی وائٹ ٹائیگر کے ایجنٹ عمران کے فلیٹ کے پاس بلیک گرل کی گھات میں بیٹھے تھے جو عمران سے ملنے آنے والی تھی اور ظاہر ہے وہ عمران سے ملنے میک اپ میں ہی آ رہی تھی۔ کراسٹی بھی چونکہ میک اپ میں تھی اس لئے وائٹ ٹائیگر نے اسے ہی بلیک گرل سمجھ لیا تھا اور اس کے دھوکے میں اسے اغوا کر لائے تھے۔

''ہونہہ۔ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں ایڈلی کہ میں واقعی وہ لڑکی نہیں ہوں جو کرانسی راز لائی ہے۔ اوکے میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ میرا نام کراسٹی ہے اور میرا تعلق ساک لینڈ سے ہے۔ میرا ایک بھائی ہے سی کاک جو ایکریمیا کی ہائی ایجنسی کا چیف ہے۔ وہ پچھلے کئی ماہ سے بیمار تھا۔ میں اس کی تیمار داری کے لئے کئی ماہ سے ایکریمیا میں تھی اور اب جب وہ تندرست ہو گیا ہے تو میں واپس یہاں آ گئی۔ میں نے اپنی آمد کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ میں عمران کی دوست ہوں اور اس سے ملنے اس کے فلیٹ میں جا رہی تھی۔ میں چونکہ میک اپ میں ہوں اس لئے تم نے یا تمہارے آدمیوں نے مجھے بلیک گرل سمجھ لیا اور اس کی جگہ مجھے اٹھا کر یہاں لے آئے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو تم میرا میک اپ واش کر کے چیک کر لو۔ میرے میک اپ کے پیچھے میرا اصلی

چہرہ ہے جسے دیکھ کر تمہیں میری بات پر یقین آ جائے گا اور اگر پھر
بھی یقین نہ آئے تو تم ایکریمیا میں میرے بھائی سی کاک سے
رابطہ کر لو۔ وہ تمہیں بتا دے گا کہ میں کون ہوں''...... کراسٹی نے
اسے اپنے بارے میں ساری حقیقت بتاتے ہوئے کہا۔
''ہونہہ۔ تمہارا میک اپ صاف کرنے کے لئے میں بہت کچھ
کر چکا ہوں۔ میں نے ہر طرح کے لوشنز، میک اپ واشر اور
نجانے کیا کیا حربے استعمال کئے ہیں لیکن تمہارا چہرہ کسی طرح سے
صاف نہیں ہوا''...... ایڈلی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو کراسٹی کے
ہونٹوں پر بے اختیار طنز آمیز مسکراہٹ ابھر آئی۔
''میں ایکریمی ایجنسی کے چیف سی کاک کی سسٹر ہوں ایڈلی۔
تمہارا کیا خیال ہے میں نے عام سا میک اپ کر رکھا ہو گا جو
آسانی سے اتر جائے گا''...... کراسٹی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
''کیا مطلب''...... ایڈلی نے چونک کر کہا۔
''مطلب یہ کہ میں نے سپیشل میک اپ کر رکھا ہے جو ایک
خاص طریقے سے واش کیا جا سکتا ہے''...... کراسٹی نے کہا۔
''کس طریقے سے''...... ایڈلی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے پوچھا۔
''سادہ پانی میں چند قطرے لیموں کا رس ملاؤ اور پھر اس میں
تھوڑی سا نمک ملا کر تولیہ گیلا کر کے میرے چہرے پر رگڑو پھر
دیکھو میرا میک اپ صاف ہوتا ہے یا نہیں''...... کراسٹی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔ ایڈلی چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا لیکن کراسٹی کے
چہرے پر اسے کوئی خاص تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔
''کیا تم سچ کہہ رہی ہو کہ تم بلیک گرل نہیں ہو''...... ایڈلی نے
اس بار اس کی طرف غور سے دیکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
''اب تمہیں یقین نہیں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں''...... کراسٹی نے
کہا۔ ایڈلی چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ اپنے
ساتھ کھڑے مسلح ساتھیوں کی طرف مڑا۔
''ایڈی''...... ایڈلی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔
''یس باس''...... اس کے ساتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''جاؤ اور جا کر کسی باؤل میں پانی میں لیموں اور نمک ملا کر لاؤ
اور ایک تولیہ بھی لے آنا''...... ایڈلی نے کہا۔
''یس باس''...... ایڈی نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے
سے باہر نکل گیا۔
''کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہو''...... ایڈلی
نے ایک بار پھر کراسٹی کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔
''نہیں۔ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں
نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ایکریمیا کی ہائی ایجنسی کے چیف سی کاک
کی بہن ہوں اور عمران کی فرینڈ ہوں۔ میں عمران سے ایک ضروری
کام کے سلسلے میں ملنے آئی ہوں۔ اس کام کے پورا ہوتے ہی میں
واپس ایکریمیا چلی جاؤں گی''...... کراسٹی نے بات بناتے ہوئے

کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن تمہارا قد کاٹھ اور تمہارا انداز بالکل بلیک گرل جیسا ہی ہے''...... ایڈلی نے کہا۔ اس کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے اسے اب یقین آ رہا ہو کہ اس کے سامنے موجود لڑکی بلیک گرل نہیں تھی۔

''جب میری شکل دیکھو گے تو تم یہ دیکھ کر اور زیادہ حیران رہ جاؤ گے کہ میری شکل پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک لیڈی ایجنٹ سے بھی ملتی ہے۔ یہ سب اتفاق کی باتیں ہیں۔ کسی کی شکل آپس میں ملتی ہے تو کسی کی آواز اور کسی کا قد کاٹھ دیکھ کر کسی کی نظریں دھوکہ کھا جاتی ہیں۔ جیسے تمہارے ساتھ ہوا ہے''...... کراسٹی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایڈلی نے چونک کر دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''سموریا آ گئی ہے۔ اب وہ تم سے خود بات کرے گی اور اب پتہ چلے گا کہ تم بلیک گرل ہو یا نہیں''...... ایڈلی نے کہا۔ اسی لمحے ایک غیر ملکی نوجوان لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی آ گئی۔ اس لڑکی نے جینز پہن رکھی تھی اور اس کے سر کے بال جو اخروٹی رنگ کے تھے ترشے ہوئے اس کے کاندھوں پر جھول رہے تھے۔ شکل وصورت سے وہ کسی انگریزی فلم کی ہیروئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے حد چمکدار تھیں جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

''کیا بات ہے ایڈلی۔ تم ابھی تک یہیں کھڑے ہو اور بلیک گرل اس قدر اطمینان بھرے انداز میں کیوں نظر آ رہی ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ اب تک تم اس کی زبان کھلوا چکے ہو گے اور اس سے گولڈ رِنگ حاصل کر چکے ہو گے''...... لڑکی نے ایڈلی اور کرسی پر رسیوں سے بندھی کراسٹی کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس لڑکی کا کہنا ہے کہ یہ بلیک گرل نہیں ہے''...... ایڈلی نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا جیسے لڑکی کے سامنے اس کی حیثیت معمولی ورکر کی ہو۔

''ہونہہ۔ کبھی چور بھی اپنے منہ سے اقرار کرتا ہے کہ وہ چور ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تمہیں بلیک گرل کی زبان کھلوانی ہے تو اس پر وہی حربہ استعمال کرو جس سے اس کی زبان کھل جائے اور اس کی زبان کیسے کھلوائی جا سکتی ہے اس کا تمہیں میں نے طریقہ بھی بتا دیا تھا پھر تم نے ابھی تک اس پر سیاہ چھپکلیاں کیوں نہیں چھوڑی ہیں''...... لڑکی نے ایڈلی کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سوری مادام سموریا۔ میں اس کی باتوں میں آ گیا تھا۔ اس کی باتوں سے مجھے اس پر شک ہونا شروع ہو گیا تھا کہ یہ واقعی بلیک گرل نہیں ہے۔ لیکن اب میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا تھا''...... ایڈلی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ جاؤ نانسنس اپنے آفس سے وہ جار لے آؤ جس میں، میں نے تمہیں سیاہ چھپکلیاں پکڑ کر دے رکھی ہیں۔ وہ جار لا کر اس پر الٹ دو۔ جیسے ہی سیاہ چھپکلیاں اس کے جسم پر گریں گی یہ چیخ چیخ کر بتا دے گی کہ یہی بلیک گرل ہے اور گولڈ رنگ کا بھی یہ خود ہی بتا دے گی کہ وہ کہاں ہے“...... مادام سموریا نے درشت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ میں ابھی جا کر چھپکلیوں والا جار لے آتا ہوں“۔ ایڈلی نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ مادام سموریا تیز نظروں سے کراسٹی کو گھور رہی تھی۔ کراسٹی کی نظریں بھی اس پر جمی ہوئی تھیں۔

”تم سموریا ہو“...... کراسٹی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”سموریا نہیں۔ مادام سموریا“...... مادام سموریا نے غرا کر کہا۔

”جو بھی ہے۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ایڈلی کی طرح تم بھی مجھے پہچاننے میں غلطی کر رہی ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ میں بلیک گرل نہیں ہوں۔ میرا نام کراسٹی ہے اور میں اپنے بارے میں ایڈلی کو سب کچھ بتا چکی ہوں“...... کراسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم ایڈلی کو احمق بنا سکتی ہو بلیک گرل لیکن مجھے نہیں۔ میں سموریا ہوں۔ مادام سموریا اور مادام سموریا کو احمق بنانا ناممکن ہے۔

میری نظریں کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ میں جانتی ہوں کہ تم بلیک گرل ہو اور ابھی کچھ ہی دیر میں تم خود بھی اس بات کو مان لو گی“۔ مادام سموریا نے اسی انداز میں کہا۔

”لگتا ہے میں پاگلوں کے درمیان آ گئی ہوں جنہیں کسی بات کی کوئی سمجھ ہی نہیں ہے“...... کراسٹی نے غراتے ہوئے کہا۔

”میرا پاگل پن ابھی تم نے دیکھا ہی کہاں ہے بلیک گرل۔ اگر میں اپنے پاگل پن پر اتر آئی تو تم دوسرا سانس بھی نہیں لے سکو گی میں تمہارا ایسا حشر کروں گی کہ تم موت کو ترسو گی لیکن میری مرضی کے بغیر تمہیں موت بھی نہیں آئے گی“...... مادام سموریا نے زہریلی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ایک بار مجھے ان رسیوں سے آزاد کرو پھر دیکھنا کہ تم میرا حشر کرتی ہو یا میں تمہارا“...... کراسٹی نے بھی اس بار جواباً غرا کر کہا۔

”ایڈلی ابھی سیاہ چھپکلیوں کا جار لے کر آ جائے گا۔ جار میں موجود جب سیاہ چھپکلیاں میں تم پر ڈالوں گی تو تمہاری ساری اکڑ نکل جائے گی“...... مادام سموریا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی اسے کوئی جواب دیتی اسی لمحے باہر ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے کی آواز سن کر مادام سموریا بری طرح سے اچھل پڑی۔

”یہ کیسا دھماکہ تھا“...... مادام سموریا نے چیختے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں مادام۔ میں دیکھتا ہوں"...... وہاں موجود دوسرے مسلح آدمی نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اسی لمحے وہ لہرایا اور ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔ اسی لمحے کراسٹی کو تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ اس نے اپنا سانس روکنا چاہا لیکن اس وقت تک گیس اس کے دماغ کو متاثر کر چکی تھی۔ اسے اپنا دماغ لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے مادام سموریا کو بھی لہراتے ہوئے زمین پر گرتے دیکھا۔

ڈالٹن ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس کے بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیاں دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ شہ زور پہلوان ہو اور اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔

ڈالٹن فیڈلے کا نمبر ٹو تھا جس کا پاکیشیا میں ایک بڑا گینگ تھا اور یہ گینگ فیڈلے گینگ کہلاتا تھا۔ فیڈلے کا تعلق کرانس سے تھا اور ڈالٹن جانتا تھا کہ فیڈلے نے محض دکھاوے کے طور پر گینگ بنا رکھا ہے جبکہ اس کا تعلق کرانس کی ایک خفیہ ایجنسی سے تھا اور وہ فارن ایجنٹ کے طور پر پاکیشیا میں کام کرتا تھا اور وہی ڈالٹن کو بھی کرانس سے اپنے ساتھ لایا تھا اور ڈالٹن، فیڈلے کے ہر کام میں اس کی بھرپور انداز میں معاونت کرتا تھا۔

پچھلے دنوں چونکہ فیڈلے بیمار تھا اور وہ اپنڈکس کا آپریشن کرانے کے سلسلے میں ایک مقامی ہسپتال میں ایڈمٹ تھا اس لئے اس کے پیچھے سارا کام ڈالٹن ہی سنبھالتا تھا اور فیڈلے نے اسے

تمام اختیارات دے رکھے تھے۔ اب چونکہ فیڈلے صحت یاب ہو کر واپس آ چکا تھا اس لئے ڈالٹن اپنی نمبر ٹو کی پوزیشن پر واپس آ گیا تھا اور اب وہ وہی کرتا تھا جس کا فیڈلے اسے حکم دیتا تھا۔

فیڈلے نے اسے کرانس سے آنے والی ایک لڑکی بلیک گرل کی تلاش پر مامور کر رکھا تھا جو کرانس سے آنے والی ایک فلائٹ سے پاکیشیا پہنچ رہی تھی۔ فیڈلے نے اسے جس فلائٹ کے بارے میں بتایا تھا وہ فلائٹ پاکیشیا پہنچ چکی تھی لیکن اس میں بلیک گرل نہیں تھی۔ ڈالٹن نے اس فلائٹ سے آنے والی تمام عورتوں کو اپنے ساتھ لائے ہوئے کراس ویژنل چشمے اور خصوصی کیمرے سے تصویریں لے کر چیک کیا تھا۔ اس سلسلے میں جب اس نے فیڈلے سے بات کی تو فیڈلے نے اسے بدستور بلیک گرل کو تلاش کرنے کے احکامات دیئے تھے۔ ڈالٹن کیمروں سے لی ہوئی تصاویر چیک کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا کہ اسے راستے میں ایک بار پھر فیڈلے کی کال موصول ہوئی جس نے اسے نئی ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ مسلح افراد کو لے کر فوراً کنگ روڈ کی طرف روانہ ہو جائے۔ کنگ روڈ کی ایک بلڈنگ میں علی عمران کا فلیٹ ہے۔ جس کا نمبر دو سو تھا۔ اسے عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرنی تھی۔ فیڈلے کے کہنے کے مطابق بلیک گرل، علی عمران سے ملنے پاکیشیا آئی تھی۔ وہ کسی بھی لمحے عمران سے ملنے اس کے فلیٹ میں پہنچ سکتی تھی۔ فیڈلے نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ عمران کے فلیٹ کی

نگرانی کرے اور کوئی بھی لڑکی اسے عمران کے فلیٹ کی طرف جاتی دکھائی دے تو وہ اسے وہیں ہلاک کر دے کیونکہ وہ لڑکی بلیک گرل ہو سکتی تھی۔ فیڈلے نے ڈالٹن کو بلیک گرل کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ علی عمران کی ہلاکت کا بھی ٹاسک دے دیا تھا۔ اس نے حکم دیا تھا کہ پہلے وہ عمران کے فلیٹ کی طرف آنے والی لڑکی کا انتظار کرے اور جب لڑکی اس کے ہاتھ آ جائے تو وہ اسے ہلاک کر کے فوری طور پر عمران کے فلیٹ پر دھاوا بول دے اور عمران کو بھی ہلاک کر دے چاہے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اسے وہ ساری بلڈنگ ہی کیوں نہ تباہ کرنی پڑے۔

ڈالٹن چونکہ حکم کا غلام تھا اس لئے وہ فیڈلے کا حکم ملنے پر راستے سے ہی مڑ گیا تھا۔ اس نے راستے سے ہی اپنے چار آدمیوں کو اسلحہ لے کر مخصوص جگہ پہنچنے کا حکم دے دیا تھا۔ جب وہ کنگ روڈ پر اس بلڈنگ کے قریب پہنچا جس کے فرسٹ فلور پر عمران کا فلیٹ تھا تو کچھ ہی دیر بعد ایک جیپ وہاں آ کر رکی۔ اس جیپ میں اس کے چار ساتھی آئے تھے جنہیں ڈالٹن نے اسی جگہ پہنچنے کا حکم دیا تھا۔

ڈالٹن نے انہیں وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرنے لگا۔ ڈالٹن کو ابھی آئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اسی لمحے اسے عمران کے فلیٹ سے ایک ملازم ٹائپ کا آدمی ہاتھ میں پلاسٹک کی باسکٹ لئے نکلتا دکھائی دیا۔ ملازم اپنے خیالوں میں کھویا

ہوا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا سیڑھیوں کی جانب آ رہا تھا۔
''یہ سلیمان ہے۔ عمران کا ملازم۔ میں اسے پہچانتا ہوں''۔
ڈالٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے ایک نہایت حسین
لڑکی تیزی سے پارکنگ ایریا سے نکل کر سلیمان کی طرف بڑھتی نظر
آئی۔ لڑکی کو سلیمان کے پاس رکتے دیکھ کر ڈالٹن بری طرح سے
چونک پڑا۔ لڑکی مسکرا مسکرا کر سلیمان سے باتیں کر رہی تھی جبکہ
سلیمان اسے دیکھ کر یوں حیران ہو رہا تھا جیسے اس نے اس لڑکی کو
پہلی بار دیکھا ہو۔ ڈالٹن بھی غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔
اچانک اس کے ذہن میں کوندا سا لپکا۔
''اوہ۔ یہ تو بلیک گرل ہے۔ اس کا قد کاٹھ بلیک گرل جیسا ہی
ہے''...... ڈالٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا
ہی تھا کہ لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی جبکہ
سلیمان سائیڈ سے ہوتا ہوا دوسری سڑک کی طرف چلا گیا۔ ڈالٹن
نے سامنے کھڑی جیپ میں موجود اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس
کے ساتھی فوراً اچھل اچھل کر جیپ سے باہر آ گئے اور تیز تیز چلتے
ہوئے ڈالٹن کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ ڈالٹن کی طرف آئے ہی
تھے کہ اسی لمحے ڈالٹن نے اس لڑکی کو اچانک سیڑھیوں سے اچھل کر
نیچے گرتے دیکھا۔ لڑکی بے جان بت کی طرح سیڑھیوں پر لڑھکتی
ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ڈالٹن حیرت سے لڑکی کو سیڑھیوں سے
گرتے دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے سیڑھیوں کی سائیڈ سے ایک

اسٹیشن ویگن نکلی اور ٹھیک سیڑھیوں کے پاس آ کر رک گئی۔ اسٹیشن
ویگن کا دروازہ کھلا اور اس میں سے دو افراد اچھل کر باہر آئے اور
تیزی سے اس لڑکی کی طرف لپکے جو سیڑھیوں سے گر کر زمین پر آ
گئی تھی۔ دوسرے لمحے ان افراد نے لڑکی کو اٹھایا اور بجلی کی سی
تیزی سے اسٹیشن ویگن کی جانب لپکے۔ اس سے پہلے کہ ڈالٹن اور
اس کے ساتھی کچھ سمجھتے، ان افراد نے لڑکی کو اسٹیشن ویگن میں ڈالا
اور اسٹیشن ویگن بجلی کی سی تیزی سے لڑکی کو لے کر وہاں سے نکلتی
چلی گئی۔
یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ ڈالٹن اور
اس کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے تھے۔ جب تک وہ سچوئیشن سمجھتے
اس وقت تک اسٹیشن ویگن ان سے کافی دور جا چکی تھی۔
''وہ نکل رہے ہیں۔ وہ بلیک گرل کو اپنے ساتھ لے جا رہے
ہیں۔ چلو چلو۔ ان کے پیچھے چلو۔ جلدی''...... ڈالٹن کو اچانک جیسے
ہوش آ گیا اور اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا حکم
سنتے ہی اس کے ساتھی تیزی سے مڑ کر جیپ کی طرف بھاگے جبکہ
ڈالٹن فوراً اپنی کار میں گھس گیا۔ اس نے کار اسٹارٹ کی، کار کے
ٹائر چرچرائے اور ڈالٹن کار بجلی کی سی تیزی سے موڑ کر اس طرف
دوڑاتا لے گیا جس طرف اسٹیشن ویگن گئی تھی۔
ڈالٹن نے ان افراد کو دیکھا تھا جو اسٹیشن ویگن سے نکل کر بے
ہوش ہونے والی لڑکی کو اٹھانے گئے تھے۔ ان کے کاندھوں پر مشین

گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ایک تو وہ مسلح تھے اور دوسرے ڈالٹن اس بات سے بھی ناواقف تھا کہ اسٹیشن ویگن میں کتنے افراد موجود ہیں اس لئے وہ فوری طور پر کار، اسٹیشن ویگن کے سامنے نہیں لے جانا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ اسٹیشن ویگن کا تعاقب کرے۔ ڈالٹن کو اس بات پر بے حد حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے بلیک گرل کے لئے پلاننگ کر رکھی تھی لیکن اس کے علاوہ وہاں اور کون تھا جسے بلیک گرل میں دلچسپی تھی اور وہ اس سے پہلے اور نہایت تیز رفتاری سے کارروائی کرتے ہوئے بلیک گرل کو بے ہوش کر کے اٹھا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

اسٹیشن ویگن انتہائی تیز رفتاری سے اُڑی جا رہی تھی۔ ڈالٹن کی کار بھی تو سلنڈر تھی اس لئے وہ کار برق رفتاری سے اُڑاتا ہوا اسٹیشن ویگن کے قریب لے آیا تھا اور پھر اس نے اسٹیشن ویگن سے مناسب فاصلہ رکھ کر اس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کے ساتھی جیپ میں اس کے پیچھے آ رہے تھے۔

ڈالٹن ابھی اسٹیشن ویگن کا تعاقب کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے کار کے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈالٹن نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھا۔ سکرین پر وارڈر کا نام فلیش ہو رہا تھا۔ وارڈر اس کے ایک ساتھی کا نام تھا جو اس کے پیچھے جیپ میں آ رہا تھا۔ ڈالٹن نے بٹن پریس

کر کے کال رسیو کی۔

”یس وارڈر۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے“...... ڈالٹن نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ ہمارے پاس ریڈ مارٹر گن ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم اسٹیشن ویگن پر مارٹر گولے برسا کر اسے تباہ کر دیں“...... وارڈر نے کہا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اسٹیشن ویگن کا تعاقب کرنا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاوہ یہاں اور کون ہے جو بلیک گرل میں دلچسپی لے رہا ہے اور ہم سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اسے اٹھا کر لے گیا ہے“...... ڈالٹن نے کہا۔

”یس باس۔ جیسا آپ کا حکم“...... وارڈر نے کہا۔

”تم بس تیار رہنا۔ اسٹیشن ویگن بلیک گرل کو لے کر جہاں بھی جائے گی ہم وہاں بھرپور انداز میں اٹیک کریں گے اور بلیک گرل کو اغوا کر کے لے جانے والوں کو بھی پکڑیں گے“...... ڈالٹن نے کہا۔

”یس باس“...... وارڈر نے جواب دیا اور ڈالٹن نے رابطہ ختم کر دیا۔

”آخر یہ ہیں کون اور انہیں بلیک گرل کو اس طرح اغوا کر کے لے جانے کی کیا ضرورت تھی“...... ڈالٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسٹیشن ویگن شہر کے مختلف راستوں پر اُڑی جا رہی تھی اور ڈالٹن اس

سے مناسب فاصلہ رکھ کر اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اسٹیشن ویگن ایک چوراہے پر ریڈ سگنل کی وجہ سے رک گئی تو ڈالٹن نے اپنی کار ٹھیک اسٹیشن ویگن کے پیچھے روک دی۔ اس کے دائیں بائیں اور پیچھے گاڑیوں کی طویل قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ اسٹیشن ویگن کے آگے بھی کئی گاڑیاں تھیں۔ سگنل گرین بھی ہو جاتا تو اسٹیشن ویگن فوری طور پر وہاں سے نہیں نکل سکتی تھی۔ ڈالٹن چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر اپنی کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال لیا۔ یہ آلہ ایک چھوٹی ڈبیہ جیسا تھا جس پر چھوٹے چھوٹے بٹن لگے ہوئے تھے۔ ڈالٹن نے آلے کا بٹن پریس کیا تو ڈبیہ پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ ڈالٹن نے آلہ جیب میں رکھا۔ اس نے کار کا انجن بند کیا اور پھر جان بوجھ کر بار بار اگنیشن میں چابی گھمانا شروع کر دی۔ چابی گھمانے سے کار کا انجن بار بار اسٹارٹ ہو رہا تھا۔ جیسے ہی انجن اسٹارٹ ہوتا ڈالٹن انجن بند کر دیتا۔ وہ ارد گرد موجود افراد کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کی کار کا انجن اسٹارٹ نہیں ہو رہا ہے۔ چند لمحے ڈالٹن کار کا انجن اسٹارٹ کر کے اسے بند کرتا رہا پھر اس نے انجن بند کرتے ہوئے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر فرنٹ کھولنے کا ہک کھینچا اور کار کا دروازہ کھول کر کار سے باہر آ گیا۔ کار سے نکلتے ہوئے اس نے جیب سے آلہ نکال کر اپنے ایک ہاتھ میں چھپا لیا تھا۔ کار سے نکل کر اس نے سگنل کی طرف

دیکھا جس کی ابھی تک ریڈ لائٹ آن تھی۔ ڈالٹن تیزی سے کار کے فرنٹ کی طرف آیا اور اس نے کار کا بونٹ اٹھا لیا اور کار کے انجن میں نظر مارنے لگا۔ پھر وہ ایک تار پکڑ کر چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر وہ نیچے بیٹھ کر نیچے سے کار کا انجن دیکھنے لگا۔ نیچے ہوتے ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا آلہ تیزی سے آگے کھڑی اسٹیشن ویگن کے بمپر پر لگا دیا۔ بمپر پر آلہ یوں چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔

آلہ چپکا کر ڈالٹن کے چہرے پر سکون آ گیا۔ وہ چند لمحے اپنی کار کے نیچے جھانکتا رہا پھر وہ اٹھا اور ایک بار پھر کار کے انجن میں ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگا پھر اس نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے بونٹ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے اگنیشن میں چابی گھمائی تو کار کا انجن جاگ اٹھا۔ اسی لمحے سگنل آن ہو گیا اور اسٹیشن ویگن آگے بڑھ گئی۔ ڈالٹن نے بھی کار آگے بڑھا دی۔ سگنل کے سامنے چونکہ گاڑیوں کی طویل قطاریں لگی ہوئی تھیں اس لئے اسٹیشن ویگن کی آگے بڑھنے کی رفتار کافی سست تھی اور پھر کچھ ہی دیر بعد اسٹیشن ویگن ٹھیک سگنل کے سامنے آ گئی۔ سگنل گرین تھا۔ اسٹیشن ویگن تیزی سے سگنل کراس کر گئی۔ اس سے پہلے کہ ڈالٹن اپنی کار اسٹیشن ویگن کے پیچھے لے جاتا اسی لمحے سگنل ریڈ ہو گیا اور ڈالٹن نے بے اختیار بریک لگا دیئے۔ اسٹیشن ویگن تیزی سے دائیں طرف مڑ کر دوڑتی چلی گئی

تھی۔

''ہونہہ۔ مجھے اسی بات کا خدشہ تھا کہ اس سگنل کی وجہ سے اسٹیشن ویگن میرے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اسی لئے میں نے اس پر ٹریکر لگا دیا تھا تاکہ اگر اسٹیشن ویگن نکل جائے تو میں ٹریکر کی مدد سے اسے آسانی سے تلاش کر سکوں''...... اسٹیشن ویگن کو دوسری طرف جاتے دیکھ کر ڈالٹن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

کچھ دیر بعد جب سگنل گرین ہوا تو ڈالٹن نے بھی اپنی کار اس طرف گھما دی جس طرف اسٹیشن ویگن گئی تھی لیکن اس وقت تک اسٹیشن ویگن نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی۔ ڈالٹن کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا پھر اس نے ایک خالی سڑک دیکھ کر کار سائیڈ سے لگا کر روک لی۔ اس کے ساتھی جیپ میں بدستور اس کے پیچھے تھے۔ ڈالٹن کی کار رکتے دیکھ کر انہوں نے بھی جیپ روک لی تھی۔

کار روکتے ہی ڈالٹن نے پلٹ کر کار کی پچھلی سیٹ پر پڑا ہوا ایک بیگ اٹھایا اور اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور پھر وہ بیگ کھولنے لگا۔ بیگ کھول کر اس نے ایک چھوٹا مگر جدید لیپ ٹاپ کمپیوٹر نکالا اور اسے کھول کر آن کرنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے جیپ سے ایک آدمی اچھل کر نیچے آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ڈالٹن کی کار کی طرف بڑھا۔

''سوری باس۔ سگنل کی وجہ سے اسٹیشن ویگن ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی ہے۔ اب ہم اسے کہاں تلاش کریں گے''...... اس

آدمی نے ڈالٹن کی کار کی کھڑکی کے پاس آ کر ڈالٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''فکر نہ کرو۔ میں نے اسٹیشن ویگن کے بمپر پر ٹریکر لگا دیا ہے۔ میں یہاں رک کر اس ٹریکر کی مدد سے یہی چیک کر رہا ہوں کہ اسٹیشن ویگن کہاں گئی ہے''...... ڈالٹن نے کہا تو آنے والے شخص نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مڑ کر واپس جیپ کی طرف چلا گیا۔

ڈالٹن کمپیوٹر آن کر کے ٹریکنگ سسٹم سے اسٹیشن ویگن پر لگے ہوئے ٹریکر آلے کی مدد سے کچھ دیر تک اسٹیشن ویگن کو ٹریس کرتا رہا پھر اس نے مسکراتے ہوئے کمپیوٹر آف کیا اور اسے بند کر کے سائیڈ سیٹ پر رکھ دیا۔ کمپیوٹر سائیڈ میں رکھ کر اس نے کار کی کھڑکی سے پیچھے کھڑی جیپ میں اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہی نوجوان جو پہلے آیا تھا دوبارہ جیپ سے اتر کر اس کی کار کے پاس آ گیا۔

''یس باس''...... آنے والے نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وارڈر۔ اسٹیشن ویگن سہراب کالونی کے بلاک نمبر چار میں گئی ہے۔ ہمیں فوری طور پر سہراب کالونی جانا ہو گا۔ وہاں جا کر میں مزید چیکنگ کروں گا تو پتہ چل جائے گا کہ اسٹیشن ویگن وہاں کس رہائش گاہ میں موجود ہے''...... ڈالٹن نے کہا۔

''اوکے باس''...... وارڈر نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس بے ہوشی کی گیس کے بم موجود ہیں''۔ ڈالٹن نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں اپنے ساتھ بلیک بم لایا ہوں جن میں انتہائی تیز اور زود اثر بے ہوشی کی گیس ہے''...... وارڈر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ ہم اس رہائش گاہ میں جا کر بلیک بموں کا ہی استعمال کریں گے تاکہ ہم وہاں موجود بلیک گرل کو زندہ پکڑ سکیں اور ان لوگوں کو بھی چیک کر سکیں جو بلیک گرل کو اغوا کر کے لے گئے ہیں''...... ڈالٹن نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ اب ہمارے ہاتھوں سے بچ نہیں سکیں گے''...... وارڈر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب چلو''...... ڈالٹن نے کہا اور وارڈر اثبات میں سر ہلاتا ہوا دوبارہ اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے جیپ کی طرف جاتے دیکھ کر ڈالٹن نے کار آگے بڑھائی اور سہراب کالونی کی طرف ہو لیا۔

سہراب کالونی پہنچتے ہی ڈالٹن نے ایک بار پھر کار روکی اور اس نے سائیڈ سیٹ پر پڑا ہوا لیپ ٹاپ کمپیوٹر اٹھایا اور اسے آن کر کے ایک بار پھر اس ٹریکر کی لوکیشن چیک کرنے لگا جو اس نے اسٹیشن ویگن کے بمپر پر لگایا تھا۔ کچھ دیر تک وہ چیکنگ کرتا رہا پھر اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر اس نے

کار دو تین سڑکیں مڑ کر ایک سڑک کے کارنر پر روک دی۔ اس کے ساتھیوں کی جیپ بھی اس کے پیچھے آ کر رک گئی۔ جیپ دیکھ کر ڈالٹن فوراً کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے اشارے سے وارڈر کو اپنے پاس بلا لیا۔

''اسٹیشن ویگن سامنے موجود سیاہ گیٹ والی کوٹھی میں ہے''۔ ڈالٹن نے وارڈر کو بتاتے ہوئے کہا تو وارڈر چونک کر اس کوٹھی کی طرف دیکھنے لگا جس کی طرف ڈالٹن نے انگلی کے اشارے سے اسے بتایا تھا۔ سیاہ رنگ کے گیٹ والی کوٹھی کافی فاصلے پر تھی۔

''اوکے باس۔ میں نے کوٹھی دیکھ لی ہے''...... وارڈر نے کہا۔

''اب جاؤ اور اس کوٹھی کے قریب سے گزرتے ہوئے کوٹھی میں دو بلیک بم پھینک دو تاکہ کوٹھی میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں۔ جیسے ہی کوٹھی میں موجود افراد بے ہوش ہوں گے ہم اس کوٹھی میں داخل ہو جائیں گے''...... ڈالٹن نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی جا کر اس رہائش گاہ میں بلیک بم پھینک دیتا ہوں''...... وارڈر نے جواب دیا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے ڈالٹن نے جیپ کو تیزی سے سڑک پر سیاہ گیٹ والی کوٹھی کی طرف جاتے دیکھا۔ جیسے ہی جیپ سیاہ گیٹ والی کوٹھی کے قریب پہنچی جیپ رکی اور جیپ میں بیٹھے ہوئے چار افراد میں سے دو نے اٹھ کر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے دو بلیک بم پوری قوت سے کوٹھی کی طرف اچھال دیئے۔ سیاہ رنگ کے دونوں

بم اُڑتے ہوئے کوٹھی کی دیواروں کے اوپر سے ہوتے ہوئے کوٹھی کے اندر جا گرے۔ بم پھینکتے ہی وارڈر نے جیپ تیزی سے آگے بڑھا دی تھی۔ اسی لمحے کوٹھی کے اندر سے یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں پھر خاموشی چھا گئی۔ اتفاق سے سڑک خالی تھی وہاں ڈالٹن اور اس کے ساتھیوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔

وارڈر نے جیپ سیاہ گیٹ والی کوٹھی سے کچھ دور لے جا کر روک دی تھی۔ اس نے چند لمحے انتظار کیا اور پھر وہ جیپ موڑ کر تیزی سے سیاہ گیٹ والی کوٹھی کے پاس لے آیا۔ ڈالٹن نے بھی کار آگے بڑھا دی اور کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

''اب تک اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ کوٹھی کے اندر جاؤ اور گیٹ کھول دو۔ ہم گاڑیاں اندر لے جائیں گے''...... ڈالٹن نے کہا تو وارڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ایک ساتھی سے کچھ کہا تو اس کا ساتھی چھلانگ لگا کر جیپ سے اترا اور تیز تیز چلتا ہوا سیاہ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر پائپوں کی بنی ہوئی نفیس ڈیزائنگ تھی۔ نوجوان نے ڈیزائن والے پائپوں کو پکڑا اور تیزی سے گیٹ پر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر جاتے ہی اس نے دوسری طرف جھانکا اور پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے گیٹ کی دوسری جانب چھلانگ لگا دی۔ چند

لمحوں کے بعد سیاہ گیٹ کھلتا چلا گیا۔ گیٹ اسی نوجوان نے کھولا تھا جو گیٹ پھلانگ کر اندر گیا تھا۔ گیٹ کھلتے ہی سب سے پہلے ڈالٹن اپنی کار اندر لے گیا اور اس نے کار سامنے موجود پورچ میں لے جا کر روک دی۔ اس کے پیچھے وارڈر بھی اپنی جیپ اندر لے آیا۔ جیسے ہی وارڈر جیپ اندر لایا، نوجوان نے گیٹ بند کر دیا۔

پورچ میں کار روکتے ہی ڈالٹن فوراً کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ وارڈر اور اس کے ساتھی بھی جیپ سے نیچے آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔

''ہر طرف پھیل جاؤ۔ کوئی یہاں سے نکل نہ جائے''...... ڈالٹن نے تیز لہجے میں کہا تو وارڈر اور اس کے ساتھی تیزی سے کوٹھی کے مختلف حصوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

ڈالٹن نے مشین پسٹل دونوں ہاتھوں میں تھام رکھا تھا وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا سامنے موجود رہائشی حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں اسے رہائشی حصے کا دروازہ کھلا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈالٹن تیز تیز چلتا ہوا اس دروازے کے پاس آیا اور فوراً دروازے کی سائیڈ سے لگ گیا اور دروازے کے دوسری طرف کی سن گن لینے لگا لیکن اندر مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس رہائش گاہ میں کوئی نہ ہو۔ ڈالٹن چند لمحے سن گن لیتا رہا پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں دروازے سے گزر کر اندر آ گیا۔

سامنے ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے سامنے ایک بڑا سٹنگ روم بنا ہوا تھا۔ ڈالٹن مشین پسٹل ہاتھ میں لئے قدموں کی آوازیں پیدا کئے بغیر راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آگے جاتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور احتیاط کے ساتھ سٹنگ روم کا جائزہ لینے لگا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

سامنے چند کمرے تھے جن میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا جبکہ باقی کمروں کے دروازے بند تھے۔ چونکہ وہاں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی اس لئے ڈالٹن کو یقین ہو گیا تھا کہ بلیک بموں نے اپنا کام کر دکھایا ہے اور رہائش گاہ میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے ہیں۔ ڈالٹن اطمینان بھرے انداز میں رہائش گاہ چیک کرنے لگا۔ اسے کمروں میں چند افراد دکھائی دیئے جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ڈالٹن مختلف کمروں میں گھومتا رہا پھر اسے ایک کمرے میں ایک دیوار کھلی ہوئی دکھائی دی جہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ ڈالٹن سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ نیچے تہہ خانہ تھا۔ تہہ خانے میں بھی کئی کمرے تھے۔ ڈالٹن ان کمروں میں جھانکتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان کمروں میں بھی اسے کئی افراد بے ہوش پڑے دکھائی دے رہے تھے پھر ڈالٹن کو ایک چھوٹا کمرہ دکھائی دیا۔ اس کمرے میں دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی تھی جبکہ دوسری زمین پر گری ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے

قریب ایک مسلح شخص بھی گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

کرسی پر بندھی ہوئی لڑکی کا سر ڈھلکا ہوا تھا لیکن اس کا لباس اور اس کا قد کاٹھ دیکھ کر ڈالٹن کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی کیونکہ یہ وہی لڑکی تھی جسے ڈالٹن نے عمران کے ملازم سے باتیں کرتے اور پھر عمران کے فلیٹ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ زمین پر گری ہوئی لڑکی کا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا ہوا تھا اس لئے ڈالٹن اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو انہوں نے بلیک گرل کو یہاں باندھ کر رکھا ہے''۔ ڈالٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے جھک کر نیچے گری ہوئی لڑکی کے چہرے سے بال ہٹائے اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں لڑکی کے چہرے پر پڑیں وہ اس بری طرح سے اچھل کر پیچھے ہٹ گیا جیسے لڑکی کی بجائے اس نے موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔

''مم مم۔ مادام سموریا۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو مادام سموریا ہے''۔ ڈالٹن نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مادام سموریا کو دیکھ رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو بلیک گرل کے پیچھے مادام سموریا بھی لگی ہوئی ہے اور اسی کے کارندوں بلیک گرل کو ہمارے سامنے اغوا کر کے لے آئے تھے''...... ڈالٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے مادام سموریا کو دیکھتا رہا پھر وہ کرسی پر بندھی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھنے لگا

اور پھر وہ اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر لڑکی کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر اونچا کیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ لڑکی کے چہرے کا بغور جائزہ لے رہا تھا اس نے لڑکی کے دونوں کانوں کی لوئیں پکڑ کر زور زور سے کھینچ کر دیکھیں پھر وہ یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ۔ یہ تو بلیک گرل نہیں ہے"۔ ڈالٹن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً لڑکی کا بایاں ہاتھ پکڑا اور اس کی انگلیاں چیک کرنے لگا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ بلیک گرل نہیں ہے۔ یہ بلیک گرل نہیں ہے"۔ ڈالٹن نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے اسے اپنے عقب میں کھٹکے کی آواز سنائی دی وہ زخمی ناگ کی طرح مڑا اور یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کہ مادام سموریا جو بے ہوش پڑی ہوئی تھی وہ اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی اور اب اس کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک منی پسٹل تھا جس کا رخ اس نے ڈالٹن کی طرف کر رکھا تھا۔ ڈالٹن اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ مادام سموریا نے فائر کر دیا اور کمرہ یکلخت ڈالٹن کی تیز اور دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران فلیٹ میں آیا تو سلیمان وہاں نہیں تھا۔ وہ شاید بازار سے سودا سلف لینے کے لئے گیا ہوا تھا۔

عمران فلیٹ میں آ کر سیدھا ڈریسنگ روم میں گیا اور وہاں جا کر لباس بدلنے لگا۔ چونکہ اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لئے وہ لباس بدل کر دوبارہ سٹنگ روم میں بیٹھ کر وہی سائنسی رسالہ پڑھنا چاہتا تھا جسے وہ اسی طرح پڑھتے ہوئے ادھورا چھوڑ گیا تھا۔

لباس بدل کر عمران جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اسے وہاں سلیمان دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں باسکٹ تھی اور اس میں سبزیاں بھری ہوئی تھیں۔ سلیمان حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس کی نظریں کسی کو تلاش کر رہی ہوں۔

"کسے ڈھونڈ رہے ہو"...... عمران نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ لڑکی کہاں ہے"...... سلیمان نے پوچھا۔

”لڑکی۔ کون لڑکی“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”وہی جو آپ سے ملنے آئی تھی“...... سلیمان نے کہا۔

”مجھ سے ملنے۔ کون آئی تھی۔ کس کا کہہ رہے ہو“...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے سلیمان کے انداز سے محسوس کر لیا تھا کہ وہ اداکاری نہیں کر رہا تھا۔

”میں جب بازار سودا سلف لینے جا رہا تھا تو ایک لڑکی فلیٹ کی طرف آ رہی تھی۔ اس نے مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا تھا اور میں نے کہہ دیا تھا کہ آپ فلیٹ میں ہی ہیں۔ یہ سن کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی۔ میرے خیال میں تو اسے یہیں ہونا چاہئے تھا لیکن......“ سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”جب میں فلیٹ میں تھا ہی نہیں تو تم نے اسے کیوں کہا تھا کہ میں فلیٹ میں ہی ہوں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ویسے ہی۔ مجھے وہ لڑکی کچھ جانی پہچانی معلوم ہو رہی تھی۔ مگر اس کی شکل میرے لئے انجان تھی ,ور اس کی آواز بھی بدلی ہوئی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے جان بوجھ کر آواز بدل کر احمق بنانے کی کوشش کر رہی ہے اس لئے میں نے بھی اسے احمق بنانے کے لئے کہہ دیا کہ آپ فلیٹ میں ہیں۔ وہ فلیٹ کی طرف آتی اور فلیٹ کے دروازے پر لگا ہوا تالا دیکھ کر اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی“...... سلیمان نے کہا۔

”فلیٹ پر لگا ہوا تالا دیکھ کر لامحالہ وہ واپس چلی گئی ہو گی پھر تم

اسے یہاں کیوں ڈھونڈ رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ فلیٹ میں موجود ہیں اور آپ نے لباس بدلا ہوا ہے۔ میں سمجھا کہ میرے جاتے ہی آپ آ گئے ہوں گے اور لڑکی آپ کو باہر ہی مل گئی ہو گی اور اب وہ آپ کے ساتھ بیٹھی گپیں ہانک رہی ہو گی“...... سلیمان نے کہا۔

”فضول اور بے تکی باتیں نہ کیا کرو“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”اور آپ جو باتیں کرتے ہیں کیا وہ فضول اور بے تکی نہیں ہوتیں“...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہوتی ہوں گی۔ میں تمہارا باس ہوں۔ میں کچھ بھی کہہ سکتا ہوں“...... عمران نے بوڑھی عورتوں کے انداز میں ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ باس۔ شکل دیکھی ہے کبھی آپ نے آئینے میں۔ باس ایسے ہوتے ہیں“...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

”ارے ارے۔ کیا میری شکل اتنی بری ہے“...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

”ایک بار آئینہ دیکھ لیں آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ آپ کی شکل بری ہے یا اچھی“...... سلیمان نے کہا۔

”تو لاؤ۔ جلدی سے کوئی آئینہ لاؤ۔ اب سب سے پہلے میں

اپنی شکل دیکھوں گا پھر بات کروں گا“...... عمران نے کہا۔
”گھر میں کوئی آئینہ نہیں ہے۔ سب آپ کی شکل دیکھ دیکھ کر ٹوٹ چکے ہیں“...... سلیمان نے کہا۔
”ٹوٹ چکے ہیں۔ وہ بھی میری شکل دیکھ دیکھ کر۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
”سمجھ آنے کے لئے سر میں دماغ کا ہونا بھی ضروری ہے جو آپ کے سر میں نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں“...... سلیمان نے کہا۔
”مطلب۔ میرا سر بغیر دماغ کا ہے“...... عمران نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔
”آپ کہہ رہے ہیں تو میں مان لیتا ہوں“...... سلیمان نے مسکرا کر کہا اور عمران بھنا کر رہ گیا۔ سلیمان نے اس کے جملے میں اسے ہی پھنسا لیا تھا۔
”تم مانو یا نہ مانو میں جانتا ہوں کہ واقعی تمہارے دماغ میں بھیجہ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ تمہیں جانوروں کے بھیجے پکا پکا کر کھانے کا بے حد شوق ہے۔ اس لئے تمہارا بھیجہ بھی کسی جانور کے کند ذہن بھیجے کی طرح ہو گیا ہے۔ بس بھرا بھیجا“...... عمران نے اس کی بات کا بھرپور انداز میں بدلہ لیتے ہوئے کہا۔
”شکر کریں کہ میرا بھیجہ متاثر ہوا ہے۔ آپ کا نہیں“۔ سلیمان نے کہا۔

”گڈ شو۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا بھیجہ میرے سر میں ہی موجود ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان کٹ کر رہ گیا۔ عمران نے بڑی خوبصورتی سے اپنے سر میں انسانی دماغ موجود ہونے کا اسے یقین دلا دیا تھا۔
”ہونہہ۔ میں لڑکی کی بات کر رہا ہوں اور آپ بات نجانے کہاں سے کہاں لے گئے ہیں“...... سلیمان نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اس سے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ بن پا رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
”لو آ گیا فون۔ اٹھاؤ اسے شاید اسی لڑکی کا ہو جو تم سے ملی تھی اور میرے بارے میں پوچھ رہی تھی“...... عمران نے کہا۔

”میں کیوں اٹھاؤں۔ آپ خود کیوں نہیں اٹھا لیتے“...... سلیمان نے کہا۔
”تم خاصے بھاری ہو۔ میں تمہیں کیسے اٹھا سکتا ہوں۔ تمہیں اٹھانے کے لئے تو عزرائیل کو ہی آنا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔
”میں فون اٹھانے کا کہہ رہا ہوں“...... سلیمان نے جھلا کر کہا۔
”میں فون اٹھا کر کیا کروں گا“...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔
”اسے اٹھا کر اپنے سر پر مار لیں“...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

''میں اسے تمہارے سر پر کیوں نہ ماروں جس میں بھس بھرا ہوا ہے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس مرد آہن، علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) سر میں انسانی دماغ رکھنے والا بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

''سر سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''سُر اور تال۔ لیکن جناب میں تو ایک مومن آدمی ہوں میرا بھلا کسی سُر اور تال سے کیا مطلب''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''سر تال نہیں۔ سر سلطان۔ میں سر سلطان ہوں۔ تم جہاں بھی ہو فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ اللہ حافظ''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اللہ حافظ کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ارے ارے۔ اتنی جلدی فون بند کر دیا۔ نہ سلام نہ دعا بس فوراً آ جاؤ اور اللہ حافظ''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہر کسی میں آپ کی بے سری باتیں سننے کی ہمت نہیں ہوتی یہ میرا ہی حوصلہ ہے جو میں اتنے عرصے سے آپ کو جھیل رہا ہوں میری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو نجانے آپ کو کب کا اللہ حافظ کر چکا

ہوتا''...... سلیمان نے کہا۔

''تو انتظار کس بات کا کر رہے ہو۔ پہلے نہیں کہا تو آج کہہ دو بلکہ ابھی کہہ دو اللہ حافظ''...... عمران نے کہا۔

''کہہ تو دوں لیکن......'' سلیمان نے کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اگر میں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو میری سابقہ تنخواہوں کا کیا ہو گا''...... سلیمان نے کہا۔

''وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''خدا کو کیا منظور ہے یہ تو میں نہیں جانتا لیکن آپ کو کیا منظور ہے یہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ آپ میری تنخواہوں کے پیسوں پر عیش کرتے پھر رہے ہیں اور میں بے چارہ اسی آس پر جی رہا ہوں کہ نجانے وہ دن کب آئے گا جب آپ میری ساری تنخواہیں مع پرافٹ میری ہتھیلی پر رکھ دیں گے''...... سلیمان نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس دن کے لئے تمہیں قیامت تک کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اپنی بخشش کے لئے ہو سکتا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے میں تمہاری ساری تنخواہیں تمہیں دے دوں''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر میں بھی قیامت تک آپ کو اللہ حافظ نہیں کہوں گا''۔ سلیمان نے کہا۔

''تو کیا ساری عمر تم اسی طرح میرے سینے پر بیٹھ کر مونگ دلتے رہو گے''...... عمران نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''صرف مونگ ہی نہیں۔ جو بھی ملا میں اسے آپ کے سینے بلکہ آپ کے سر پر بیٹھ کر دلوں گا''...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔ سر سلطان نے اسے جس طرح فون کر کے فوری طور پر اپنے پاس پہنچنے کے لئے کہا تھا اس سے لگ رہا تھا کہ ضرور کوئی اہم معاملہ ہے۔ سر سلطان سنجیدہ بھی تھے اور ان کے لہجے میں الجھن کے تاثرات بھی موجود تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ انہوں نے عمران سے سلام و دعا بھی نہیں کیا تھا اور اسے فوراً اپنے پاس پہنچنے کا کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

ڈریسنگ روم میں جا کر عمران نے ایک بار پھر ڈریس بدلا اور پھر وہ فلیٹ سے نکل کر باہر آ گیا اور کچھ ہی دیر میں اس کی کار تیز رفتاری سے سیکرٹریٹ کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔ ابھی عمران تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک عمران کی نظریں بیک ویو مرر پر پڑیں۔ اسے اپنے پیچھے سیاہ رنگ کی ایک سِوک کار آتی ہوئی دکھائی دی۔ عمران اس کار کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ جب اس نے اپنی کار پارکنگ سے نکالی تھی تو اسے یہی کار اپنے فلیٹ کی بلڈنگ کے سامنے کھڑی دکھائی دی تھی۔ کار کے شیشے بلائنڈ تھے اس لئے عمران

یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ کار میں کتنے افراد موجود ہیں۔ کار انتہائی محتاط انداز میں اس کی کار کا تعاقب کر رہی تھی۔

عمران نے سوچا کہ یہ اس کا وہم بھی ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے یہ کار اپنی راہ پر جا رہی ہو اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ کار اس کے تعاقب میں ہے۔ اس نے کچھ سوچ کر اپنی کار کی رفتار میں قدرے اضافہ کر دیا۔ جیسے ہی اس کی کار تیز ہوئی اس نے پیچھے آنے والی سیاہ کار کی رفتار بھی تیز ہوتے دیکھی۔ عمران نے آگے جاتے ہی اچانک ایک ٹرن لیا اور تیزی سے کار دوسری سڑک کی طرف موڑ کر لے گیا۔ وہ ابھی کچھ دور ہی گیا ہو گا کہ بیک ویو مرر میں سیاہ کار کو اس سڑک پر مڑتے دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ سیاہ کار اس کے پیچھے ہی تھی۔

''کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا سر سلطان کے پاس پہنچنا ضروری تھا ورنہ اس کے لئے سیاہ کار والوں سے نپٹنا مشکل نہ تھا۔ عمران چند لمحے کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا پھر اس نے اس کار کو ڈاج دینے کے لئے تیزی سے کار کو مختلف سڑکوں اور پھر چھوٹی چھوٹی گلیوں میں گھمانا شروع کر دیا۔ سیاہ کار بدستور اس کے پیچھے تھی۔ عمران جیسے ہی کار کسی گلی یا سڑک کی طرف موڑتا سیاہ کار بھی اسی رفتار سے مڑتی ہوئی اس طرف آ جاتی۔ عمران کار دوڑاتا ہوا ایک ایسی سڑک پر آ گیا جہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا۔ ابھی عمران کار موڑ کر اس سڑک پر لایا ہی تھا

که اس نے سیاہ کار کی چھت پر سن روف کھلتے دیکھا۔ جیسے ہی سن روف کھلا اسی لمحے وہاں سے ایک آدمی نے سر باہر نکال لیا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک منی میزائل گن تھی۔ اس کے ہاتھ میں میزائل گن دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ کار تیزی سے اس کی کار کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ سن روف میں کھڑے آدمی نے میزائل گن کا رخ عمران کی کار کی طرف کر دیا۔ اسی لمحے عمران نے میزائل گن سے شعلہ نکل کر بجلی کی سی تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتے دیکھا۔

میزائل اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران پہلے کار سیدھی دوڑاتا رہا اور جب میزائل اس کی کار کے قریب آیا تو عمران نے کار بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں کرتے ہوئے گھما دی۔ کار لٹو کی طرح گھومی اور میزائل اس کی کار کے چند انچ کے فاصلے سے نکلتا چلا گیا اور سامنے سے آنے والی ایک کار سے جا ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کار کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ سیاہ کار جو بدستور سڑک پر دوڑی آ رہی تھی عمران کی کار کو اس طرح لٹو کی طرح گھوم کر اپنی طرف مڑتے اور میزائل سے بچتے دیکھ کر فوراً رک گئی۔ اچانک بریکس لگنے کی وجہ سے سیاہ کار کے ٹائر بری طرح سے چرچرا اٹھے تھے اور سڑک پر لمبی سیاہ لکیریں بناتے چلے گئے تھے۔ سن روف میں کھڑے آدمی کو کار اچانک رکنے کی وجہ سے زور دار جھٹکا لگا لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا اور پھر اس نے جیسے ہی

عمران کی کار رکتے دیکھی اس نے ایک بار پھر میزائل لانچر عمران کی کار کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کی کار پر میزائل فائر کرتا عمران نے اچانک کار آگے بڑھا دی۔ اس کی نظریں سیاہ کار پر جمی ہوئی تھیں وہ کار سڑک کے ٹھیک اس حصے پر لے آیا تھا جہاں سامنے سیاہ کار موجود تھی۔ عمران کار کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا اور سپورٹس کار کو برق رفتاری سے اپنی طرف آتے دیکھ کر سیاہ کار کا ڈرائیور شاید بوکھلا گیا تھا۔ اس نے کار دائیں بائیں کرنے کی بجائے اسے تیزی سے بیک کرنا شروع کر دیا تھا۔ سن روف میں کھڑے شخص نے سامنے سے آتی ہوئی عمران کی کار کا نشانہ لیا اور ایک اور میزائل فائر کر دیا۔ میزائل تیزی سے عمران کی کار کی طرف بڑھا لیکن عمران کار روکے بغیر اسے تیزی سے آگے بڑھاتا لے گیا اور پھر جیسے ہی میزائل اس کی کار کے قریب آیا عمران نے فوراً کار لہرا دی۔ میزائل اس کی کار کی سائیڈ سے نکلتا چلا گیا۔ میزائل لانچر میں شاید دو ہی میزائل تھے کیونکہ سن روف میں کھڑا آدمی دوسرا میزائل فائر کرتے ہی کار میں چلا گیا تھا۔ عمران نے غصے سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے اور وہ سیاہ کار کو دیکھتا ہوا تیزی سے کار اس کی طرف لے جا رہا تھا اور سیاہ کار والا اس کی کار کو خطرناک انداز میں اپنی طرف آتے دیکھ کر تیزی سے کار بیک لئے جا رہا تھا لیکن پیچھے جاتے جاتے سیاہ کار پیچھے سے آنے والی ایک کار سے ٹکرا گئی۔ ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا تھا اور سیاہ کار پچھلی کار

سے ٹکراتے ہی آؤٹ آف کنٹرول ہو کر سائیڈ کی طرف اچھل گئی
تھی اور پھر سیاہ کار تیزی سے قلابازیاں کھاتی ہوئی الٹتی چلی گئی۔
سیاہ کار پیچھے سے آنے والی جس کار سے ٹکرائی تھی وہ بھی الٹ گئی
تھی۔ سیاہ کار کو اس طرح دوسری کار سے ٹکرا کر الٹتے دیکھ کر عمران
نے فوراً اپنی کار کنٹرول کی اور اس کی رفتار کم کرتے ہوئے کار
سڑک کی سائیڈ میں لے آیا۔

سیاہ کار سڑک کی سائیڈ میں الٹی پڑی تھی اور اس کے نچلے حصے
میں آگ لگ گئی تھی۔ عمران نے اپنی کار سڑک کی سائیڈ پر روکی
اور پھر کار سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے جلتی ہوئی سیاہ کار کی
طرف دوڑا جس کا ایک دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہاں سے ایک
نوجوان باہر آنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران ابھی کار سے کافی
فاصلے پر تھا کہ یکلخت ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور سیاہ کار کے
پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ نہ صرف سڑک
پر موجود کئی گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے تھے بلکہ وہ آؤٹ آف
کنٹرول ہو کر ایک دوسرے سے ٹکرا گئی تھیں اور دھماکے کی رزسٹنس
سے عمران بھی اچھل کر سڑک پر گر گیا تھا۔ وہ اٹھ کر آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر دھماکے سے تباہ ہونے والی کار کو دیکھ رہا تھا جو اس طرح تباہ
ہو گئی تھی جیسے اس میں رکھا ہوا کوئی طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

سڑک پر موجود افراد بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تباہ ہونے والی کار
کی طرف دیکھ رہے تھے اور بہت سے افراد تیزی سے بھاگتے

ہوئے ان کاروں کی طرف بڑھے تھے جو دھماکے کی شدت سے
الٹ گئی تھیں یا ایک دوسرے سے ٹکرا گئی تھیں۔ عمران چند لمحے کار
کا جلتا ہوا ڈھانچہ دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا جلتی
ہوئی کار کے ڈھانچے کے پاس آ گیا۔ کار میں چونکہ زوردار دھماکہ
ہوا تھا اس لئے کار میں موجود افراد کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے تھے جس
سے یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ کار میں کتنے افراد موجود تھے۔

عمران چند لمحے جلتی ہوئی کار دیکھتا رہا پھر وہ ایک طویل سانس
لے کر مڑا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ
کار کے نزدیک بھی نہیں پہنچا تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب سے
ایک کار کے تیز انجن کا شور سنائی دیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے
مڑا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کہ سیاہ رنگ کی ایک اور
سوک کار بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف اُڑی آ رہی تھی۔ کار
عمران کے اس قدر نزدیک آ گئی تھی کہ عمران اب دائیں بائیں
چھلانگ لگا کر بھی اس سے نہیں بچ سکتا تھا۔ دوسرے لمحے سیاہ کار کو
بجلی کی سی تیزی سے عمران پر چڑھتے دیکھ کر سڑک پر موجود لوگوں
کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

جولیا اور تنویر ایئر پورٹ کے لاؤنج میں موجود تھے۔ وہ لاؤنج کی چھت پر تھے۔ دونوں کے گلوں میں دوربینیں لٹک رہی تھیں اور وہ رن وے پر آنے والی تمام فلائٹس سے اترنے والے پسنجرز کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں نے آنکھوں پر کراس ویژنل چشمے لگا رکھے تھے اور کراس ویژنل چشموں سے ہی دوربین سے پسنجرز کو دیکھ رہے تھے تاکہ ان میں اگر کوئی میک اپ میں ہو تو اس کے بارے میں انہیں پتہ چل سکے۔

''اب تک کرانس اور دوسرے ممالک سے تیس فلائٹس آ چکی ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک فلائٹ سے بھی ایسی کوئی لڑکی نہیں اتری ہے جو میک اپ میں ہو''...... تنویر نے کرانس سے آنے والی ایک فلائٹ کے پسنجرز کی ایک ایک لڑکی کو دیکھنے کے بعد آنکھوں سے دوربین ہٹاتے ہوئے کہا۔

''ہمیں جو ڈیوٹی سونپی گئی ہے اسے نبھانا ہماری ذمہ داری

ہے۔ چیف نے کہا ہے کہ بلیک گرل کسی بھی فلائٹ سے پاکیشیا آ سکتی ہے اس لئے ہمیں اس وقت تک رکنا ہے جب تک ہمیں بلیک گرل نظر نہیں آ جاتی یا چیف ہمیں یہاں سے واپس نہیں بلا لیتے''۔ جولیا نے بھی آنکھوں سے دوربین ہٹاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا بلیک گرل کے لئے ہمیں دن رات یہیں رہنا پڑے گا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جولیا نے اسے مختصر طور پر چیف کے احکامات سے آگاہ کرتے ہوئے بلیک گرل کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ وہ کون ہے اور چیف نے انہیں ایئر پورٹ پہنچنے کا حکم کیوں دیا تھا۔ تنویر اس بات سے ہی خوش تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر ہی سہی جولیا کے ساتھ تھا۔

جولیا چند لمحے ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر اس کی نظریں کرانس سے آنے والے طیارے کے کریو پر پڑی۔ طیارے کے ایئر کموڈور، ایئر ہوسٹس اور پائلٹ طیارے سے نکل کر باہر آ رہے تھے۔ جولیا نے کچھ سوچ کر دوربین آنکھوں سے لگائی اور طیارے سے نکل کر آنے والے کریو کو دیکھنے لگی۔ پھر اچانک اس کی نظریں ایک ایئر ہوسٹس پر جم گئیں۔ جولیا اس ایئر ہوسٹس کو دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑی اور پھر اس نے دوربین کو ایڈجسٹ کر کے ایئر ہوسٹس کا چہرہ کلوز کر کے اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ تو بلیک گرل ایک ایئر ہوسٹس کے روپ میں آ رہی ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر تنویر بری طرح سے چونک پڑا۔

"ایئر ہوسٹس"...... تنویر نے چونک کر کہا اور پھر وہ بھی دوربین آنکھوں سے لگا کر ان ایئر ہوسٹسز کو دیکھنے لگا۔ ایئر ہوسٹسز کی تعداد چار تھی اور وہ چاروں ایک دوسرے سے باتیں کرتی ہوئی آ رہی تھیں۔

"ہاں۔ ان ایئر ہوسٹسز میں جس کے گلے میں نیلے رنگ کا رومال بندھا ہوا ہے اسے غور سے دیکھو"...... جولیا نے کہا اور تنویر دوربین ایڈجسٹ کرتے ہوئے اس لڑکی کو کلوز کر کے غور سے دیکھنے لگا جس نے نیلے رنگ کا ایک رومال اپنی گردن پر لپیٹ رکھا تھا۔

"لیکن اس کے چہرے پر تو مجھے میک اپ کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ بلیک گرل ہے"...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا دایاں کان اور اس کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں چیک کرو۔ تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں اسے بلیک گرل کیوں کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے آنکھوں سے دوربین ہٹائے بغیر ایئر ہوسٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایئر ہوسٹس کا دایاں کان کلوز کیا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑا کہ ایئر

ہوسٹس کے دائیں کان کی لو نوکیلی تھی۔ تنویر نے ایئر ہوسٹس کے بائیں ہاتھ کو کلوز کیا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ ایئر ہوسٹس کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی دوسرے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خاصی چھوٹی تھی۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو واقعی بلیک گرل ہے۔ بلیک گرل ہی ایسی لڑکی ہے جس کے دائیں کان کی لو نوکیلی ہے اور جس کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی خاصی چھوٹی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اس نے اچھا میک اپ کیا ہے۔ جسے ہم کراس ویژنل چشمے سے بھی چیک نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ میک اپ میں کان کی لو کا نوکیلا پن اور ہاتھ کی چھوٹی انگلی چھپانا بھول گئی تھی۔ اسی لئے یہ ہماری نظروں میں آ گئی ہے ورنہ یہ جس میک اپ میں ہے۔ اس میک اپ میں یہ ہمیں آسانی سے ڈاج دے کر نکل سکتی تھی"۔ جولیا نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بلیک گرل نے بارے میں آپ نے مجھے جو کچھ بتایا ہے اس سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ واقعی بلیک گرل انتہائی ذہین ہے جو آسانی سے کسی کے قابو میں نہیں آ سکتی"...... تنویر نے کہا۔

"یہ خود کو دوسروں کی نظروں میں تو چھپا سکتی ہے لیکن میری نظروں سے چھپنا اس کے لئے ناممکن تھا۔ اس بات کا اسے بھی علم نہیں ہے کہ میں اس کی چھوٹی انگلی اور کان کی لو کے نوکیلے پن

سے واقف ہوں ورنہ شاید یہ اس کا بھی انتظام کر کے آتی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’اب کیا کرنا ہے‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’چیف نے ہمیں اس کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ ایئر پورٹ سے نکل کر کہاں جاتی ہے یا اسے ایئر پورٹ پر کون رسیو کرنے کے لئے آتا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’تو پھر ہمیں ایئر پورٹ سے باہر جا کر اس کا انتظار کرنا چاہئے۔ جب یہ ایئر پورٹ سے نکلے گی تو پتہ چل جائے گا کہ یہ باہر کس سے ملتی ہے یا کہاں جاتی ہے‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’تم باہر جا کر انتظار کرو۔ میں سائے کی طرح اس کے ساتھ لگی رہنا چاہتی ہوں۔ اس سے کوئی بعید نہیں کہ یہ ایئر پورٹ کے کسی حصے میں جا کر اپنا میک اپ بدل لے۔ ہوسکتا ہے اس بار وہ اپنے کان اور ہاتھ کی انگلی کو بھی چھپانے کی کوشش کرے۔ ایسا ہوا تو ہمارے لئے اسے پہچاننا مشکل ہو جائے گا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ٹھیک ہے آپ اس پر نظر رکھیں۔ میں باہر جا کر کار میں آپ کا انتظار کرتا ہوں‘‘...... تنویر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تنویر تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جولیا کی نظریں بدستور ایئر ہوسٹس پر جمی ہوئی تھیں جو کریو کے لئے مخصوص ٹرمینل کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جب وہ ٹرمینل کے احاطے کی طرف آئی تو جولیا تیزی سے ہٹی اور سیڑھیاں اترتے

ہوئے نیچے آ گئی۔ اس کے پاس چونکہ ایئر پورٹ کے ہر حصے میں جانے کے لئے خصوصی پاس تھا اس لئے اسے بھلا کون روک سکتا تھا۔ جولیا لاؤنج سے نکل کر اس ٹرمینل کی طرف آ گئی جہاں کرانسی طیارے کا کریو گیا تھا۔

سامنے ایک بڑا سا شیشے کا کیبن تھا جہاں کریو کے ریسٹ کے لئے انتظام کیا جاتا تھا۔ جولیا اس کیبن میں تو نہیں جا سکتی تھی لیکن وہ اس کیبن کے دروازے کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ بلیک گرل کو اگر لباس اور میک اپ بدلنا مقصود ہوا تو وہ یہ کام کریو کے کیبن سے نکل کر کسی ایسی جگہ جا کر کرے گی جہاں اسے کوئی دیکھ نہ سکے اور یہ کام ظاہر ہے وہ ایئر پورٹ کے کسی ٹوائلٹ میں ہی جا کر کر سکتی تھی۔

تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ جولیا نے بلیک گرل کو کیبن سے باہر نکلتے دیکھا۔ بلیک گرل کے ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ تھا وہ کیبن سے نکل کر ادھر ادھر دیکھے بغیر تیزی سے اس طرف بڑھتی چلی گئی جس طرف لیڈیز ٹوائلٹ بنے ہوئے تھے۔ اسے ٹوائلٹ کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ وہ لباس اور میک اپ بدلنے کے لئے ہی جا رہی ہے۔ بلیک گرل ٹوائلٹ میں داخل ہوئی اور جولیا باہر رک کر اس کا انتظار کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد اسے ٹوائلٹ سے ایک لڑکی نکلتی دکھائی دی۔ اس لڑکی نے جینز پہن رکھی تھی اور اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی جیکٹ تھی۔ جولیا غور سے اس لڑکی کی طرف

دیکھ رہی تھی اور پھر جب اس کی نظریں لڑکی کے ہینڈ بیگ اور اس کے بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر پڑیں تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ یہ بلیک گرل ہی تھی جو لباس اور میک اپ بدل کر باہر آئی تھی۔

بلیک گرل جب ٹوائلٹ میں گئی تھی تو اس کے ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھا اور وہ ہینڈ بیگ اتنا چھوٹا تھا کہ اس میں کم از کم جینز اور اتنی بڑی جیکٹ نہیں سما سکتی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ ایئر پورٹ میں کوئی ایسا تھا جو بلیک گرل کی مدد کے لئے پہلے سے ہی وہاں موجود تھا اور اس نے بلیک گرل کے میک اپ اور لباس بدلنے کا پہلے سے ہی انتظام کر رکھا تھا۔ یہ بلیک گرل کی بدقسمتی ہی تھی کہ جولیا نے اسے ایک بار پھر اس کی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس کے ہینڈ بیگ سے اسے فوراً پہچان لیا تھا۔

بلیک گرل اپنے بال درست کرتی ہوئی لاؤنج سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ جولیا نے چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ بھی اس کے پیچھے ہو لی۔ جولیا جانتی تھی کہ بلیک گرل انتہائی خطرناک لڑکی ہے اور وہ ہزار آنکھیں رکھتی ہے اس لئے جولیا انتہائی محتاط انداز میں اس کے پیچھے جا رہی تھی تاکہ بلیک گرل کو اپنے تعاقب کا علم نہ ہو سکے۔

بلیک گرل بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتی ہوئی بیرونی دروازے سے نکل کر ایئر پورٹ سے باہر آ گئی اور پھر وہ رکے بغیر

تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی پارکنگ ایریا کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ جولیا نے پارکنگ ایریا کی طرف دیکھا تو اسے پارکنگ کے کارنر پر تنویر کی کار نظر آ گئی۔ تنویر کھڑکی سے سر نکالے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جولیا تیزی سے اس کی طرف لپکی۔ بلیک گرل اس سے کافی فاصلے پر تھی۔ اسے پارکنگ کی طرف آتے دیکھ کر ایک سفید رنگ کی جدید ماڈل کی کار فوراً سائیڈ سے نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگی۔ اس سے پہلے کہ کار بلیک گرل تک پہنچتی جولیا تیزی سے تنویر کی کار کے پاس آ گئی اور کار کا دروازہ کھول کر فوراً سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

”یہ بلیک گرل ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے“...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس وقت تک بلیک گرل سفید کار میں بیٹھ چکی تھی۔ اس کے بیٹھتے ہی کار ایئر پورٹ کے احاطے سے نکلتی چلی گئی اور تنویر نے بھی کار اس کے پیچھے لگا دی۔

ایئر پورٹ سے نکلتے ہی سفید کار شہر کی طرف جانے والے راستوں پر گامزن ہو گئی۔ تنویر، جولیا کے کہنے پر انتہائی محتاط انداز میں سفید کار کا تعاقب کر رہا تھا۔ سفید کار میں بلیک گرل موجود تھی جو انتہائی ذہین اور ہوشیار تھی۔ اگر اسے تعاقب کا علم ہو جاتا تو وہ انہیں ڈاج دے کر نکل سکتی تھی۔

سفید کار شہر کے مختلف راستوں پر دوڑتی رہی۔ پھر اچانک سفید کار ایک کمرشل ایریا کی طرف مڑ گئی۔ تنویر نے بھی کار تیزی سے اس طرف موڑی تو اسے کار آگے ایک اور سڑک کی طرف مڑتی

دکھائی دی۔

"لگتا ہے اسے اپنے تعاقب کا علم ہو گیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں کسی طور پر اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا"...... تنویر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور کار موڑ کر اس سڑک کی طرف لے گیا جس طرف سفید کار مڑی تھی۔ کار آگے جا کر مین روڈ کی جانب مڑ رہی تھی۔ تنویر نے کار کی رفتار بڑھائی اور تیزی سے مین روڈ کی طرف بڑھا۔ مین روڈ پر آتے ہی سفید کار کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

"ہونہہ۔ اسے علم ہو گیا ہے اس لئے اب یہ ہم سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ تنویر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ کار کی رفتار تیز کر لی۔ اس کی کار، سفید کار سے کہیں زیادہ تیز رفتار تھی۔ تنویر کار تیزی سے سفید کار کے پیچھے لے گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا"...... جولیا نے سفید کار کی طرف دیکھتے ہوئے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا جیسے اسے جولیا کے چونکنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"ہم سے چوک ہو گئی۔ بلیک گرل ہمیں ڈاج دے کر نکل گئی ہے"...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو

تنویر نے چونک کر ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ واقعی ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ خالی دکھائی دے رہی تھی۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے۔ بلیک گرل ہمیں ڈاج دینے کے لئے کسی موڑ پر اتر گئی ہے"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ کار، سفید کار کے آگے لے جاؤ۔ اب ہمیں کار کا ڈرائیور ہی بتائے گا کہ اس نے بلیک گرل کو کہاں ڈراپ کیا ہے"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر نے فوراً کار کی رفتار بڑھا دی اور سائیڈ میں موجود گاڑیوں کو اوور ٹیک کرتا ہوا تیزی سے سفید کار کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔

سفید کار میں ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر اطمینان دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے قریب سے تنویر کی کار گزرتے دیکھی تو وہ جیسے تنویر اور جولیا کو دیکھ کر جان بوجھ کر انہیں چڑانے والے انداز میں مسکرانے لگا۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر تنویر کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ اس نے تیزی سے کار آگے بڑھائی اور سفید کار کے آگے آتے ہی اس نے کار سڑک پر ترچھی کرتے ہوئے روک لی۔ سفید کار میں سوار ادھیڑ عمر نے تنویر کی کار سڑک پر رکتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اچانک کار کی رفتار تیز کی اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر اور جولیا کچھ سمجھتے۔ سفید کار بجلی کی سی تیزی سے تنویر کی کار سے ٹکرائی۔ ماحول یکلخت دو کاروں کے

ٹکرانے کے زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ سفید کار والے نے تنویر کی کار کو اس زور سے ٹکر ماری تھی کہ ایک لمحے کے لئے تنویر اور جولیا کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کار کے ساتھ ان کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوں۔

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر صوفے پر دراز ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان نے یکلخت آنکھیں کھول دیں اور سائیڈ پر پڑے ہوئے میز کی طرف دیکھنے لگا جس پر ٹیلی فون پڑا تھا۔

یہ ایک خوبصورت دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ کمرے میں اس نوجوان کے سوا کوئی نہیں تھا۔ نوجوان اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھنے کی بجائے سائیڈ میں پڑے ہوئے ایک صوفے پر لیٹا ہوا تھا جیسے وہ اس دفتر میں ریسٹ کرنے کے لئے آیا ہو۔

''ہونہہ۔ اب کس کا فون آ گیا۔ میں نے آپریٹر سے کہا بھی تھا کہ مجھے دو گھنٹوں تک ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ نوجوان چند لمحے یونہی پڑا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور غصیلی نظروں سے میز پر پڑے بجنے والے فون کی طرف

دیکھنے لگا۔ میز پر دو رنگوں کے فون پڑے تھے جن میں سے ایک کا رنگ سفید تھا اور دوسرا نیلا۔ نیلے رنگ کے فون پر لگا ایک چھوٹا سا بلب بھی سپارک کر رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ اسی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ نیلے فون پر جلتا بجھتا بلب دیکھ کر نوجوان کے چہرے پر سے یکلخت ناگواریت کے تاثرات زائل ہو گئے اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے میز کی طرف لپکا۔

''یس''...... اس نے میز کے پاس جاتے ہی فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''بلیک کنگ''...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور نوجوان کو اچانک اپنے دماغ میں سرسراہٹ کا احساس ہوا۔ اسے اپنے دماغ میں بے شمار زہریلی چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

''یس''...... اس نے جیسے خوابیدہ لہجے میں کہا۔

''کوڈ''...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

''بلیک اسکائی''......نوجوان نے کہا۔

''نام بتاؤ''...... وہی آواز آئی۔

''جان ہارڈ''......نوجوان نے کہا۔

''کوڈ اور نام غلط ہیں''...... آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہونے کے باوجود نوجوان نے رسیور کان سے نہیں ہٹایا تھا۔ اسی لمحے رسیور میں تین بار ہلکی ہلکی کلک کی آواز

سنائی دی تو نوجوان نے فوراً فون کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی ٹیلی فون سسٹم آٹو میٹک طریقے سے سیٹلائٹ فون میں تبدیل ہو گیا۔ اب اس فون کو نہ کہیں سے سنا جا سکتا تھا اور نہ ہی اسے کسی سسٹم سے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔

''بلیک کنگ سپیکنگ''...... اسی لمحے رسیور میں ایک انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''یس کنگ۔ جان ہارڈ ہیئر''...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جان ہارڈ۔ میں نے تمہارے ذمہ ایک کام لگایا تھا۔ کیا ہوا ہے اس کام کا''...... بلیک کنگ نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے کنگ۔ میں نے اپنے آدمی اسے ہلاک کرنے کے لئے روانہ کر دیئے ہیں۔ جلد ہی ان کی طرف سے مثبت اطلاع آنے والی ہے''......نوجوان جس کا نام جان ہارڈ تھا، نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے ہر حال میں ہلاک ہونا چاہئے جان ہارڈ۔ اس وقت میرے لئے وہ دنیا میں سب سے بڑا خطرہ بنا ہوا ہے۔ اس کی ہلاکت کے لئے میں نے فیڈلے گروپ کو بھی حکم دیا ہے۔ ٹارگٹ انتہائی ہارڈ ہے اس لئے اس کی ہلاکت کے لئے میں نے تم دونوں کو الگ الگ ٹاسک دیئے ہیں تا کہ تم اپنے اپنے طور پر کوشش کرو

اور اسے ہلاک کر سکو۔ فیڈلے نے بھی ابھی تک مجھے ٹارگٹ کی ہلاکت کی کوئی رپورٹ نہیں دی ہے۔ فیڈلے کے ذمہ ایک اور کام تھا۔ وہ اس کام میں مصروف ہو سکتا تھا اس لئے ہارڈ ٹارگٹ کے لئے میں نے تم سے رابطہ کیا تھا۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ اگر ہارڈ ٹارگٹ کے سلسلے میں فیڈلے سے چوک بھی ہو جائے تو اس کی جگہ تم ٹارگٹ کو سنبھال لو گے“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”یس کنگ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے اپنے جن ساتھیوں کو ہارڈ ٹارگٹ کے لئے بھیجا ہے وہ اپنی جان پر کھیل کر ہارڈ ٹارگٹ تک پہنچ جائیں گے اور اگر ہارڈ ٹارگٹ کو ہلاک کرنے کے لئے انہیں اپنی جانیں بھی دینا پڑیں گی تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”کتنے آدمی بھیجے ہیں تم نے“...... بلیک کنگ نے پوچھا۔

”چار افراد ہیں کنگ۔ دو الگ الگ گاڑیوں میں۔ ان کی کاروں میں ریموٹ کنٹرول بم بھی لگے ہوئے ہیں۔ ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے وہ کار ٹارگٹ کے پاس لے جا کر بلاسٹ کر کے بھی ٹارگٹ کو ہٹ کر سکتے ہیں“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر انہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کی کوشش کی تو تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ٹارگٹ ہٹ ہوا ہے یا نہیں“...... بلیک کنگ نے غرا کر کہا۔

”میرے کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں دونوں کاروں کے ٹریکنگ سسٹم

موجود ہیں کنگ۔ میں وقتاً فوقتاً انہیں چیک کر رہا ہوں۔ ابھی کچھ دیر قبل میں نے چیک کیا تھا تو میرے آدمی اس کار کے تعاقب میں لگے ہوئے تھے جس میں ہارڈ ٹارگٹ جا رہا تھا۔ انہیں اس کے فلیٹ تک پہنچنے میں چند لمحوں کی دیر ہو گئی تھی ورنہ وہ اس کے فلیٹ میں گھس کر اسے ہلاک کر دیتے۔ جب وہ ہارڈ ٹارگٹ کے فلیٹ کے پاس پہنچے تو وہ اپنی کار میں وہاں سے نکل رہا تھا۔ اسے نکلتے دیکھ کر میرے آدمی فوراً اس کے پیچھے لگ گئے تھے اور اب تک تو انہوں نے ہارڈ ٹارگٹ کو اپنے نشانے پر بھی لینا شروع کر دیا ہو گا۔ وہ اس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ ہارڈ ٹارگٹ کو ہٹ نہیں کر دیتے“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”گڈ شو۔ مجھے بس ہارڈ ٹارگٹ کی ہلاکت سے مطلب ہے۔ تم اسے کیسے ہلاک کرتے ہو اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے“۔ بلیک کنگ نے کہا۔

”یس کنگ۔ ایسا ہی ہو گا بس آپ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دے دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد میں آپ کو ہارڈ ٹارگٹ کے ہٹ ہونے کی حتمی اطلاع خود دوں گا“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا“...... بلیک کنگ نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی جان ہارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے جیب سے رومال نکالا اور ماتھے پر آنے والا پسینہ صاف کرنے لگا۔

بلیک کنگ سے بات کرتے ہوئے اس پر نجانے کیوں ایک انجانا سا
خوف طاری ہو جاتا تھا اور اسی خوف کی وجہ سے ہی اس کی پیشانی
پسینے سے شرابور ہو جاتی تھی۔

جان ہارڈ کا تعلق ایکریمیا کی سپریم ایجنسی سے تھا جس کے
لئے وہ پاکیشیا میں بطور فارن ایجنٹ کام کر رہا تھا۔ ایک دن اسے
ایک پارسل موصول ہوا تھا۔ جان ہارڈ نے پارسل کھولا تو اسے
پارسل میں عام سائز کی ایک تصویر ملی تھی۔ یہ تصویر ایک سیاہ پوش
کی تھی جو سیاہ نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ جان ہارڈ اس تصویر کو
دیکھ ہی رہا تھا کہ تصویر کی آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہوئی اور
دوسرے لمحے جان ہارڈ کو اپنا دماغ بلینک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس
کے بعد اچانک اسے ایک کال موصول ہوئی۔

کال بلیک کنگ کی تھی جس نے اس کے دماغ کو مخصوص تصویر
کے ذریعے ہپنا ٹائزڈ کر لیا تھا اور پھر اس نے جان ہارڈ کے بلینک
دماغ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد سے ظاہر ہے جان ہارڈ، بلیک
کنگ کا غلام بن گیا تھا اور اب وہ اسی کے حکم کا تابع تھا۔ بلیک
کنگ اس سے تصویر کے ذریعے نہیں بلکہ ڈائریکٹ فون پر بات کرتا
تھا اور اسے اپنے احکامات دیتا تھا۔

فون پر جیسے ہی بلیک کنگ کا نام لیا جاتا تھا تو جان ہارڈ کا دماغ
فوراً بلیک کنگ کے احکامات سننے کے لئے اس کی طرف راغب ہو
جاتا تھا اور وہ مکمل طور پر بلیک کنگ کی ٹرانس میں آ جاتا تھا۔

بلیک کنگ اپنے ایجنٹ بنانے کے لئے اب مختلف طریقے
استعمال کر رہا تھا۔ ایول کرائم میں اس نے نقلی ادویات کے سلسلے
میں جن افراد کو اپنی ٹرانس میں لے کر اپنا غلام بنایا تھا وہ ان سے
نقاب والی تصویر کے ذریعے ہی رابطہ کرتا تھا لیکن اب وہ رابطہ
کے لئے صرف نقاب والی تصویر ہی نہیں بلکہ عام تصاویر کو بھی
استعمال کر رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فیڈلے سے رابطہ کرنے کے لئے
وہ ڈولفن کی تصویر استعمال کرتا تھا لیکن جان ہارڈ سے اس نے فون
پر بات کی تھی۔

جان ہارڈ اب مکمل طور پر بلیک کنگ کا ہی ایجنٹ تھا جو فیڈلے
کی طرح پاکیشیا میں موجود تھا اور ان دونوں کے پاکیشیا میں بڑے
اور انتہائی فعال گروپ تھے جن کا بلیک کنگ بھرپور انداز میں فائدہ
اٹھا رہا تھا۔

چند لمحے جان ہارڈ میز کے پاس کھڑا رہا پھر وہ میز کے پیچھے
پڑی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھتے ہی اس
نے میز پر پڑا ہوا لیپ ٹاپ کمپیوٹر اپنی طرف کھینچا اور اس کا ٹاپ
اٹھا کر کمپیوٹر آن کرنا شروع ہو گیا۔

کمپیوٹر آن ہوتے ہی اس نے ماؤس سے ایک سافٹ ویئر کو
ڈبل کلک کیا کمپیوٹر پر سافٹ ویئر لوڈ ہونا شروع ہو گیا۔ سافٹ
ویئر لوڈ ہوتے ہی اسکرین پر ایک ملٹی میڈیا پلیئر آن ہو گیا۔ جان
ہارڈ نے میڈیا پلیئر آن ہوتے ہی کمپیوٹر کے کی پیڈ پر انگلیاں چلانی

شروع کر دیں۔ سکرین بلینک تھی اور اس پر ابھی کوئی منظر نہیں ابھرا تھا۔ جان ہارڈ کی پیڈ پر مسلسل انگلیاں چلا رہا تھا۔ وہ جوں جوں کی پیڈ پر ہاتھ چلا رہا تھا اس کے چہرے پر پریشانی اور قدرے گھبراہٹ کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔

''یہ کیا مسئلہ ہے۔ میرا سسٹم اینڈی اور گروم کی کاروں کے ٹریکر سے لنک کیوں نہیں ہو رہا ہے''...... جان ہارڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ کافی دیر تک ٹائپنگ کرتا رہا لیکن اسکرین جوں کی توں بلینک تھی۔ جب کسی طرح سے اسکرین آن نہ ہوئی تو جان ہارڈ نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کمپیوٹر کا ٹاپ ایک جھٹکے سے بند کر دیا۔

''لگتا ہے اینڈی اور گروم نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی بلاسٹنگ کاریں اس کی کار سے ٹکرا دی ہیں۔ ان کی کاریں تباہ ہو چکی ہیں اسی لئے ان کی کاروں میں لگے ہوئے ٹریکر سسٹم سے میرا لنک نہیں ہو رہا ہے''...... جان ہارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی سکرین روشن کر کے اس پر نمبر پریس کرنے شروع ہو گیا۔ رابطہ ملتے ہی اسے ایک کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دی جو کہہ رہی تھی کہ صارف کا نمبر آف ہے۔ جان ہارڈ نے کال ڈراپ کر کے سیل فون پر دوسرے نمبر پریس کئے اور پھر کالنگ بٹن دبا دیا۔ اس نمبر سے بھی کمپیوٹرائزڈ آواز سیل فون آف ہونے کا بتا رہی تھی۔ دوسرے

نمبر کے سیل فون کے آف ہونے کا سن کر جان ہارڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے سیل فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

''میرا اندازہ درست ہے۔ اینڈی اور گروم نے ٹارگٹ ہٹ کرنے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دی ہیں''...... جان ہارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر اینڈی اور گروم ہلاک ہو چکے ہیں تو اب مجھے اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ انہوں نے ٹارگٹ ہٹ کیا ہے یا نہیں''...... جان ہارڈ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے سفید فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا اور پھر اس نے دوسرے ہاتھ سے ٹیلی فون کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر''...... نمبر پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''فرانک کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ جہاں بھی ہے سب کام چھوڑ کر فوراً میرے آفس آئے۔ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''یس سر''...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جان ہارڈ نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

بیس منٹ کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مضبوط جسم والا

نوجوان جو کسی انگریزی فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے ہلکے نیلے رنگ کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بہار دکھا رہا تھا۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں"...... نوجوان نے دروازے پر رکتے ہوئے کہا تو جان ہارڈ جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔

"اوہ فرانک تم۔ آؤ۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ جان ہارڈ نے نوجوان کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور نوجوان فرانک مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

"بیٹھو"...... جان ہارڈ نے کہا تو فرانک اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں باس"...... فرانک نے جان ہارڈ کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... جان ہارڈ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... فرانک نے چونک کر پوچھا۔

"علی عمران کو جانتے ہو"...... جان ہارڈ نے پوچھا۔

"وہ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"۔ فرانک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں"...... جان ہارڈ نے کہا۔

"یس باس۔ اس شیطان کو کون نہیں جانتا"...... فرانک نے منہ

بنا کر کہا۔

"مجھے اس کی ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا تھا"...... جان ہارڈ نے کہا اور فرانک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"عمران کی ہلاکت کا ٹاسک"...... فرانک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور میں نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اینڈی اور گروم کے ساتھ ایک ایک آدمی بھیجا تھا۔ انہیں میں نے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی جان تک لڑا دیں۔ میں نے ان کی کاروں میں بم لگوا دیئے تھے تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اس بلڈنگ جہاں عمران رہتا ہے سے کار ٹکرا کر بلڈنگ ہی تباہ کر دیں یا پھر وہ عمران کی کار سے اپنی کار ٹکرا دیں تاکہ ان کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہلاک ہو جائے۔ دونوں کی کاروں میں، میں نے ٹریکر بھی لگوائے تھے تاکہ میں ان پر نظر رکھ سکوں۔ وہ دونوں عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس کی فلیٹ کی طرف گئے تھے لیکن جب وہ عمران کے فلیٹ کے پاس پہنچے تو عمران فلیٹ سے نکل چکا تھا اور پارکنگ سے اپنی کار نکال کر کہیں جا رہا تھا۔

اینڈی اور گروم نے فوراً عمران کی کار کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ وہ عمران کو کسی خاص جگہ گھیر کر اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ میں نے کچھ دیر پہلے ٹریکنگ سسٹم سے انہیں عمران کی کار کے پیچھے

جاتے دیکھا تھا لیکن چونکہ میں بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے میں نے انہیں زیادہ دیر چیک نہیں کیا تھا اور آرام کرنے کے لئے صوفے پر لیٹ گیا تھا۔ اب جب میں نے دوبارہ انہیں چیک کرنے کی کوشش کی تو ان کے ٹریکنگ سسٹم آف ہو چکے تھے۔ میں نے اینڈی اور گروم سے سیل فون پر بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں کے فون بھی آف ہیں۔ جس سے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے ان دونوں نے ہی اپنی کاریں عمران کی کار سے ٹکرا دی ہیں۔ کاروں کے بلاسٹ ہونے سے لامحالہ عمران کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے لیکن میرے لئے یہ بات پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے کہ اب مجھے اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ اینڈی اور گروم اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں اور ان کی کاریں عمران کو ہلاک کرنے کے لئے ہی تباہ ہوئی ہیں“۔ جان ہارڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”مطلب یہ کہ اینڈی اور گروم کے ہلاک ہونے سے آپ اس بات سے لاعلم ہیں کہ عمران بھی ان کے ساتھ ہلاک ہوا ہے یا نہیں“...... فرانک نے پوچھا۔

”ہاں۔ اور میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ عمران کا کیا ہوا ہے“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ لاسٹ ٹائم جب آپ نے اینڈی اور گروم کی کاریں ٹریکر سسٹم پر چیک کی تھیں تو وہ اس وقت

کہاں تھے۔ میرا مطلب ہے وہ کس سڑک پر عمران کی کار کا تعاقب کر رہے تھے“...... فرانک نے پوچھا تو جان ہارڈ نے اسے ان سڑکوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جہاں اس نے اینڈی اور گروم کی کاریں ٹریکنگ سسٹم سے چیک کی تھیں۔

”اینڈی اور گروم کی کاریں کس ماڈل اور کس رنگ کی ہیں اور ان کے نمبر کیا ہیں“...... جان فرانک نے پوچھا۔ تو جان ہارڈ نے اسے ان دونوں کی کاروں کے نمبر، ماڈل اور کلر بتا دیئے۔

”سوری چیف۔ مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے انتہائی افسوس ہو رہا ہے کہ اینڈی اور گروم واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ کوشش کے باوجود اپنا ٹارگٹ ہٹ نہیں کر سکے تھے“...... فرانک نے کہا اور جان ہارڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا کہا۔ جان اور اینڈی، عمران کو ہلاک نہیں کر سکے ہیں۔ یہ سب تم کیسے جانتے ہو“...... جان ہارڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”آپ نے جس علاقے کے بارے میں بتایا ہے تھوڑی دیر قبل مجھے اطلاع ملی تھی کہ اس علاقے سے کچھ دور دو سیاہ کاریں ایک سپورٹس کار کا تعاقب کرتے ہوئے اس پر حملہ کر رہی تھیں۔ پھر ان میں سے ایک کار اچانک الٹ گئی تھی اور الٹتے ہی وہ کار بلاسٹ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد دوسری سیاہ کار نے سڑک پر موجود ایک شخص کو کچلنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نوجوان حیرت انگیز طور پر کار کے

اوپر سے چھلانگ لگا گیا تھا اور کار کے خوفناک حادثے سے بچ نکلا تھا۔ اس شخص کے بچنے کی وجہ سے سیاہ کار آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی تھی اور ڈرائیور کار سنبھال نہیں سکا تھا جس سے اس کی کار الٹ گئی اور پھر قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک پر الٹتی ہوئی دور چلی گئی تھی اور پھر اس کار میں بھی زور دار دھماکہ ہوا تھا اور اس کار کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں کاریں اینڈی اور گروم کی ہی ہوں اور وہ جسے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ علی عمران ہی ہو''...... فرانک نے کہا اور جان ہارڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے ہوا بھرے غبارے کا منہ کھل جانے سے اچانک ہوا نکل جاتی ہے۔

''تو عمران ابھی زندہ ہے''...... جان ہارڈ نے تھکے تھکے اور افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ وہ دونوں کاروں کے تباہ ہوتے ہی وہاں سے اپنی سپورٹس کار میں نکل گیا تھا''...... فرانک نے جواب دیا تو جان ہارڈ نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''کنگ نے سچ ہی کہا تھا۔ عمران واقعی ہارڈ ٹارگٹ ہے انتہائی ہارڈ ٹارگٹ''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''یس باس۔ عمران کو ہلاک کرنا واقعی آسان نہیں ہے۔ وہ ہزاروں آنکھیں رکھنے والا انسان ہے اور اس میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ وہ خطرے کی بو میلوں دور سے سونگھ لیتا ہے۔ آپ نے

اینڈی اور گروم کو اس کے پیچھے لگا کر غلطی کی تھی۔ عمران جیسا انسان ان دونوں کے بس کی بات نہیں تھا''...... فرانک نے کہا۔

''اب میں کیا کروں۔ کنگ کی ابھی کچھ دیر پہلے کال آئی تھی۔ وہ عمران کی ہلاکت کی رپورٹ مانگ رہا تھا۔ میں نے اس سے ایک گھنٹے کا وقت لیا ہے اور میں نے اسے یقین دلایا ہے کہ میرے آدمی ہر صورت میں عمران کو ہلاک کر دیں گے۔ ایک گھنٹے میں سے آدھا گھنٹہ تو گزر گیا ہے۔ اب میں اسے کال کر کے کیا جواب دوں گا''...... جان ہارڈ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تیس منٹ تو بہت کم وقت ہے۔ عمران وہاں سے نکل کر نجانے کہاں گیا ہوگا۔ اسے تلاش کرنا اور پھر اسے ہلاک کرنا اس میں تو خاصا وقت لگ جائے گا''...... فرانک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے اگر ایک گھنٹہ گزر جانے کے بعد کنگ کو رپورٹ نہ کی تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا''...... جان ہارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''تو پھر آپ ایک گھنٹہ گزرنے کا انتظار نہ کریں اور کنگ کو ابھی کال کر کے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیں اور پھر یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ عمران کو ہلاک کرنے کی ذمہ داری اب میں لیتا ہوں اور میں ابھی اس کی تلاش میں نکل جاتا ہوں۔ وہ جہاں بھی ہوا میں اسے ٹریس کر کے ہلاک کر دوں گا چاہے اس کے لئے

مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''...... فرانک نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن کیا کنگ میری بات سنے گا۔ کنگ ایک ایسی پراسرار ہستی ہے جس کے موت کے کارندے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں وہ نجانے کب اور کہاں سے مجھ تک پہنچ جائیں۔ ان کی آمد کا مجھے اسی وقت پتہ چلے گا جب میری موت میرے سر پر ہو گی''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ اگر آپ خود کنگ کو کال کر کے ساری حقیقت بتا دیں گے تو زیادہ بہتر رہے گا وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا آپ کنگ سے کہہ دیں کہ عمران کی ہلاکت کی ذمہ داری میں نے لے لی ہے۔ کنگ میرے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں جو بھی ذمہ داری اٹھاتا ہوں اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا جب تک کہ میں اپنا کام پورا نہ کر لوں۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ سب باتیں خود کنگ کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ کنگ جتنا آپ کو پسند کرتا ہے اتنا ہی وہ میری کارکردگی سے بھی خوش ہے اور میری بھی بات سنتا ہے''...... فرانک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم کر لو اسے کال۔ مجھ میں تو اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہے''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''او کے۔ فون دیں۔ میں کرتا ہوں کنگ سے بات''۔ فرانک نے کہا تو جان ہارڈ نے نیلے رنگ کا فون اس کی طرف بڑھا دیا۔ فرانک نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر طویل اور مخصوص نمبر پریس

کرنے شروع ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی جبکہ فرانک کو بلیک کنگ کے نمبر پریس کرتے دیکھ کر جان ہارڈ کے ماتھے پر ایک بار پھر پسینہ آنا شروع ہو گیا تھا جسے وہ بار بار رومال سے پونچھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ جتنا پسینہ صاف کرتا اتنا ہی اور اس کے ماتھے پر دوبارہ چمکنا شروع ہو جاتا تھا۔

کار چونکہ بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف آئی تھی اس لئے عمران کے پاس دائیں بائیں چھلانگ لگانے کا وقت نہیں تھا۔ اس سے پہلے کہ کار اس پر چڑھتی عمران نے اونچی چھلانگ لگائی اور کار جیسے ہی اس کے نیچے سے گزری عمران نے قلابازی کھائی۔ اس کے ہاتھ کار کی چھت سے ٹکرائے اور عمران نے ایک اور قلابازی کھائی اور گھومتا ہوا پیروں کے بل سڑک پر آ کھڑا ہوا۔ کار تیز رفتاری سے اس کے نیچے سے گزر گئی تھی۔ اگر عمران بروقت جمپ لگا کر کار کے اوپر قلابازی نہ لگاتا تو کار کا اس پر چڑھ جانا یقینی تھا اور وہ کار تلے کچلا جاتا یا کار اسے اُڑا کر رکھ دیتی۔

سیاہ کار عمران کے نیچے سے گزر کر جیسے ہی آگے گئی۔ کار کا ڈرائیور کار کو کنٹرول نہ کر سکا۔ کار دائیں بائیں لہرائی اور سائیڈ کے بل الٹ کر پہلے دور تک گھسٹتی چلی گئی اور پھر پہلی کار کی طرح قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک پر اچھلتی چلی گئی اس سے پہلے کہ کار

رکتی اچانک اس سیاہ کار میں بھی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کار کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

عمران آنکھیں پھاڑے دوسری سیاہ کار کو اس طرح دھماکے سے تباہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس پر اس طرح اچانک اور پے در پے حملے کیوں کئے جا رہے ہیں۔ سیاہ کاروں والے کون تھے جو اسے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر شدید انداز میں اس پر حملے کر رہے تھے اور پھر عمران کی حکمت عملی کی وجہ سے جیسے ہی کار الٹتی، کار میں دھماکہ ہوتا اور کار کے پرخچے اُڑ جاتے تھے۔

عمران نے پلٹ کر پیچھے دیکھا کہ کہیں کوئی اور کار اس کی طرف نہ آ رہی ہو لیکن وہاں سوائے عام کاروں کے کوئی نہیں تھا۔ سڑک پر موجود افراد آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جس نے تیز رفتار کار کی زد میں آنے سے حیرت انگیز طور پر خود کو بچا لیا تھا اور دونوں سیاہ کاریں دھماکوں سے تباہ ہو گئی تھیں۔ چونکہ دوسری کار بھی دھماکے سے تباہ ہو چکی تھی اس لئے عمران اس کار کی چیکنگ نہیں کر سکتا تھا اور نہ یہ دیکھ سکتا تھا کہ اس کار میں کتنے افراد سوار تھے جو اس پر حملہ کرنے آئے تھے۔

عمران چند لمحے سڑک پر کھڑا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف لپکا۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور کار تیزی سے وہاں سے نکالتا لے گیا۔

اس کا ذہن بری طرح سے الجھا ہوا تھا۔ دونوں سیاہ کاروں میں موجود افراد نے اس پر جس شدت اور تیزی سے حملہ کیا تھا ان کے ارادے صاف معلوم ہو رہے تھے کہ وہ ہر حال میں عمران کو ہلاک کرنے کے لئے ہی آئے تھے۔

عمران انہی سوچوں میں گم کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ وہ سوچ میں گم ہونے کے باوجود اس بات کا خیال رکھ رہا تھا کہ کہیں اور کوئی سیاہ کار اس کے تعاقب میں نہ ہو۔ لیکن خیریت گزری تھی۔ اس کے تعاقب میں کوئی کار نہیں آئی تھی۔ اطمینان ہوتے ہی عمران نے کار کا رخ سیکرٹریٹ کی طرف کر دیا۔ سیکرٹریٹ میں داخل ہو کر اس نے کار پارکنگ میں پارک کی اور پھر وہ کار سے نکل کر بلڈنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ سر سلطان کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ جیسے ہی وہ سر سلطان کے آفس میں داخل ہوا اس کی نظریں سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں میں سے ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی ایک لڑکی پر پڑیں۔ اس لڑکی کو دیکھ کر عمران حیرت کے مارے بری طرح سے اچھلا۔

''تم یہاں''...... عمران نے اس لڑکی کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا جو اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی تھی۔

''میں نے تمہیں اسی سے ملانے کے لئے بلایا تھا''...... میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے سر سلطان نے آنکھوں سے چشمہ اتار کر

عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ یہاں کیسے پہنچ گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا کہیں پہنچنے کے لئے مجھے تم سے پرمشن لینا پڑتی ہے''...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھ کر بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ تمہیں تو کرانس کی سرکاری ایجنسیاں ڈھونڈتی پھر رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ڈھونڈتی رہیں۔ بلیک گرل میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ اپنے ملک تو کیا کسی بھی ملک کی ایجنسی کو ڈاج دے سکے''...... لڑکی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ صوفے پر بیٹھی ہوئی لڑکی کرانس کی بلیک گرل ایجنسی کی چیف بلیک گرل تھی۔ عمران اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور پھر وہ بلیک گرل کے سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔ سر سلطان بھی اپنی کرسی سے اٹھے اور وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

''یہ پچھلے ایک گھنٹے سے یہاں ہے اور ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ کہاں تھے تم اتنی دیر''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''موت سے آنکھ مچولی کھیل رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''موت سے آنکھ مچولی۔ کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک

کر کہا۔ بلیک گرل بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔
"میں فلیٹ سے نکل کر آپ کی طرف آ رہا تھا کہ دو سیاہ کاروں میں میرا تعاقب کرنا شروع کر دیا اور پھر......" عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں دونوں سیاہ کاروں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔
"اوہ۔ کون ہو سکتے ہیں وہ جو تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے تھے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ جاننے کے لئے مجھے ان کے پیچھے عالمِ بالا میں جانا پڑے گا جہاں ان کی روحیں قلابازیاں کھا رہی ہوں گی پھر مجھے یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ قلابازیاں کھانے کے بعد وہ جنت میں گئی ہیں یا دوزخ میں۔ اگر وہ جنت میں ہوئیں تو میری ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ دوزخ میں تو میں جا کر ان سے بات نہیں کر سکتا کہ وہ میری جان کے دشمن کیوں بنے ہوئے تھے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"فضول باتیں مت کرو"...... سر سلطان نے سر جھٹک کر کہا۔
"یہ فضول باتیں نہیں ہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"تو کیا تم نے کاروں میں موجود افراد کو چیک نہیں کیا تھا کہ وہ مقامی ہیں یا غیر ملکی"...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دونوں کاروں کے شیشے بلائنڈ تھے"...... عمران نے جواب دیا۔
"ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق انہی سے ہو جو بلیک گرل کے پیچھے لگے ہوئے ہیں"...... سر سلطان نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے ہلاک کرنے کے لئے کئی کرانسی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں جن میں سے ایک دو تو پاکیشیا میں بھی موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی کو میری یہاں آمد کی اطلاع مل گئی ہو اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو کہ میں یہاں تم سے ملنے آ رہی ہوں۔ میں تم تک نہ پہنچ سکوں اس لئے انہوں نے تم پر حملے کرنے شروع کر دیئے ہوں"...... بلیک گرل نے کہا۔
"ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی شک ہو رہا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
"بہرحال جو بھی ہے یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ بلیک گرل تمہارے فلیٹ میں جانے کی بجائے ایئر پورٹ سے سیدھی میرے پاس آ گئی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔
"تو تم نے ایئر پورٹ پر موجود میرے ساتھیوں کو بھی ڈاج دے دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا تھا۔ وہاں جولیا موجود تھی۔ جولیا کے

ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جسے میں نہیں پہچانتی تھی۔ ان دونوں نے میرا تعاقب کرنا شروع کیا تھا لیکن تم جانتے ہو کہ میرا کوئی تعاقب کرے اور مجھے اس کا علم نہ ہو ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ انہیں ڈاج دینے کے لئے میں ایک موڑ پر اتر گئی تھی اور وہ دونوں اس کار کے پیچھے چلے گئے تھے جس میں، میں سفر کر رہی تھی۔ جب تک وہ اس کار تک پہنچ کر کار کے ڈرائیور سے یہ معلوم کرتے کہ اس نے مجھے کہاں ڈراپ کیا ہے تب تک میں بہت دور نکل چکی تھی اور پھر میں کہیں اور جانے کی بجائے ڈائریکٹ سر سلطان سے ملنے چلی آئی''...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس ایسا کیا ہے جس کے لئے تمہارے ملک کی ایجنسیاں تمہاری جان کی دشمن بنی ہوئی ہیں۔ کیا تم نے کرانس کا کوئی اہم راز چوری کیا ہے جس کے لئے وہ تمہیں ہر طرف ڈھونڈتے پھر رہے ہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گولڈ رِنگ۔ وہ سب مجھے گولڈ رِنگ کے لئے ڈھونڈ رہے ہیں''...... بلیک گرل نے مسکرا کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

''گولڈ رِنگ۔ کیا مطلب۔ محض ایک گولڈ رِنگ کے لئے کرانسی ایجنسیاں تمہارے پیچھے پڑی ہوئی ہیں''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''اس کے پاس موجود گولڈ رِنگ محض ایک گولڈ رِنگ نہیں ہے

عمران۔ اس گولڈ رِنگ میں یہ اپنے ساتھ کرانس سے ایک بہت بڑا راز لائی ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیسا راز''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک کنگ کا راز''...... بلیک گرل نے جواب دیا اور عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ پھر اچانک وہ بری طرح سے اچھلا۔

''بلیک کنگ۔ اوہ تم کہیں اس بلیک کنگ کی بات تو نہیں کر رہی جو ایول کرائم کے لئے پوری دنیا پر اپنا ہولڈ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور جو سیاہ نقاب پوش کی تصاویر کے ذریعے ہپناٹائزڈ کر کے عام آدمی کو بھی اپنا غلام بنا کر اپنا ایجنٹ مقرر کر سکتا ہے''...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں اسی بلیک کنگ کا راز لائی ہوں جو ایول کرائم کے ذریعے پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے''...... بلیک گرل نے جواب دیا۔

''کیا راز ہے اس کا۔ کیا تم اسے جانتی ہو کہ وہ کون ہے اور کیا اس کا تعلق کرانس سے ہے''...... عمران نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس کا تعلق کرانس سے نہیں ہے لیکن اس کا ایک ہیڈ کوارٹر کرانس میں ضرور موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہی ہیڈ کوارٹر بلیک کنگ کا اصل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہ وہیں سے پوری دنیا

کے ایجنٹوں کو تصاویر اور دوسرے ذرائع سے کنٹرول کرتا ہے"۔
بلیک گرل نے کہا۔

"تمہیں اس کے ہیڈ کوارٹر کا کیسے پتہ چلا اور تم یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ جس ہیڈ کوارٹر کا تمہارے پاس راز ہے وہ بلیک کنگ کا ہی ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک طویل کہانی ہے جو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی۔ اس رنگ کے بارے میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اس رنگ کے لئے کرانسی ایجنسیاں ہی نہیں بلکہ بلیک کنگ بھی میرے پیچھے ہے اور جیسا کہ تم جانتے ہو کہ بلیک کنگ دنیا کا انتہائی پراسرار انسان ہے جو محض تصاویر سے کسی بھی آدمی کو اپنا ایجنٹ بنا سکتا ہے۔ وہ مجھ سے گولڈ رِنگ حاصل کرنے اور مجھے ہلاک کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ مجھ سے یہاں آتے ہوئے ایک حماقت ہو گئی تھی۔ میں نے آنے سے پہلے اپنے ہی کلب سے تمہیں کال کر دی تھی۔ گو کہ کلب میں موجود فون سیٹلائٹ سے منسلک ہے یقیناً بلیک کنگ کے پاس ایسا سسٹم موجود ہو گا جس سے وہ اس بات کا پتہ چلا سکتا ہے کہ سیٹلائٹ فون سے کہاں اور کسے کال کی گئی تھی۔ اب تک شاید اس نے یہاں موجود کرمنل افراد کو اپنی ٹرانس میں لے لیا ہو اور انہیں میری ہلاکت کے احکامات بھی دے دیئے ہوں۔ میں یہاں تک تو پہنچ گئی ہوں۔ آگے میرے ساتھ کیا ہو گا یہ میں خود بھی نہیں جانتی۔ میرا کام تھا یہ گولڈ رِنگ تم تک پہنچانا اور بس"۔

بلیک گرل نے کہا۔

"کیا تم مجھ سے ملنے میرے فلیٹ بھی گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔ اسے سلیمان کی بتائی ہوئی بات کا خیال آیا تھا کہ کوئی انجان لڑکی سلیمان سے اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"نہیں۔ کیوں"...... بلیک گرل نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم یہ گولڈ رِنگ خاص طور پر مجھے ہی کیوں دینا چاہتی ہو"...... عمران نے بات بدلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"اس کی ایک خاص وجہ ہے"...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی وجہ"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ بھی بعد میں بتاؤں گی"...... بلیک گرل نے اسی طرح سے مسکرا کر کہا۔

"ہر بات بعد میں بتانے کا کہہ رہی ہو۔ یہ بعد آخر آئے گی کب"...... عمران نے جھلا کر کہا۔

"بہت جلد۔ بس تم جلد سے جلد گولڈ رِنگ میں موجود ڈیٹا دیکھ لو اس کے بعد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی کہ میں نے یہ ریکارڈنگ کیسے حاصل کی ہے اور میں اسے تم تک کیوں لانا چاہتی تھی"...... بلیک گرل نے کہا۔

"کہاں ہے وہ گولڈ رِنگ"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس ہے"...... بلیک گرل نے کہا۔

"مجھے دو"......عمران نے کہا تو بلیک گرل نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلی سے ایک سنہری انگوٹھی اتار کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اس سے انگوٹھی لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ انگوٹھی پر سفید رنگ کا چھوٹا سا نگینہ جڑا ہوا تھا جس پر چھوٹے چھوٹے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ان سوراخوں کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ نگینے میں طاقتور مائیک اور مائیکرو کیمرہ چھپا ہوا ہے۔

"گولڈ رنگ کے ساتھ ساتھ تمہیں بلیک گرل کی حفاظت کے لئے بھی کچھ کرنا ہوگا عمران۔ یہ میرے پاس اسی لئے آئی تھی تاکہ میں اس کی حفاظت کا انتظام کرسکوں۔ جیسا کہ اس نے بتایا ہے کہ اس کے پیچھے کرانسی ایجنسیاں ہی نہیں بلیک کنگ کے ایجنٹ بھی لگے ہوئے ہیں اس لئے واقعی اس کی جان کو بے حد خطرہ ہے۔ اب تمہیں طے کرنا ہے کہ تم اسے کہاں لے جا کر رکھتے ہو تاکہ اس کی زندگی محفوظ رہے اور کرانسی ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ بلیک کنگ کے موت کے ہرکارے بھی اس تک نہ پہنچ سکیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں اسے کہاں لے جاؤں گا۔ اس کی وجہ سے کرانسی ایجنسیاں اور بلیک کنگ کے موت کے ہرکارے میرے پیچھے بھی لگ گئے ہیں اور انہوں نے مجھ پر حملے کرنے بھی شروع کر دیئے ہیں جن کی تفصیل میں آپ کو بتا چکا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا۔ بلیک گرل ہمارے ملک میں مہمان بن کر آئی ہے اور مہمانوں کی جان کی حفاظت کرنا ہم پر فرض ہے۔ یہ فرض میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ اب اس کی حفاظت کے لئے جو کچھ بھی کرنا ہے وہ تمہیں ہی کرنا ہے"...... سر سلطان نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے لے کر اپنے فلیٹ میں چلا جاؤں تاکہ اس کے بارے میں کرانسی ایجنسیوں یا بلیک کنگ کے موت کے ہرکاروں کو علم ہو وہ اسے ہلاک کرنے کے لئے اس بلڈنگ کو ہی اڑا دیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں بھی ناحق مارا جاؤں اور وہ بھی کنوارا"...... عمران نے کہا۔

"اگر تمہیں میری حفاظت کرنے میں مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔ میرا کام تم تک یہ گولڈ رنگ پہنچانا تھا اور میں یہ کام کر چکی ہوں"...... بلیک گرل نے ان دونوں کی باتیں سن کر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"کیسے کرو گی تم اپنی حفاظت کا انتظام"......عمران نے پوچھا۔

"جیسے بھی کروں۔ تمہیں اس سے کیا۔ میں یہاں باقاعدہ پلاننگ کر کے آئی ہوں اور میں یہاں اکیلی نہیں ہوں سمجھے تم"۔ بلیک گرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اکیلی نہیں ہو۔ مطلب۔ تمہارے ساس سسر تمہارے ساتھ ہی آئے ہیں"......عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میرے یہاں بہت سے آدمی موجود ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں"...... بلیک گرل نے منہ بنا کر کہا۔

"بہت سے آدمیوں کا لفظ استعمال مت کرو۔ اس سے کوئی الٹ مطلب نکال سکتا ہے"......عمران نے مسکرا کر کہا۔

"الٹ مطلب۔ کیا الٹ مطلب نکلتا ہے اس بات سے۔ بولو"...... بلیک گرل نے اسے گھور کر کہا۔

"سر سلطان آپ بتائیں اسے آدمی اور آدمیوں میں کیا فرق ہے"......عمران نے سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس معاملے میں مت گھسیٹو نانسنس"......سر سلطان نے منہ بنا کر کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے ہوں۔

"مجھے تم بتاؤ۔ کیا فرق ہے آدمی اور آدمیوں میں۔ جواب دو۔ بتاؤ مجھے"...... بلیک گرل نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مشرقی عورتیں ایک وقت میں ایک آدمی رکھتی ہیں اور یہاں آدمی سے مراد شوہر کی ہوتی ہے۔ ایک آدمی مطلب ایک شوہر اور تم آدمیوں کا کہہ رہی ہو اور وہ بھی بہت سے اب تم خود ہی سمجھ جاؤ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں"......عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک گرل غرا کر رہ گئی۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ تو تم مجھے بہت سے آدمی مطلب شوہر رکھنے کا کہہ رہے ہو"...... بلیک گرل نے غرا کر کہا۔

"میں نہیں۔ یہ تم نے کہا ہے ڈیئر"......عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں کا کہہ رہی تھی۔ شوہروں کا نہیں۔ سمجھے تم نانسنس"...... بلیک گرل نے سر جھٹک کر کہا۔

"پہلے نہیں اب سمجھا ہوں"......عمران نے شرارتی لہجے میں کہا۔

"عمران اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور جلد سے جلد گولڈ رِنگ چیک کرو اور دیکھو اس میں بلیک کنگ کے بارے میں کیا ریکارڈنگ ہے۔ اس سے جو کچھ بھی پتہ چلے اس کے بارے میں مجھے بھی ضرور بتانا۔ میں بھی یہ جاننے کے لئے بے چین ہو رہا ہوں کہ بلیک کنگ کون ہے"......سر سلطان نے کہا۔

"آپ مجھے گولڈ رِنگ ساتھ لے جانے کا کہہ رہے ہیں یا بلیک گرل کو لے جانے کا"......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"دونوں کا کہہ رہا ہوں نانسنس"......سر سلطان نے سر جھٹک کر کہا۔

"لیکن میں بلیک گرل کو اپنے ساتھ کیسے لے جا سکتا ہوں"۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

"کیوں۔ کیوں نہیں لے جا سکتے تم اسے ساتھ۔ بولو"......سر سلطان نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے میرے ساتھ اگر ڈیڈی نے دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گے۔ آپ ڈیڈی کو جانتے ہیں نا۔ انہوں نے مجھے اگر کسی بھی نامحرم لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا تو وہ میرے ساتھ کیا کریں گے اور ڈیڈی تو ایک

طرف اگر جولیا نے مجھے بلیک گرل کے ساتھ دیکھ لیا تو وہ اپنی دونوں سینڈلیں اتار کر اس وقت تک میرے سر پر مارتی رہے گی جب تک میرا سر گنجا نہ ہو جائے''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''شٹ اپ۔ فضول باتیں مت کرو۔ مجھے ابھی چند لمحوں کے بعد پرائم منسٹر ہاؤس ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے ورنہ میں اسے اپنے ساتھ لے جاتا''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو میٹنگ سے واپس آ کر آپ اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ اتنی دیر تو یہ یہاں آپ کا ویٹ کر ہی لے گی۔ کیوں بلیک گرل میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے پہلے سر سلطان سے اور پھر بلیک گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سوری۔ مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانا۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں اپنی حفاظت کا خود بندوبست کر سکتی ہوں۔ تم بس جلد سے جلد مائیکرو فلم چیک کرو اور سوچو کہ بلیک کنگ کے خلاف تم کیا کر سکتے ہو''...... بلیک گرل نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''اگر مجھے تم سے رابطے کی ضرورت ہوئی تو میں تمہیں کہاں تلاش کروں گا۔ جہاں جا رہی ہو وہاں کا اتہ پتہ ہی دے دو نہیں تو کوئی فون نمبر ہی سہی''...... عمران نے کہا۔

''اپنی حفاظت کا مکمل انتظام کرنے کے بعد میں تم سے خود ہی رابطہ کر لوں گی۔ گڈ بائے''...... بلیک گرل نے کہا اور اس سے پہلے کہ سر سلطان اسے روکتے وہ تیز تیز چلتی ہوئی سر سلطان کے آفس

سے نکلتی چلی گئی۔

''یہ کیا حماقت ہے''...... سر سلطان نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے۔ کدھر ہے''...... عمران نے حماقت زدہ انداز میں اپنے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران تمہیں اسے اس طرح نہیں جانے دینا چاہئے تھا''۔ سر سلطان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اب وہ دودھ پیتی بچی تو تھی نہیں کہ میں اسے گود میں اٹھا کر باہر تک چھوڑنے چلا جاتا''...... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا اطمینان دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تم نے جان بوجھ کر اسے جانے کا موقع دیا ہے۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں''...... سر سلطان نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ بلیک گرل ہے جناب سر سلطان صاحب۔ بلیک کنگ اور کرانسی ایجنسیوں کو ڈاج دے کر وہ جب یہاں تک پہنچ سکتی ہے تو وہ اپنی حفاظت کا بھی انتظام کر سکتی ہے۔ میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ آپ کے کہنے پر میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے بھی لیتا تو وہ کبھی بھی میری بات نہ مانتی۔ اسے اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہے اور یہ غلط نہیں ہے کہ وہ اپنی حفاظت کرنا بھی جانتی ہے۔ وہ شکریہ کہہ کر میری آفر ٹھکرا دیتی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا شکریہ قبول کرنا پڑ جاتا کچھ سمجھے یا اور سمجھاؤں''...... عمران نے کہا

تو سر سلطان ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''بہر حال یہ بات میرے لئے بھی حیران کن ہے کہ بلیک گرل دنیا کے سب سے بڑے مجرم بلیک کنگ کے بارے میں جانتی ہے وہ اس کا راز ہمیں دینے کے لئے یہاں آئی ہے اور بغیر کسی مطلب کے وہ بلیک کنگ کا راز ہمیں دے کر یہاں سے چلی بھی گئی ہے''۔ سر سلطان نے کہا۔

''یہ نہ کہیں کہ وہ یہاں بغیر کسی مطلب کے آئی تھی۔ آپ نہیں جانتے۔ بلیک گرل جتنی زمین کے باہر ہے اتنی زمین کے نیچے بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

''بلیک گرل آپ کو جتنی سیدھی دکھائی دیتی ہے اتنی سیدھی وہ نہیں ہے اور جس طریقے سے اس نے گولڈ رِنگ مجھے دی ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ بلیک گرل جو کہہ رہی ہے وہ سچ نہیں ہے۔ اس کے سچ کے پیچھے کوئی راز ہے اور وہ راز کیا ہے اس کے بارے میں، میں بھی ابھی کوئی اندازہ نہیں لگا سکا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ بلیک گرل نے جان بوجھ کر اور کسی خاص مقصد کے لئے یہ رِنگ تمہیں دیا ہے''...... سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ کیا مطلب ہو سکتا ہے اس کا اور اس نے ایسا کیوں کیا

ہے''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے بغیر تفصیل بتائے یہ رِنگ مجھے دیا ہے۔ آپ اس کی بات پر یقین کر سکتے ہیں کہ گولڈ رِنگ میں بلیک کنگ کا راز ہے مگر مجھے اس بات پر یقین نہیں ہے۔ اس گولڈ رِنگ میں کچھ نہ کچھ ہے مگر اس کا تعلق بلیک کنگ کی ذات سے نہیں ہے اور نہ ہی اس رِنگ میں بلیک کنگ کے خلاف کوئی مواد ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ گولڈ رِنگ میں بلیک کنگ کے خلاف کوئی مواد نہیں ہے''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک گرل کچھ کہہ رہی تھی اس کی آنکھیں کچھ اور ہی بتا رہی تھیں۔ وہ خود کو کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن نجانے کیوں مجھے اس کی آنکھوں میں ایک ایسی چمک دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ مجھے کسی بہت بڑے چکر میں پھنسانے آئی ہو اور اس رِنگ کے میرے ہاتھ میں آتے ہی اس کا مقصد پورا ہو گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیا اس رِنگ میں کوئی خطرناک مواد ہے''...... سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس رِنگ میں ایسا مواد نہیں ہے جو میرے لئے جان لیوا ہو سکے لیکن اس میں جو کچھ بھی ہے وہ خطرناک ضرور ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہارے خیال میں تمہیں اس گولڈ رِنگ سے کیا خطرہ ہو سکتا

ہے“...... سر سلطان نے حیرت سے کہا۔

”ابھی اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ پہلے مجھے اس رِنگ کو چیک کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ہی میں آپ کو اس خطرے کے بارے میں بتا سکتا ہوں جو مجھے اپنے سر پر منڈلاتا دکھائی دے رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو جاؤ۔ جلدی جاؤ اور اس رِنگ کو چیک کرو۔ تمہاری باتیں سن کر تو مجھے بھی ہول آنا شروع ہو گئے ہیں۔ نجانے کیا ہے اس رِنگ میں جس نے تم جیسے انسان کو بھی پریشان کر دیا ہے“۔ سر سلطان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اگر بلیک گرل خود کو چالاک اور ذہین سمجھتی ہے تو میں بھی اس سے کم نہیں ہوں۔ میں اتنی جلدی اور آسانی سے اس کا شکار نہیں بنوں گا“...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر سر سلطان بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کے چہرے پر حقیقتاً سنجیدگی طاری ہوگئی تھی۔ اس نے بلیک گرل کا دیا ہوا گولڈ رِنگ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر وہ سر سلطان کو اللہ حافظ کہتا ہوا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا ان کے آفس سے نکل چلا گیا۔

سفید کار تنویر کی کار کی ڈگی کی سائیڈ سے ٹکرائی تھی جس سے تنویر کی کار سڑک پر کسی لٹو کی طرح گھوم گئی تھی اور سڑک سے ہٹ گئی تھی۔ زور دار جھٹکا لگنے کی وجہ سے تنویر اور جولیا کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھی۔

سفید کار تنویر کی کار کو ٹکر مارتے ہی اس کے سائیڈ سے ہوتی ہوئی تیزی سے آگے نکل گئی تھی۔ تنویر نے جو سفید کار کو اس طرح وہاں سے نکلتے دیکھا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے جبڑے بھینچتے ہوئے فوراً کار گھمائی اور تیزی سے کار لے کر سفید کار کی طرف بڑھا۔ سفید کار کھلی سڑک پر انتہائی تیزی سے دوڑ رہی تھی۔ تنویر نے کار کی رفتار بڑھانی شروع کر دی۔ لیکن اس کی کار ابھی تھوڑی ہی دور گئی ہو گی کہ اچانک کار کو زور زور سے جھٹکے لگنا شروع ہو گئے۔

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ کار کو جھٹکے کیوں لگ رہے ہیں“...... جولیا

نے غصیلے لہجے میں کہا۔
''ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... تنویر نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''کیا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا ہوا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔
''میٹر کار کا پٹرول ٹینک خالی شو کر رہا ہے''...... تنویر نے کہا تو جولیا نے چونک کر میٹر کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی حیرت ابھر آئی کہ واقعی میٹر کی سوئی زیرو کو چھوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جولیا نے فوراً کھڑکی سے سر نکال کر کار کے عقبی حصے کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔
''سفید کار کی ٹکر سے کار کا پٹرول ٹینک لیک ہو گیا ہے۔ پٹرول سڑک پر گر رہا ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے جھٹکے کھاتی ہوئی کار کو سڑک کی سائیڈ پر کیا اور روک لیا اور فوراً کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جولیا نے بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور کار سے باہر آ گئی۔
کار کا پٹرول ٹینک زور دار ٹکر کی وجہ سے واقعی بری طرح سے ڈیمیج ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ٹینک کا سارا پٹرول سڑک پر گر گیا تھا۔ یہ تو شکر تھا کہ پٹرول ٹینک کو آگ نہیں لگی تھی ورنہ ٹینک کو اچانک لگنے والی ٹکر سے ٹینک میں دھماکہ ہو جاتا اور کار کے ساتھ ان دونوں کے بھی پرخچے اڑ سکتے تھے۔
''اس نے جان بوجھ کر ٹینک کو ہٹ کیا تھا تاکہ ہم اس کے

پیچھے نہ آ سکیں''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔
''ہاں۔ وہ بلیک گرل کا ہی ساتھی تھا اور ظاہر ہے جیسی چالاک اور عیار بلیک گرل ہے اس کے ساتھی بھی اتنے ہی چالاک اور عیار ہوں گے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
''مجھے سفید کار کے نزدیک رہنا چاہئے تھا۔ ہماری احتیاط پسندی کی وجہ سے بلیک گرل ہمارے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اگر میں سفید کار کے نزدیک رہتا تو وہ راستے میں کہیں ڈراپ نہ ہوتی''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔
''بلیک گرل بہت چالاک عورت ہے تنویر۔ اسے آفت کی پرکالہ ایسے ہی نہیں کہا جاتا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ وہ جلد ہی چیک کر لے گی کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔
''اگر آپ کو یقین تھا تو پھر آپ مجھے پہلے ہی بتا دیتیں تاکہ میں اس کی موجودگی میں ہی اس کی کار کو گھیر لیتا اور اسے گردن سے پکڑ کر کار سے باہر نکال لاتا''...... تنویر نے کہا۔
''وہ تب بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل جاتی۔ تم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہو۔ مجھے تو اب اس بات کی فکر ہو رہی ہے کہ بلیک گرل جس طرح سے ہمیں ڈاج دے کر نکلی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ واقعی یہاں کسی خاص اور بہت بڑے مقصد کے لئے آئی ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
''آپ کے خیال میں اس کا یہاں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا

ہے''.....تنویر نے کہا۔

''اس کا مجھے اندازہ نہیں ہے لیکن چیف نے جس طرح مجھے بلیک گرل کی آمد کی اطلاع اور اس کی نگرانی کا حکم دیا تھا اس سے مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے کہ بلیک گرل کے حوالے سے معاملہ انتہائی اہم ہے اور بلیک گرل کا پاکیشیا آنا بلا جواز نہیں ہو سکتا''..... جولیا نے کہا۔

''لیکن اب ہم کیا کریں۔ بلیک گرل تو ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی ہے''.....تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''اس کا اب ایک ہی جگہ ملنے کا امکان ہو سکتا ہے''..... جولیا نے کہا۔

''کس جگہ''.....تنویر نے پوچھا۔

''عمران کا فلیٹ''..... جولیا نے کہا۔

''عمران کا فلیٹ۔ کیا مطلب۔ کیا بلیک گرل، عمران سے ملنے آئی ہے''.....تنویر نے چونک کر کہا۔

''بلیک گرل پاکیشیا میں آئے اور عمران سے نہ ملے ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں اسے بخوبی جانتی ہوں۔ وہ عمران کی دیوانی ہے اور ہر وقت عمران سے ملنے کے لئے بے قرار رہتی ہے''..... جولیا نے کہا تو تنویر حیرت سے جولیا کی شکل دیکھنے لگا۔

''آپ جانتی ہیں کہ بلیک گرل عمران کی دیوانی ہے''.....تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں اس کے رنگ ڈھنگ سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔ اس کے دل میں عمران کے لئے کیا ہے مجھ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے''..... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تو کیا عمران بھی اس کا دیوانہ ہے''..... تنویر نے آنکھیں چمکاتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ عمران اس میں دلچسپی نہیں لیتا۔ وہ اس سے دور رہنے کی ہی کوشش کرتا ہے''..... جولیا نے جواب دیا تو تنویر کی آنکھوں کی چمک فوراً معدوم ہو گئی۔

''ہو سکتا ہے کہ عمران جان بوجھ کر آپ کے سامنے اس میں دلچسپی نہ لیتا ہو اور آپ کی غیر موجودگی میں وہ بھی اس کا دیوانہ ہو''.....تنویر نے امید بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے عمران کے کردار پر کوئی شک نہیں ہے۔ بلیک گرل سے زیادہ میں عمران کو جانتی ہوں۔ بلیک گرل مغربی تہذیب کی عورت ہے اور عمران مغربی تہذیب انتہائی ناپسند کرتا ہے''..... جولیا نے کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اس نے جولیا سے عمران کے بارے میں جو بھی بات کی تو اسے جولیا سے عمران کی تعریف ہی سننے کو ملے گی اور تنویر بھلا جولیا کے منہ سے عمران کی تعریف کہاں سن سکتا تھا۔

''تو پھر ہمیں جلد سے جلد عمران کے فلیٹ کی طرف جانا چاہئے تاکہ بلیک گرل وہاں آئے تو ہم اس پر نظر رکھ سکیں''.....تنویر نے

بات بدلتے ہوئے کہا۔
''ہاں۔تم کوئی ٹیکسی روکو۔ تب تک میں سیل فون پر چیف کو صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور سڑک کی طرف بڑھ گیا جبکہ جولیا ہینڈ بیگ سے سیل فون نکال کر چیف کو کال کرنے میں مصروف ہو گئی۔

مادام سموریا نے گولی ڈالٹن کے مشین پسٹل پر چلائی تھی۔ اسے گولی چلاتے دیکھ کر ڈالٹن نے بے اختیار ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں مادام سموریا کی گن سے نکلنے والی گولی ڈالٹن کے مشین پسٹل والے ہاتھ کو چھوتی ہوئی نکل گئی تھی اور ڈالٹن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔

''تم کیا سمجھتے ہو۔ کیا میں تمہارے بلیک بموں سے بے ہوش ہو سکتی ہوں''...... مادام سموریا نے ڈالٹن کی جانب خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔
''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم بلیک بموں کی گیس سے بے ہوش نہیں ہوئی تھی''...... ڈالٹن نے بری طرح سے چونکتے اور ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
''میں بے ہوش ہوئی تھی لیکن میری بے ہوشی کچھ دیر کے لئے تھی۔ میں مسلسل بھاگ دوڑ کرنے اور سانس پھولنے سے روکنے

کے لئے ویامک ٹیبلٹس کا استعمال کرتی ہوں۔ ان ٹیبلٹس کے مستقل استعمال سے نہ تو میرا سانس پھولتا ہے اور نہ مجھ پر تھکان طاری ہوتی ہے۔ انہی ٹیبلٹس کی وجہ سے مجھ پر بے ہوشی کی گیس کا زیادہ اثر بھی نہیں ہوتا ہے۔ میں گیس سے بے ہوش ضرور ہو جاتی ہوں لیکن ٹیبلٹس کی وجہ سے میری رگوں میں خون کی روانی تیز ہو جاتی ہے جو میرے سوئے ہوئے دماغ کو فوراً جگا دیتا ہے اور مجھے وقت سے بہت پہلے ہوش آ جاتا ہے اور میرے دماغ میں موجود گیس کا اثر بھی فوراً ہی زائل ہو جاتا ہے“...... مادام سموریا نے کہا تو ڈالٹن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”ہونہہ۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم ہوش میں آ گئی ہو مادام سموریا۔ میں تو اس بات سے حیران ہوں کہ تم اس عورت کو بلیک گرل سمجھ کر یہاں کیوں لے آئی ہو۔ یہ بلیک گرل نہیں ہے“...... ڈالٹن نے کہا تو مادام سموریا چونک کر بندھی ہوئی کراسٹی کی جانب دیکھنا شروع ہو گئی۔

”تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ بلیک گرل نہیں ہے“...... مادام سموریا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”ایک زمانے میں، میں نے بلیک گرل کی پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ایجنسی میں اس کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں نے اسے بہت نزدیک سے دیکھا ہے۔ بلیک گرل جس بھی میک اپ میں ہو مجھے اس کا میک اپ چیک کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بلیک گرل کی دو

مخصوص نشانیاں ہیں جنہیں دیکھ کر مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ کون بلیک گرل ہے اور کون نہیں“...... ڈالٹن نے کہا۔

”اوہ۔ کون سی نشانیاں ہیں وہ“...... مادام سموریا نے چونکتے ہوئے کہا اور ڈالٹن اسے بلیک گرل کے کان کی لو اور چھوٹی انگلی کی نشانیوں کے بارے میں بتانے لگا۔

”اوہ۔ اگر یہ بلیک گرل نہیں ہے تو پھر کون ہے اور میرے آدمی اسے بلیک گرل سمجھ کر کیوں اٹھا لائے ہیں“...... مادام سموریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کے آدمیوں نے شاید اس کا قد کاٹھ دیکھ کر اسے بلیک گرل سمجھ لیا تھا۔ میں بھی اسی دھوکے میں آپ کے آدمیوں کے پیچھے آیا تھا لیکن یہاں آ کر مجھے پتہ چلا کہ میں نے خواہ مخواہ اپنا وقت ہی ضائع کیا ہے۔ یہ بلیک گرل ہے ہی نہیں“...... ڈالٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تم بلیک گرل کے پیچھے کیوں لگے ہو اور تم ہو کون“۔ مادام سموریا نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے آپ نے مجھے نہیں پہچانا ہے جبکہ میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا“...... ڈالٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے میک اپ کر رکھا ہے مگر نجانے کیوں مجھے تمہاری آواز جانی پہچانی سی لگ رہی ہے“...... مادام سموریا نے اس کی طرف غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید بھول رہی ہیں۔ ہم کرانس کی سیکرٹ سروس میں ایک ساتھ کام کر چکے ہیں۔ آپ نے سیکرٹ سروس چھوڑ کر جب اپنی ایجنسی بنائی تھی تو میں نے بھی کچھ عرصے بعد سیکرٹ سروس چھوڑ دی تھی اور پھر میں دوسری ایجنسی میں شامل ہو گیا تھا''۔ ڈالٹن نے کہا تو مادام سموریا چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر وہ یکلخت اچھل پڑی۔

''ڈالٹن۔ ڈالٹن گرے۔ تم ڈالٹن گرے ہی ہو نا''...... مادام سموریا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ڈالٹن گرے ہوں اور میرا تعلق فیڈلے گینگ سے ہے''...... ڈالٹن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو فیڈلے بھی بلیک گرل کے پیچھے لگا ہوا ہے مگر کیوں''...... مادام سموریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے فیڈلے نے بلیک گرل کی ہلاکت کے لئے بھیجا تھا بلیک گرل کے ساتھ ساتھ مجھے علی عمران کو بھی ہلاک کرنے کا کہا گیا تھا جس سے بلیک گرل ملنے آنے والی تھی۔ اسی لئے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ علی عمران کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا تاکہ جیسے ہی بلیک گرل وہاں آئے میں اسے ٹارگٹ کر سکوں۔ میں بلیک گرل کو ہلاک کرنے کے بعد عمران کو ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے آدمیوں کی وجہ سے میں بھی دھوکہ کھا گیا اور اس لڑکی کے پیچھے

یہاں چلا آیا''...... ڈالٹن نے کہا۔

''لیکن فیڈلے بلیک گرل کو کیوں ہلاک کرانا چاہتا ہے۔ وہ یہاں کرانسی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے جبکہ میں بھی کرانس سے بلیک گرل کے پیچھے آئی ہوں۔ کیا کرانسی حکومت نے ہماری طرح تمہیں بھی بلیک گرل کے پیچھے بھیجا ہے''...... مادام سموریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ میں تو فیڈلے کے حکم کا پابند ہوں وہ جو حکم دیتا ہے اسے پورا کرنا میرا فرض ہے اور میں اپنا فرض نبھانے کے لئے آیا تھا''...... ڈالٹن نے کہا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایک لڑکی کے پیچھے کرانس کی دو ایجنسیاں کیوں کام کر رہی ہیں۔ ایک فیڈلے کی ایجنسی اور ایک میری جسے بلیک گرل کو زندہ پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے''...... مادام سموریا نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ کو بلیک گرل کی ہلاکت کا ٹاسک نہیں دیا گیا''...... ڈالٹن نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ بلیک گرل کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو مجھے ہر حال میں اس سے حاصل کرنی ہے۔ اس چیز کو حاصل کئے بغیر میں بلیک گرل کو ہلاک نہیں کر سکتی''...... مادام سموریا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا چیز ہے بلیک گرل کے پاس جسے آپ حاصل کرنا چاہتی ہیں''...... ڈالٹن نے کہا۔

”سوری۔ ہم اکٹھے کام کر چکے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اب بھی دوست ہیں۔ میں اپنی ایجنسی کے لئے کام کرتی ہوں اور تم دوسری ایجنسی سے تعلق رکھتے ہو اس لئے میں تمہیں اپنا کوئی راز نہیں بتا سکتی“...... مادام سموریا نے کہا تو ڈالٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہماری ایجنسیاں بھی الگ الگ ہیں اور ہمیں دیئے گئے ٹاسک بھی الگ الگ ہیں اس لئے آپ اپنا کام کریں اور میں اپنا کام کروں گا“...... ڈالٹن نے کہا۔

”کیا مطلب“...... مادام سموریا نے چونک کر کہا۔

”آپ بلیک گرل کو زندہ پکڑنا چاہتی ہیں جبکہ میرے پاس اس کے لئے ڈیتھ آرڈرز ہیں اور ظاہر ہے میں اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا جب تک کہ میں اپنا کام پورا نہیں کر لیتا“...... ڈالٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تمہارا کیا خیال ہے تم میرے ہاتھوں سے بلیک گرل کو چھین کر ہلاک کر دو گے“...... مادام سموریا نے یکلخت ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ میں بلیک گرل کو آپ کے ہاتھ آنے ہی نہ دوں۔ آپ کے ہاتھ آنے سے پہلے ہی میں اس کا شکار کر لوں“...... ڈالٹن نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ مادام سموریا کا شکار کوئی اور کرے ایسا ممکن نہیں ہے

ڈالٹن۔ تم اس وقت تک کا انتظار کرو جب تک میں بلیک گرل سے وہ چیز حاصل نہیں کر لیتی جس کے لئے میں یہاں آئی ہوں۔ مجھے بلیک گرل سے وہ چیز مل گئی پھر تم جو چاہے کر لینا چاہے اسے گولی مار دینا یا اپنے ساتھ لے جانا۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہو گا“...... مادام سموریا نے کہا۔

”پہلے یہ تو پتہ چل جائے کہ بلیک گرل یہاں کس روپ میں آئی ہے اور اب کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے اب تک وہ عمران سے مل کر واپس بھی چلی گئی ہو۔ اسے اتنے بڑے شہر میں تلاش کرنا ایسا ہی ہو گا جیسا بھوسے سے سوئی ڈھونڈنا“...... ڈالٹن نے کہا۔

”میں بھوسے سے سوئی ڈھونڈنے کا فن بھی جانتی ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ جہاں بھی ہو گی میں اس تک پہنچ جاؤں گی“...... مادام سموریا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”وہ کیسے“...... ڈالٹن نے طنز بھرے لہجے میں پوچھا۔

”زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں تمہیں یونہی بتا دوں گی کہ میں بلیک گرل تک کیسے پہنچ سکتی ہوں“۔ مادام سموریا نے غرا کر کہا۔

”اگر آپ بلیک گرل تک پہنچ سکتی ہیں تو پھر میں بھی آپ سے کم نہیں ہوں۔ اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو گیا تھا جب ہم ایک ساتھ کرانسی سیکرٹ سروس میں کام کرتے تھے۔ بہرحال دیکھتے ہیں کہ بلیک گرل تک آپ پہلے پہنچتی ہیں یا میں“...... ڈالٹن نے

کہا۔

''تمہاری اس بات پر میں تمہیں یہیں گولی مار کر ہلاک کر سکتی ہوں ڈالٹن۔ تم جانتے ہو کہ میں نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا ہے اور اپنی جیت کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں''...... مادام سموریا نے غراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ جانتا ہوں آپ کے بارے میں۔ مجھے گولی مارنے سے بہتر ہو گا کہ اب آپ بھی میری طرح بلیک گرل کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کون اس تک پہلے پہنچتا ہے''...... ڈالٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ تم اپنے طور پر اسے تلاش کرو میں اپنے طور پر اسے تلاش کرتی ہوں''...... مادام سموریا نے کہا۔

''اس کا کیا کرنا ہے''...... ڈالٹن نے کراسٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بدستور کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور بے ہوش تھی۔

''اسے میرے ساتھی لائے ہیں۔ اس کا فیصلہ میں خود کروں گی کہ مجھے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے''...... مادام سموریا نے کہا۔

''او کے۔ تو پھر میں چلتا ہوں۔ میں یہاں اکیلا نہیں آیا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھی اس رہائش گاہ میں قتل و غارت کا طوفان کھڑا کر دیں اور آپ کے ساتھی ناحق میرے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے جائیں۔ مجھے باہر جا کر انہیں روکنا ہو گا''...... ڈالٹن نے کہا

تو مادام سموریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈالٹن نے آگے بڑھ کر اپنا گرا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر مادام سموریا کو ٹاٹا کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ڈالٹن کے جانے کے بعد مادام سموریا چند لمحے غور سے کراسٹی کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ آگے بڑھی اور وہ کراسٹی میں ڈالٹن کی بتائی ہوئی بلیک گرل کی نشانیاں چیک کرنے لگیں لیکن کراسٹی کی نہ تو کان کی لو نوکیلی تھی اور نہ ہی اس کی چھوٹی انگلی میں کوئی فرق تھا۔

''ہونہہ۔ ڈالٹن ٹھیک کہہ رہا تھا۔ یہ واقعی بلیک گرل نہیں ہے''...... مادام سموریا نے کہا اور اس نے اچانک پسٹل کراسٹی کے سر سے لگا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کراسٹی کے سر میں گولی مار دینا چاہتی ہو۔ لیکن پھر اچانک اس کا ارادہ بدل گیا اور اس نے پسٹل کراسٹی کے سر سے ہٹا لیا۔

''ہونہہ۔ اس لڑکی کا تعلق اگر عمران سے ہے تو یہ میرے کام آ سکتی ہے۔ مجھے اس کی زبان کھلوانی چاہئے۔ یہ زبان کھولے گی تب ہی پتہ چل سکے گا کہ یہ کون ہے اور اس کا عمران سے کیا تعلق ہے اور یہ عمران سے ملنے اس کے فلیٹ میں کیوں جا رہی تھی''۔ مادام سموریا نے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ کراسٹی کو بے ہوش اور بندھی ہوئی حالت میں چھوڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ آپ بڑے سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے عمران کو سنجیدہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہیں میری سنجیدگی اچھی نہیں لگتی"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ آپ سنجیدہ اچھے نہیں لگتے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر اچھا لگتا ہوں تو تمہیں پوچھنا ہی نہیں چاہئے تھا کہ میں سنجیدہ کیوں نظر آ رہا ہوں۔ اچھا لگنے کی وجہ سے تو تمہیں خوش ہونا چاہئے تھا کہ میں سنجیدہ ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنجیدگی کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہئے۔ بغیر وجہ کے سنجیدگی

اچھی نہیں لگتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں تمہیں میں اچھا نہیں لگتا ہوں"...... عمران نے اسے آنکھیں دکھا کر کہا۔

"یہ تو میں نے نہیں کہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو بھی کہا ہے۔ میری اپنی مرضی ہے جو میں سمجھ لوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"سنجیدگی کے ساتھ آپ کچھ الجھے ہوئے بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ سب خیریت تو ہے نا"...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ایک کپ چائے پلا دو پھر میں تمہیں اپنی سنجیدگی کا بھی بتا دوں گا اور رنجیدگی کا بھی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنستے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بنا کر لاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بلیک زیرو چائے بنانے کے لئے کچن کی طرف چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ چائے کے دو کپ لایا تو عمران اسی طرح گہرے خیالوں میں کھویا ہوا بیٹھا تھا۔

"چائے"...... بلیک زیرو نے عمران کو سنجیدہ دیکھ کر چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ٹھنڈی ہے یا گرم"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تو بنا کر لایا ہوں اتنی جلدی ٹھنڈی کیسے ہو سکتی ہے"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھا کہ تم نے چائے دو تین گھنٹے پہلے یہاں لا کر رکھی تھی اور میں چونکہ خیالی دنیا میں کھویا ہوا تھا اس لئے پڑے پڑے چائے اب تک ٹھنڈی ہو گئی ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہیں آپ“...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اسی کے خیالوں میں جو مجھے اپنے خیالوں میں آنے ہی نہیں دیتی“...... عمران نے لہک کر گنگنانے والے انداز میں کہا۔

”کس کی بات کر رہے ہیں جولیا کی یا“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یا کی ہی بات کر رہا ہوں اور اب یہ نہ کہنا کہ تم یا کے بارے میں نہیں جانتے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔

”میں آپ کی یا کے بارے میں بھی جانتا ہوں گو کہ پہلے اس یا کے بارے میں ہم نے آپس میں کبھی بات نہیں کی ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کی یا کون ہو سکتی ہے“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے فارغ رہ رہ کر یا تو تم چہرہ شناس بن گئے ہو یا پھر تم نے علم نجوم سیکھ لیا ہے جو تم میری یا کے بارے میں بھی جان گئے ہو“...... عمران نے کہا۔

”نہیں نہ میں چہرہ شناس ہوں اور نہ ہی مجھے علم نجوم میں کوئی دلچسپی ہے“...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تو پھر تمہیں میری یا کے بارے میں کیسے پتہ چلا“...... عمران نے چائے کا کپ اٹھا کر اس کا سپ لیتے ہوئے کہا

”وہ پاکیشیا جو آ گئی ہے اور آپ نے اس کی نگرانی کے لئے جولیا اور تنویر کو ایئر پورٹ جو بھیجا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہونہہ۔ میری یا جولیا اور تنویر سے زیادہ ہوشیار نکلی ہے۔ وہ ان دونوں کو ڈاج دے کر آسانی سے نکل گئی تھی“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”جی ہاں۔ جولیا کی کال آئی تھی۔ اس نے مجھے بتا دیا تھا کہ بلیک گرل انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو گئی تھی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر تم نے دل کھول کر ان کی تعریف کی ہو گی کہ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے باوجود ایک لڑکی ان کے سامنے نکل گئی تھی“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ ان کی تعریف میں، میں نے دونوں کو زبردست انداز میں جھاڑ دیا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس میں ان کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔ بلیک گرل انتہائی چالاک اور کائیاں لڑکی ہے وہ بھلا آسانی سے کہاں ان کے قابو آنے والی تھی“...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب تک وہ آپ سے ملنے نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ملی بھی ہے اور اس نے مجھے پرپوز بھی کر دیا ہے"۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"پرپوز۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بھلے انسان۔ لڑکا، لڑکی کو شادی کے لئے پرپوز کرتا ہے اور اگر لڑکا شرمیلا ہو تو پھر لڑکی کو ہی اسے پرپوز کرنا پڑتا ہے۔ اب کچھ آیا سمجھ میں یا پرپوز کا مطلب تفصیل سے تمہیں بتاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے پرپوز کرنے کا مطلب معلوم ہے۔ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بلیک گرل نے آپ کو شادی کے لئے پرپوز کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میری دیوانی ہے۔ اسی لئے وہ کرانس میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میرے لئے یہاں آ گئی ہے۔ اب وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اور اس نے مجھے سر سلطان کے سامنے پرپوز کرتے ہوئے منگنی کی انگوٹھی بھی دے دی ہے۔ اب میری مرضی ہے کہ میں پہنوں یا اپنی جیب میں رکھوں"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان کے سامنے۔ تو کیا بلیک گرل آپ کو سر سلطان کے آفس میں ملی تھی"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ جولیا اور تنویر کو ڈاج دے کر سیدھی سیکرٹریٹ گئی تھی

اور پھر سر سلطان نے مجھے فون کر کے وہاں بلایا تھا۔ بلیک گرل سے ملنا واقعی لاکھوں کا گھاٹا ہے۔ وہ جب بھی ملتی ہے کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے اب یہ میری قسمت تھی کہ کچھ نہ کچھ ہونے کے باوجود میں بچ نکلا ہوں ورنہ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کچھ ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے خود پر دو سیاہ کاروں سے ہونے والے حملوں کے بارے میں اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے سر سلطان کے سامنے بلیک گرل سے جو باتیں ہوئی تھیں اس سے بھی آگاہ کر دیا۔

"اگر بلیک گرل کا کہنا ہے کہ گولڈ رِنگ میں بلیک کنگ کے خلاف ڈیٹا موجود ہے تو پھر آپ کو کیوں شک ہے کہ بلیک گرل نے آپ سے جھوٹ کہا تھا"...... ساری باتیں سننے کے بعد بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بلیک گرل کی رگ رگ سے واقف ہوں بلیک زیرو۔ اس کی باتوں پر مجھے کوئی شک نہیں ہوا تھا لیکن جب وہ مجھے انگوٹھی پکڑا رہی تھی تو میں نے اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک دیکھی تھی۔

ایسی چمک جو کسی بھی انسان کی آنکھوں میں اس وقت نمودار ہوتی ہے جب وہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیتا ہے یا اسے کسی

معاملے میں بہت بڑی کامیابی ملتی ہے۔ اس چمک نے مجھے چونکا دیا تھا اور مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے بلیک گرل وہ نہیں ہے جو نظر آ رہی ہے اور پھر اس کا رِنگ کے بارے میں تفصیل نہ بتانا اور ہر سوال پر اس بات پر زور دینا کہ میں پہلے اس رِنگ میں موجود ڈیٹا چیک کروں۔ ان سب باتوں نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا تھا اور میں جوں جوں ان باتوں پر غور کر رہا ہوں الجھتا جا رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ جب میں کسی بات پر الجھتا ہوں تو معاملہ وہ نہیں ہوتا جو ظاہری نظر آتا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ان معاملات میں آپ کی چھٹی حس واقعی بے حد تیز ہوتی ہے“...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”اس رِنگ کو لیتے وقت میری چھٹی ہی نہیں ساتویں بلکہ آٹھویں حس بھی پھڑکنا شروع ہو گئی تھی اور مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے بلیک گرل سے یہ انگوٹھی حاصل کر کے میں نہ صرف بہت بڑا خطرہ مول لے رہا ہوں بلکہ اس انگوٹھی کی وجہ سے مجھے شدید خسارا بھی اٹھانا پڑے گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیسا خطرہ اور کیسا خسارا“...... بلیک زیرو پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

”اس انگوٹھی کے ساتھ بلیک کنگ کا نام جڑا ہوا ہے اور تم اندازہ

لگا سکتے ہو کہ جو بلیک کنگ تصاویر کی مدد سے عام انسانوں کو ہپناٹائزڈ کر کے انہیں اپنا غلام بنا سکتا ہے اس انگوٹھی کے ذریعے وہ کیا نہیں کر سکتا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ رِنگ بلیک گرل نے آپ کو بلیک کنگ کے کہنے پر دی ہے“...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ابھی صرف کہنے پر ہی اکتفا کرو۔ جب تک میں اس انگوٹھی کو چیک نہیں کر لوں گا اس وقت تک کوئی بھی نتیجہ اخذ کرنا بے جا ہو گا میں چائے پی کر لیبارٹری میں جاؤں گا اور اس انگوٹھی کو چیک کروں گا۔

تم تب تک دانش منزل کے تمام سیکورٹی سسٹم آن کر دو۔ دانش منزل کا کوئی بھی حصہ ایسا نہ ہو جو سیکورٹی سے خالی ہو۔ یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا اور عمران کا انداز دیکھ کر بلیک زیرو کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ عمران کا انکشاف واقعی بے حد خوفناک اور دل ہلا دینے والا تھا جیسے اس نے کسی بہت بڑے خطرے کی بو سونگھ لی ہو۔

عمران آپریشن روم سے نکل کر لیبارٹری میں چلا گیا اور اس کے آپریشن روم سے جاتے ہی بلیک زیرو بھی دانش منزل کی حفاظت کا انتظام کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران دو گھنٹوں سے لیبارٹری میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو انتہائی پریشانی اور بے چینی سے اس کے لیبارٹری سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن عمران تو جیسے لیبارٹری کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ لیبارٹری سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ لیبارٹری میں جاتے ہی عمران نے اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا جس کی وجہ سے بلیک زیرو یہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ عمران آخر لیبارٹری میں کر کیا رہا ہے اور اسے اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے۔

جوں جوں دیر ہوتی جا رہی تھی بلیک زیرو کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر عمران لیبارٹری سے باہر کیوں نہیں آ رہا ہے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر جائے اور لیبارٹری کا دروازہ کھٹکھٹا کر عمران سے اور کچھ نہیں تو یہی پوچھ لے کہ وہ خیریت سے تو ہے نا۔

ایک گھنٹہ اور گزر گیا لیکن عمران لیبارٹری سے باہر نہ آیا۔ اب تو بلیک زیرو کو عمران کے لئے حقیقتاً تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے عمران صاحب۔ ایک چھوٹی سی رِنگ کی چیکنگ کے لئے اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے۔ آخر کیا ہے اس رِنگ میں"۔ بلیک زیرو نے انتہائی بے چینی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اللہ کرم کرے۔ مجھے نجانے کیوں آپ کے لئے شدید تشویش ہو رہی ہے اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کروں تو کیا

کروں۔ آپ نے اندر سے لیبارٹری کا دروازہ بھی بند کر رکھا ہے۔

بلیک زیرو نے ویژنل سکرین آن کر رکھی تھی جس پر لیبارٹری کے بیرونی دروازے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں اور وہ انتہائی بے چینی اور شدت کے ساتھ لیبارٹری کے دروازے کے کھلنے کا منتظر تھا۔ پھر ایک گھنٹہ اور گزر گیا۔ بلیک زیرو کی حالت اب بری ہو گئی تھی۔ اسے عمران کے لئے شدید فکر لاحق ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے لیبارٹری کے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے عمران صاحب، عمران صاحب کہنا شروع کر دیا جیسے اس کی آواز عمران تک پہنچ جائے گی اور عمران لیبارٹری کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئے گا اور پھر یہ دیکھ کر بلیک زیرو کا چہرہ کھل اٹھا کہ لیبارٹری کا دروازہ کھل رہا تھا۔ دروازہ کھلا اور پھر اس نے دروازے سے عمران کو باہر نکلتے دیکھا۔ عمران کو دیکھ کر بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی سکون کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے لیکن پھر عمران کی حالت پر نظر پڑتے ہی وہ یکلخت اچھل پڑا۔

عمران کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ بے حد ڈھیلا ڈھالا اور تھکا ماندہ دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لیبارٹری میں مسلسل چار گھنٹے کام کر کر کے تھک گیا ہو۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی سوجی سی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ انتہائی آہستہ آہستہ

چلتا ہوا لیبارٹری سے نکل رہا تھا جیسے اس سے قدم اٹھانا بھی مشکل ہو رہا ہو۔

"یہ عمران صاحب کو کیا ہوا ہے۔ ان کی حالت سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ برسوں کے بیمار ہوں"...... بلیک زیرو نے عمران کی بدلی ہوئی حالت دکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے عمران کو اچانک لڑکھڑاتے اور سر پکڑتے دیکھا تو وہ بوکھلا کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران لڑکھڑا کر گرنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً لیبارٹری کی دیوار کا سہارا لیا اور اس سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

بلیک زیرو چند لمحے حیرت سے عمران کی شکل دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آپریشن روم سے نکل کر لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ جب لیبارٹری کے دروازے کے قریب پہنچا تو اس نے عمران کو زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے دیکھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام رکھا تھا اور اس کا چہرہ یوں بگڑا ہوا تھا جیسے اس کا سر درد سے پھٹ رہا ہو۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے آپ کو عمران صاحب"...... عمران کی حالت دیکھ کر بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی جانب لپکا۔ اس کی آواز سن کر عمران نے سر اٹھایا۔ جیسے ہی عمران نے سر اٹھا کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا بلیک زیرو اس کی سرخ سرخ آنکھیں دیکھ کر کانپ

کر رہ گیا۔ عمران کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو رہی تھیں جیسے خون کے لوتھڑے ہوں۔

بلیک زیرو کو دیکھ کر عمران تھکے تھکے انداز میں مسکرا دیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ واقعی شدید تکلیف میں مبتلا ہو اور اس میں کچھ بولنے کی بھی ہمت نہ ہو۔

"عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔ آپ ٹھیک تو ہیں"۔ بلیک زیرو نے عمران کو کاندھوں سے پکڑ کر بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں۔ میں"...... عمران کے منہ سے مردہ ہوتی ہوئی آواز نکلی۔

"کیا ہوا۔ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے آپ کے ساتھ۔ آپ کی ایسی حالت کیوں ہو گئی ہے۔ عمران صاحب۔ بولیں۔ کچھ تو بولیں پلیز"...... بلیک زیرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں میں"...... عمران کے منہ سے پھر ایسی ہی آواز نکلی جیسے اسے بولنے میں مشکل پیش آ رہی ہو اور اس بار اس کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

"اوہ اوہ۔ آپ کی حالت تو بہت خراب ہے۔ آنکھیں کھولیں۔ خدا کے لئے آنکھیں کھولیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے بری طرح سے عمران کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن عمران نے نہ آنکھیں کھولیں اور نہ ہی بلیک زیرو کی کسی بات کا جواب دیا۔ اس کا جسم بلیک زیرو کے ہاتھوں میں یوں ڈھیلا ہو گیا تھا جیسے یا تو وہ بے ہوش ہو گیا ہو یا پھر اس کی جان نکل گئی ہو۔

"عمران صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ اب میں کیا کروں"۔ بلیک زیرو نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔ عمران کی ایسی حالت دیکھ کر اس کے دماغ میں آندھیاں اور طوفان چلنا شروع ہو گئے تھے وہ بار بار عمران کو جھنجھوڑ رہا تھا اس کے گال پیٹ رہا تھا کہ کسی طرح سے عمران آنکھیں کھول دے لیکن عمران اس کے ہاتھوں میں ساکت تھا۔ بالکل ساکت۔

"مجھے عمران صاحب کو جلد سے جلد ہسپتال لے جانا ہو گا۔ نجانے انہیں کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے پاگلوں کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فوراً عمران کو اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا اور اسے لے کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور عمران کو اٹھائے تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر آپریشن روم میں آ گیا۔ آپریشن روم میں آتے

ہی وہ رکے بغیر آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ باہر آتے ہی وہ عمران کو اٹھائے پورچ کی طرف بڑھا۔ اس وقت اسے سوائے عمران کے اور کچھ نہیں سوجھ رہا تھا۔ عمران کی حالت دیکھ کر اس کے ہوش اُڑے ہوئے تھے اور اسے اس وقت عمران کو جلد سے جلد فاروقی ہسپتال پہنچانے کے سوا اور کوئی خیال نہیں آ رہا تھا۔

پورچ میں ایکسٹو کی کار کے ساتھ دو عام استعمال میں آنے والی کاریں بھی کھڑی تھیں جنہیں بلیک زیرو اپنے ذاتی کاموں کے لئے استعمال کرتا تھا۔ سائیڈ میں عمران کی کار بھی کھڑی تھی۔ بلیک زیرو نے پورچ میں آ کر ذاتی استعمال میں آنے والی ایک کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور عمران کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ کار کا دروازہ بند کر کے اس نے فوراً اگلا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی۔ اس نے چابی گھما کر کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور پھر کار کو تیزی سے بیک لیتا چلا گیا۔ گیٹ کے پاس آتے ہی اس نے کار روکی اور کار کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا اور ریموٹ کنٹرول والا ہاتھ کار کی کھڑکی سے نکل کر گیٹ کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

جیسے ہی گیٹ کھلا بلیک زیرو کار تیزی سے باہر نکالتا لے گیا۔ گیٹ سے باہر آ کر اس نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کا بٹن

پریس کیا تو گیٹ خودکار طریقے سے بند ہوتا چلا گیا۔

گیٹ بند کرتے ہی بلیک زیرو نے ریموٹ کنٹرول سائیڈ سیٹ پر اچھالا اور پھر وہ کار موڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑاتا لے گیا۔ کار دوڑاتے ہوئے بلیک زیرو نے بیک مرر عمران کے چہرے کی طرف ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ وہ وقتاً فوقتاً عمران کا چہرہ دیکھ سکے لیکن عمران بے جان بت کی طرح پڑا ہوا تھا۔

عمران کی حالت دیکھ کر بلیک زیرو نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ وہ عمران کو جلد سے جلد فاروقی ہسپتال پہنچانا چاہتا تھا۔ عمران کی حالت بے حد مخدوش نظر آ رہی تھی اور اسے وینٹی لیٹر کی بے حد ضرورت تھی جو اسے فاروقی ہسپتال میں ہی دستیاب ہو سکتے تھے اس لئے بلیک زیرو کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ اگر عمران کی حالت زیادہ خراب نہ ہوتی تو وہ دانش منزل میں ہی اس کا علاج کر سکتا تھا لیکن اس وقت وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ عمران کو آخر ہوا کیا ہے۔ لیبارٹری میں ایسا کیا واقعہ پیش آیا تھا جس سے عمران کی ایسی حالت ہو گئی تھی۔

بلیک زیرو کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ وہ کار انتہائی برق رفتاری سے دوڑتا ہوا لے جا رہا تھا۔ وہ ابھی کار لے کر آدھے راستے پر ہی پہنچا ہو گا کہ اس نے ایک مرتبہ پھر بیک ویو مرر میں عمران کا چہرہ دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا

کہ عمران کی آنکھیں کھل رہی تھی۔ عمران کے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی تھی جیسے اسے ہوش آ رہا ہو۔ عمران کا جسم متحرک ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے فوراً کار سڑک کی سائیڈ کی طرف کی اور روک لی۔

کار روکتے ہی وہ عمران کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ عمران کو واقعی ہوش آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں البتہ وہ خالی خالی نظروں سے کار کی چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں“...... بلیک زیرو نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے بے چین لہجے میں پوچھا تو اس بار عمران نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی ختم ہو گئی تھی اور اب وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔

”کون ہو تم“...... عمران نے چند لمحے بلیک زیرو کو غور سے دیکھتے رہنے کے بعد اس انداز میں پوچھا جیسے وہ بلیک زیرو کو نہ جانتا ہو۔

”کون ہوں میں۔ کیا مطلب“...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ اسی لمحے عمران یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے کار کے اندر اور پھر کار کے باہر دیکھنا شروع ہو گیا۔

”ہاں۔ بتاؤ کون ہو تم اور تم مجھے کار میں کہاں لے جا رہے تھے“...... عمران نے بے حد روکھے لہجے میں کہا۔

”میں طاہر ہوں۔ آپ کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔

میں آپ کو وینٹی لیٹر کے لئے فاروقی ہسپتال لے جا رہا تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کون طاہر۔ میں کسی طاہر کو نہیں جانتا اور میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کسی ہسپتال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کون عمران صاحب۔ میں کسی عمران صاحب کو بھی نہیں جانتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور اس سے پہلے کہ بلیک زیرو مزید کوئی بات کرتا عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے کار سے باہر نکل گیا۔ عمران کا بدلا ہوا انداز اور اس کا روکھا پن دیکھ کر بلیک زیرو ساکت سا ہو کر رہ گیا تھا۔ عمران کو اس طرح اچانک کار سے نکلتے دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہیں عمران صاحب آپ۔ میری بات سنیں۔ عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ کار سے نکل کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کار کے عقب سے ہوتا ہوا تیزی سے سڑک کراس کرتا چلا گیا۔ اسے سڑک کی دوسری طرف جاتے دیکھ کر بلیک زیرو فوراً کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے عمران کو آواز دی اور تیزی سے اس کے پیچھے لپکا لیکن اتنی دیر میں عمران سڑک کراس کر کے دوسری طرف جا چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو سڑک کراس کر کے دوسری طرف جاتا عمران تیزی سے مڑا اور سائیڈ میں موجود دوسری سڑک کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

''یہ عمران صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ مجھے پہچان کیوں نہیں رہے تھے اور یہ اب گئے کہاں ہیں''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ عمران نے جس انداز میں اس سے بات کی تھی اور جس طرح سے اس کا انداز بدلا ہوا تھا اور وہ اچانک کار سے نکل گیا تھا۔ بلیک زیرو پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے۔ کیا اسے عمران کے پیچھے جانا چاہئے یا اسے واپس دانش منزل چلے جانا چاہئے۔

''کیا چکر ہو سکتا ہے۔ عمران صاحب نے اس سے پہلے تو میرے ساتھ اس انداز میں بات نہیں کی''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے کھڑا رہا پھر اس نے یہ سوچ کر کہ عمران کی طبیعت سنبھل چکی ہے اس لئے اسے اس کی فکر چھوڑ دینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو گیا ہو یا پھر شاید اس نے کسی خاص مقصد کے لئے اس سے ایسا رویہ اپنایا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی بلیک زیرو کو قدرے تسلی ہو گئی تو وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنی

کار کی طرف آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اس سڑک کی طرف دیکھا جس طرف عمران مڑ کر گیا تھا لیکن اس وقت تک عمران نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک اور گہری سانس لی اور پھر وہ کار میں بیٹھ کر کار کو واپس دانش منزل کی طرف موڑ کر لے گیا۔ اس کا دماغ عمران کے لئے بدستور بری طرح سے الجھا ہوا تھا۔

کراسٹی کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو اسی طرح اسی کوٹھڑی میں کرسی پر رسیوں سے بندھا پایا۔ ہوش میں آتے ہی اس کی نظریں اپنے سامنے کھڑی ایک لڑکی پر پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس لڑکی کی شکل کراسٹی جیسی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے لڑکی کراسٹی کا دوسرا روپ ہو یا پھر کراسٹی اپنا عکس کسی قد آدم آئینے میں دیکھ رہی ہو۔

کمرے میں اس لڑکی کے ساتھ دو مسلح افراد اور ایڈلی بھی کھڑا تھا۔ ایڈلی کے ہاتھوں میں ایک شیشے کا بڑا سا جار تھا جس میں سیاہ رنگ کی کراہیت انگیز اور خوفناک چھپکلیاں موجود تھیں۔ وہ چھپکلیوں کا جار لئے کراسٹی کے نزدیک ہی کھڑا تھا۔

''بڑی دیر لگائی ہے تم نے ہوش میں آنے میں''...... لڑکی نے کراسٹی کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میں بے ہوش کیسے ہوئی تھی''...... کراسٹی نے اس کی جانب

عصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ سر پھرے تمہیں ہماری طرح بلیک گرل سمجھ کر یہاں آ گئے تھے۔ انہوں نے یہاں بلیک بم پھینکے تھے جس سے ہم سب اور تم بھی بے ہوش ہوگئی تھی لیکن میں جلد ہی ہوش میں آ گئی تھی اور جو تمہاری تلاش میں آیا تھا میں اسے اور وہ مجھے جانتا تھا۔ اسی سے مجھے پتہ چل گیا کہ تم بلیک گرل نہیں ہو اور میرے آدمی بلیک گرل کے شک میں تمہیں اٹھا لائے تھے"...... اس کی ہمشکل لڑکی نے کہا۔ اس کی آواز سن کر کراسٹی کو علم ہو گیا تھا کہ وہی مادام سموریا تھی جو بے ہوشی سے پہلے اس سے بات کر رہی تھی۔

"ہونہہ۔ اگر تمہیں یقین ہو گیا ہے کہ میں بلیک گرل نہیں ہوں تو پھر تم نے مجھے اب تک باندھا کیوں ہوا ہے اور تم نے میرا میک اپ کیوں کر رکھا ہے"...... کراسٹی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارے بارے میں ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ تم واقعی کراسٹی ہو اور تم ساک لینڈ کے لئے کام کرتی تھی لیکن تم نے پاکیشیا کے خلاف ایک مشن میں عمران کے ہاتھوں ناکامی کے بعد اپنی ایجنسی ختم کر دی تھی اور اس وقت سے تم پاکیشیا میں ہو۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران سے انسپائر ہو کر پاکیشیا میں ہی رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور تم نے پاکیشیا کے مفادات کے لئے کام کر کے پاکیشیا سیکرٹ

سروس میں بھی اپنی جگہ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن تم اس کوشش میں ناکام ہوگئی تھی پھر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے عمران کی طرح فری لانسر کے طور پر کام کرنے کی درخواست کی تھی جو چیف ایکسٹو قبول کر لی تھی اور تب سے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ہی کام کر رہی ہو"...... مادام سموریا نے کراسٹی کو اس کی ہسٹری بتاتے ہوئے کہا۔ **اس کے لئے ظہیر احمد کا شاھکار ناول "کراسٹی" کا ضرور مطالعہ کریں۔**

"تو پھر۔ ان معلومات سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... کراسٹی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب ہے۔ اسی لئے تو میں نے یہ سب معلومات حاصل کی ہیں"...... مادام سموریا نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تو کیا تم میرے میک اپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کا سوچ رہی ہو"...... کراسٹی نے کہا۔

"تم واقعی ذہین ہو۔ جلد ہی سمجھ گئی ہو کہ میں کیا چاہتی ہوں"...... مادام سموریا نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم میری جگہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کیوں شامل ہونا چاہتی ہو۔ کیا اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے"۔ کراسٹی نے پوچھا۔

"میں تمہارے روپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تک اور خاص طور پر عمران تک پہنچنا چاہتی ہوں تاکہ میں اسے اور اس

سے ملنے کے لئے آنے والی بلیک گرل کو ہلاک کر سکوں‘‘...... بلیک گرل نے کہا۔

’’اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تمہاری بلیک گرل سے دشمنی کیا ہے اور تم اس کے ساتھ عمران کو کیوں ہلاک کرنا چاہتی ہو‘‘...... کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی‘‘...... مادام سموریا نے کہا۔

’’ہونہہ۔ تو مجھ سے کیا چاہتی ہو۔ تم نے میرا میک اپ کر لیا ہے تو پھر تم نے اب تک مجھے زندہ کیوں رکھا ہوا ہے‘‘...... کراسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’مجھے تمہارے بارے میں وہ تمام معلومات چاہئیں جو تمہارے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے ان ممبران کے نام اور پتے بھی چاہئیں تاکہ مجھے ان تک پہنچنے میں کوئی دقت نہ ہو‘‘...... مادام سموریا نے کہا۔

’’ہونہہ۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تمہیں یہ سب کچھ بتا دوں گی‘‘۔ کراسٹی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ تم بتاؤ گی۔ سب کچھ بتاؤ گی۔ میں مادام سموریا ہوں اور مادام سموریا کے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں‘‘۔ مادام سموریا نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

’’تمہارے سامنے پتھر بولتے ہوں گے جیتے جاگتے انسان نہیں اور میں انسان ہوں پتھر نہیں‘‘...... کراسٹی نے غراہٹ بھرے لہجے

میں کہا۔

’’ایڈلی کے ہاتھ میں شیشے کا ایک جار ہے۔ دیکھو اس جار کی طرف اور بتاؤ کہ اس جار میں کیا ہے‘‘...... مادام سموریا نے کہا۔

’’اگر تم سمجھتی ہو کہ شیشے کے اس جار میں سیاہ چھپکلیوں سے تم مجھے ڈرا سکتی ہو تو یہ تمہاری بھول ہے۔ یہ کراہیت انگیز ضرور ہیں لیکن موذی نہیں جن سے مجھے اپنی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے‘‘۔ کراسٹی نے کہا۔

’’حیرت ہے۔ دنیا کی شاید تم پہلی لڑکی ہو گی جو سیاہ چھپکلیوں کو دیکھ کر کہہ رہی ہو کہ تم ان سے نہیں ڈرتی‘‘...... مادام سموریا نے کہا۔

’’میرا ایک ہاتھ آزاد کرو اور اس جار کو کھول کر میرے سامنے کر دو۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے یہ چھپکلیاں پکڑ کر دکھا سکتی ہوں‘‘...... کراسٹی نے کہا۔

’’ہاتھ کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایڈلی جار تم پر الٹ دیتا ہے جب سیاہ چھپکلیاں تمہارے جسم پر رینگیں گی۔ تمہارے ناک، کان اور منہ میں جائیں گی تب پتہ چلے گا کہ تم کتنی بہادر ہو اور کب تک ان چھپکلیوں کو برداشت کرتی ہو۔ ایڈلی‘‘...... مادام سموریا نے پہلے کراسٹی سے کہا اور پھر ایڈلی کی طرف مڑی۔

’’یس مادام‘‘...... ایڈلی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا جیسے وہ پہلے سے ہی مادام سموریا کے کسی حکم کا منتظر ہو۔

”الٹا دو جار اس کے سر پر اور ڈال دو اس پر ساری چھپکلیاں۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ یہ کتنی بہادر ہے اور اس میں کب تک سیاہ چھپکلیوں کا عذاب برداشت کرنے کی ہمت ہے“...... مادام سموریا نے کہا۔

”یس مادام“...... ایڈلی نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا اور جار کا ڈھکن کھولنا شروع ہو گیا۔ اسے جار کا ڈھکن کھولتے دیکھ کر کراسٹی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مادام سموریا غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ایڈلی نے جار کا ڈھکن کھول کر ایک طرف اچھالا اور پھر وہ جار دونوں ہاتھوں مین پکڑ کر کراسٹی کے قریب آ گیا۔

”الٹ دو جار اس پر“...... مادام سموریا نے کہا اور ایڈلی نے فوراً جار کراسٹی کے سر پر الٹ دیا۔ جار میں موجود سیاہ چھپکلیاں کراسٹی کے سر اور اس کے جسم پر گرنا شروع ہو گئیں۔ چھپکلیوں کے سر اور جسم پر گرتے ہی کراسٹی نے بے اختیار سانس روک لیا۔ اس نے اپنا جسم اکڑا لیا تھا۔ اس کے جسم پر گرنے والی سیاہ چھپکلیوں نے اچھلتے ہوئے اس کے جسم پر رینگنا شروع کر دیا۔ چھپکلیوں کو کراہیت آمیز انداز میں اپنے جسم پر رینگتے محسوس کر کے کراسٹی نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ چھپکلیاں اس کے سر اور کاندھوں سے اچھلتی ہوئیں اس کے لباس میں داخل ہو رہی تھیں اور کراسٹی کو اپنے جسم میں چھپکلیوں کی تیز اور نوکیلے پنجے سوئیوں کی طرح سے چبھتے

ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

کراسٹی کو اپنے جسم پر رینگتی ہوئی چھپکلیوں اور ان کے چبھنے والے نوکیلے پنجوں سے شدید کراہیت کا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ ساکت ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ مادام سموریا اور اس کے ساتھیوں کو یہ نہیں دکھانا چاہتی تھی کہ وہ ان سیاہ چھپکلیوں سے ڈرتی ہے۔

”واقعی بہادر ہو۔ چھپکلیاں تمہارے جسم پر رقص کر رہی ہیں لیکن تمہارے چہرے پر سلوٹیں تک نہیں آئی ہیں“...... مادام سموریا نے کراسٹی کی طرف دیکھ کر تعریفی لہجے میں کہا۔ کراسٹی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموشی سے آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔

”نہیں۔ ایڈلی۔ ایسے کام نہیں چلے گا۔ ان چھپکلیوں کو پکڑو اور واپس جار میں ڈال دو۔ یہ چھپکلیوں سے واقعی خوفزدہ نہیں ہو رہی ہے۔ اسے بولنے پر مجبور کرنے کے لئے مجھے دوسرے طریقے پر عمل کرنا پڑے گا“...... مادام سموریا نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ ایڈلی اور وہاں اس کے مسلح ساتھی بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کراسٹی کو دیکھ رہے تھے جس نے چہرے پر چھپکلیوں سے خوف کا معمولی سا تاثر بھی پیدا نہیں ہونے دیا تھا۔

”یس مادام“...... ایڈلی نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خالی جار لے کر کراسٹی کی طرف بڑھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں پر دستانے چڑھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی وہ کراسٹی کے نزدیک اس کے جسم پر

چڑھی ہوئی چھپکلیوں کو ہٹانے کے لئے آیا کراسٹی نے یکلخت آنکھیں کھول دیں اور ایڈلی کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

"خبردار۔ اگر تم نے میرے جسم کو ہاتھ لگایا تو تمہاری موت میرے ہاتھوں انتہائی بھیانک ہو گی"...... کراسٹی نے ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔ چھپکلیاں چونکہ اس کے لباس کے اندر پہنچی ہوئی تھیں اس لئے وہ یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ ایڈلی اس کے لباس میں ہاتھ ڈال کر چھپکلیوں کو پکڑے۔ کراسٹی کی بات سن کر ایڈلی نے مادام سموریا کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ رہنے دو اس کے جسم پر چھپکلیاں۔ تم مجھے خنجر لا کر دو۔ خنجر سے میں اس کے ناک کان اور ہونٹ کاٹوں گی تو چھپکلیوں کو اس کے خون چکھنے کا بھی موقع مل جائے گا اور ہو سکتا کہ کہ اس کے کھلے زخم دیکھ کر چھپکلیاں اس کے جسم کے اندر ہی گھس جائیں۔ ایسا ہوا تو چھپکلیاں اندر ہی اندر اس کا جسم کھانا شروع کر دیں گی۔ پھر میں اس کی برداشت کی حد دیکھوں گی"...... مادام سموریا نے کہا تو ایڈلی سر ہلا کر فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے کراسٹی کے دماغ میں کوندا سا لپکا۔ اسے یاد آیا کہ وہ پاکیشیا آتے ہی ذہنی طور پر پاکیشیائی لیڈی سیکرٹ ایجنٹ کے روپ میں آ گئی تھی اور جولیا سے ملنے کے لئے جانے سے پہلے اس نے لیڈی سیکرٹ ایجنٹ کے استعمال میں آنے والا تمام سامان اپنے

ساتھ لے لیا تھا اور اس نے وہ کنگن بھی پہن لیا تھا جس میں تیز دھار والے بلیڈ لگے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور جس انداز میں اس کے ہاتھوں کو موڑ کر رسیوں سے باندھا گیا تھا وہ ہاتھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دے کر اور ان کنگنوں کا استعمال کر کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ سکتی تھی۔ اس کام میں اسے وقت لگ سکتا تھا اور اس وقت تک اسے مادام سموریا اور اس کے ساتھیوں کو الجھائے رکھنا ضروری تھا۔ کنگن اور ان میں بلیڈوں کا خیال آتے ہی کراسٹی کا دماغ پرسکون ہوتا چلا گیا اور وہ مادام سموریا کی طرف غور سے دیکھنے لگی۔

"تمہیں خنجر منگوانے کی ضرورت نہیں ہے سموریا۔ اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گی تو میں تمہیں عمران اور اس کے وہ تمام ٹھکانہ بتا سکتی ہوں جہاں ان کے ملنے کا امکان ہو سکتا ہے"...... کراسٹی نے مادام سموریا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے اس بات کا کیسے یقین آئے گا کہ تم نے جو ایڈریس بتائے ہیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہی ہیں۔ اپنی جان بچانے کے لئے تم جھوٹ بھی تو بول سکتی ہو"...... مادام سموریا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ان ایڈریسز کو چیک کرنے کے لئے تم مجھے اپنے ساتھ بھی لے جا سکتی ہو یا پھر میرے سر پر کسی کو چھوڑ کر بھی تو تم

چیکنگ کر سکتی ہو۔ اگر میری بتائے ہوئے پتے غلط ثابت ہوئے تو مجھے اس کا انجام معلوم ہے۔ ہاں یہ بات دوسری ہے کہ میرے بتائے ہوئے پتوں پر تمہیں عمران نہ مل سکے لیکن تم یہ تو کنفرم کر ہی سکتی ہو کہ وہ ایڈریسز عمران کے ہیں یا نہیں اور اگر کوشش کرو تو تمہیں ان ایڈریسز میں سے کسی ایک جگہ عمران مل ہی جائے گا''۔ کراسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان ایڈریسز پر اپنے ساتھ تو نہیں لے جاؤں گی لیکن تمہارے سر پر میرا ایک آدمی موت بن کر مسلط رہے گا اور اگر تمہارا بتایا ہوا ایک بھی پتہ غلط ہوا تو میں اسے کال کر کے اسے تمہارے ڈیتھ آرڈرز دے دوں گی اور وہ اپنے گن کی ساری گولیاں تمہارے سر میں اتار دے گا''...... مادام سموریا نے خشک لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کراسٹی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تو بتاؤ۔ کیا ہیں ایڈریس''...... مادام سموریا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''پہلے مجھے پانی پلاؤ۔ مسلسل بے ہوش رہ رہ کر میرا حلق خشک ہو رہا ہے اور مجھے پیاس بھی لگ رہی ہے''...... کراسٹی نے کہا۔

''پلاؤ اسے پانی''...... مادام سموریا نے غرا کر کہا تو اس کا ایک مسلح ساتھی تیزی سے مڑ کر باہر بھاگتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں منرل واٹر کی ایک بوتل تھی۔

''لاؤ۔ بوتل مجھے دو۔ میں پلاتا ہوں اسے پانی''...... ایڈلی نے کہا تو اس نے بوتل ایڈلی کو دے دی۔ ایڈلی نے خالی جار نیچے زمین پر رکھ دیا تھا۔ منرل واٹر کی بوتل لے کر وہ بوتل کا ڈھکن کھولتا ہوا کراسٹی کے قریب آ گیا۔

''منہ کھولو''...... ایڈلی نے کہا۔

''لاؤ۔ بوتل مجھے دو۔ میں خود پانی پیوں گی''...... کراسٹی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ اچانک ایڈلی کی طرف بڑھا دیا۔ اس کا ہاتھ دیکھ کر نہ صرف ایڈلی بلکہ مادام سموریا اور دونوں مسلح افراد بھی بری طرح سے چونک پڑے کیونکہ کراسٹی کے ہاتھ عقب میں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور بندھے ہونے کے باوجود کراسٹی نے ہاتھ یوں آگے بڑھا دیا تھا جیسے وہ اس کے ہاتھ باندھنا بھول ہی گئے ہوں۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تمہارا یہ ہاتھ آزاد کیسے ہو گیا''۔ مادام سموریا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''جادو سے۔ اور اب میرا دوسرا جادو دیکھو''...... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کلائی میں موجود ایک کنگن کو زور سے جھٹکا تو اچانک کنگن سے تیز روشنی خارج ہوئی جیسے فلیش چمکا ہو۔ فلیش کے چمکتے ہی نہ صرف ایڈلی اور اس کے مسلح ساتھی بلکہ مادام سموریا کے حلق سے بھی تیز چیخیں نکل گئی تھیں اور وہ اپنے ہاتھ چہروں پر رکھتے ہوئے اچھل اچھل کر یوں گر پڑے تھے جیسے

روشنی کی جگہ ان کی آنکھوں میں تیز مرچیں جھونک دی گئی ہوں۔ وہ سب زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔ انہیں اس طرح چیختے اور تڑپتے دیکھ کر کراسٹی کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے مادام سموریا کو باتوں میں لگا کر تیزی سے ہاتھوں کی رسیاں کاٹ لی تھیں۔

اس نے تیزی سے اپنے جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھولیں اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ سب سے پہلے اس نے اپنا لباس جھاڑ کر جسم پر موجود چھپکلیوں کو نیچے گرایا اور پھر وہ مادام سموریا اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ مادام سموریا، ایڈلی اور اس کے دونوں ساتھی ابھی تک زمین پر گرے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے چیخ رہے تھے۔ کراسٹی رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اچھل کر مسلح افراد کی طرف بڑھی۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل چکی تھیں۔ کراسٹی نے فوراً ایک مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تیز ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ کراسٹی نے مادام سموریا اور ایڈلی کے ساتھیوں کو گولیاں مار دی تھیں۔ گولیوں اور انسانی چیخوں کی آوازیں سن کر مادام سموریا اور ایڈلی بری طرح سے اچھل پڑے۔ کراسٹی نے مشین گن کا رخ ایڈلی اور مادام سموریا کی طرف کیا اور وہ ٹریگر دبا کر ان دونوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کرنا ہی چاہتی تھی کہ اسی لمحے اسے ایک خیال آیا۔ اس نے فوراً ٹریگر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ مادام سموریا اور ایڈلی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور چیختے ہوئے اندھوں کی طرح ادھر ادھر ہاتھ مارنا شروع ہو گئے۔ کراسٹی آگے بڑھی۔ اس نے مشین گن کی نال پکڑ کر مشین گن پوری قوت سے گھما کر ایڈلی کے سر پر مار دی۔ ایڈلی کے منہ سے تیز چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔

”کیا ہوا۔ ایڈلی۔ ایڈلی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے“...... ایڈلی کی چیخ سن کر مادام سموریا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ کراسٹی آگے بڑھی اور اس نے مادام سموریا کے سر پر بھی مشین گن کا دستہ رسید کر دیا۔ مادام سموریا حلق کے بل چیختی ہوئی گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی۔ کراسٹی نے اس کے سر پر ایک بار پھر مشین گن کا دستہ مارا تو مادام سموریا ساکت ہوتی چلی گئی۔ ایڈلی ایک ہی ضرب سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

ان دونوں کو بے ہوش کرتے ہی کراسٹی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی جہاں سے اچانک اسے بھاگتے ہوئے تیز قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا شاید باہر موجود افراد نے کمرے میں ہونے والی فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سن لی تھیں اور وہ صورتحال معلوم کرنے کے لئے اس طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ کراسٹی دروازے کے نزدیک آئی اور فوراً دروازے کی سائیڈ سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے کان بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازوں پر مرکوز تھے۔

آوازیں دروازے کی طرف سے آ رہی تھیں۔ کراسٹی کو جیسے ہی

محسوس ہوا کہ قدموں کی آوازیں نزدیک آ گئی ہیں تو وہ اچھل کر کھلے ہوئے دروازے کے سامنے آ گئی۔ سامنے ایک راہداری تھی جہاں سے چار مسلح افراد تیزی سے بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی کراسٹی نے مشین گن کا رخ ان کی جانب کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور وہ چاروں اچھل اچھل کر اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ ان چاروں کے علاوہ راہداری میں اور کوئی نہیں تھا۔ کراسٹی چھلانگ لگا کر دروازے سے باہر آئی اور دوڑتی ہوئی گرنے والے مسلح افراد کے قریب آ گئی۔ ان میں سے تین ہلاک ہو چکے تھے ایک زخمی تھا جو بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ کراسٹی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس نے مشین گن کا رخ کراسٹی کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دبا کر کراسٹی پر فائرنگ کرتا۔ کراسٹی نے فوراً اس پر فائرنگ کر دی اور وہ شخص گولیوں سے جھٹکے کھاتا ہوا ساکت ہوتا چلا گیا۔ کراسٹی نے وہاں موجود باقی تین افراد پر بھی حفظ ماتقدم کے طور پر گولیاں برسائیں اور پھر وہ تیزی سے سامنے کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ راہداری کے اختتام پر ایک چھوٹا سا چبوترا تھا جس کے سامنے سیڑھیاں تھی اور سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اوپر ایک دروازہ تھا جو تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ کراسٹی چھلانگیں مارتی ہوئی سیڑھیاں چڑھی اور پھر دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔ دروازے کی سائیڈ دیوار سے لگ کر اس نے دوسری طرف کی سن گن لی

لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کراسٹی نے کھلے ہوئے دروازے سے احتیاط سے دوسری طرف جھانکا۔ سامنے ایک اور راہداری تھی جو خالی نظر آ رہی تھی۔ خالی راہداری دیکھ کر کراسٹی نے دروازہ کھولا اور پھر وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر باہر آ گئی۔ راہداری سے گزرتی ہوئی وہ عمارت کے رہائشی حصے میں داخل ہو گئی۔

اس نے عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ عمارت دیکھ کر اسے علم ہو گیا کہ وہ ایک کوٹھی ہے۔ کوٹھی میں اسے لان میں اور برآمدے میں مزید تین مسلح افراد نظر آئے تھے جنہیں دیکھتے ہی اس نے فائرنگ کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ جب کراسٹی کو یقین ہو گیا کہ کوٹھی میں اب مادام سموریا اور ایڈلی کے سوا باقی کوئی زندہ نہیں بچا ہے تو وہ ایک کمرے میں آ گئی۔ اس کمرے میں اس نے جدید میک اپ کا سامان دیکھا تھا۔ اس نے میک کٹ اٹھائی اور اسے لے کر واپس اس کوٹھڑی نما کمرے میں آ گئی جہاں اس نے مخصوص کنگن سے نہ صرف اپنی رسیاں کاٹی تھیں بلکہ وہاں موجود مادام سموریا، ایڈلی اور اس کے ساتھیوں پر پاور فلیش ماری تھی جس کی چمک نے جیسے ان سب کی آنکھوں میں مرچیں بھر دی تھیں۔

کراسٹی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اسی لمحے اچانک سائیڈ سے ایک سایہ سا نکل کر اس پر جھپٹا۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی کچھ سمجھتی اس کے پہلو میں ایک زور دار ضرب لگی اور کراسٹی اچھل کر

سائیڈ کے بل گرتی چلی گئی۔
اس پر حملہ چونکہ اچانک اور انتہائی غیر متوقع انداز میں ہوا تھا اس لئے کراسٹی خود کو سنبھال نہ سکی تھی۔ سائیڈ پر گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے مشین گن اور میک اپ کٹ بھی نکل کر دور جا گری تھی۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی کچھ سمجھتی اسی لمحے ایک لڑکی حلق کے بل چیختی ہوئی چھلانگ لگا کر اس کے قریب آ کھڑی ہوئی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر کراسٹی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کیونکہ وہ لڑکی مادام سموریا تھی جس کے سر پر اس نے مشین گن کا دستہ مار کر بے ہوش کیا تھا۔ کراسٹی کا خیال تھا کہ زور دار ضربوں کی وجہ سے مادام سموریا کو جلد ہوش نہیں آئے گا لیکن مادام سموریا میں واقعی قوت مدافعت بے حد زیادہ تھی اسی لئے اسے غیر متوقع طور پر جلد ہوش آ گیا تھا اور اب وہ کراسٹی کے سر پر موت کا روپ دھارے انتہائی خوفناک انداز میں کھڑی تھی۔

حصہ اول ختم شد

59 B
عمران سیریز نمبر

بلیک گرل

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

یہ ایک بڑے سائز کا کمرہ تھا جس میں ضرورت کے سامان کے ساتھ ایک سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین رکھی ہوئی تھی۔ مشین آن تھی۔ مشین کے بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے اور اس پر لگے ہوئے روشن بٹنوں کے ساتھ ڈائل بھی حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مشین کے اوپر ایک بڑے سائز کی سکرین لگی ہوئی تھی۔ سکرین بلینک تھی۔

مشین کے سامنے بلیک گرل بیٹھی ہوئی تھی جو بار بار مختلف بٹن پریس کر رہی تھی اور ڈائل گھماتے ہوئے انتہائی بے چینی کے عالم میں بلینک سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ بلیک گرل کے چہرے پر شدید اضطراب اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ پچھلے تین گھنٹوں سے اس مشین کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے موجود سکرین اسی طرح تاریک دکھائی دے رہی تھی اور مسلسل کوشش کے باوجود سکرین روشن ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کمرے میں بلیک گرل اکیلی تھی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو بلیک گرل بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف مڑی اور پھر دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ یہ وہی ادھیڑ عمر آدمی تھا جس نے جولیا اور تنویر کی کار کو ٹکر مار کر ان کی کار کا فیول ٹینک تباہ کر دیا تھا اور پھر وہ انہیں وہیں چھوڑ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ادھیڑ عمر کا جسم بے حد مضبوط تھا اور اس کی چال ڈھال نوجوانوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی غرور اور تکبر کے ساتھ کرختگی بھی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"آئیں انکل شیلے۔ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔ کہاں تھے آپ"...... بلیک گرل نے ادھیڑ عمر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہاں آنے میں دیر ہو سکتی تھی اس لئے میں اپنے چند نجی کام نپٹانے چلا گیا تھا"...... ادھیڑ عمر آدمی شیلے نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا اور اندر آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا اور اس کے ساتھی کو ڈاج دینے میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا تھا"...... بلیک گرل نے پوچھا۔

"اوہ نو۔ وہ دونوں کل کے بچے تھے۔ ایسے بچوں کو بھلا میرے لئے ڈاج دینا کیا مسئلہ ہو سکتا تھا"...... شیلے نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"جنہیں آپ کل کے بچے کہہ رہے ہیں وہ انتہائی تیز طرار اور منجھے ہوئے پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن سے دنیا کی ساری ایجنسیاں کانپتی ہیں"...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کا ابھی مجھ سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس دن ان کا تمہارے انکل سے ٹکراؤ ہو جائے گا وہ دن ان کی زندگی کا آخری دن ہو گا اور اس دن کے بعد وہ سب ایجنسیاں میرا نام سن کر کانپ اٹھیں گی"...... انکل شیلے نے غرا کر کہا۔

"بہرحال۔ ابھی اس ٹکراؤ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں جس کام کے لئے آئے ہیں اسے پورا کرنا ہے اور میرے پاس آپ کے لئے ایک بڑی خوشخبری ہے"...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی خوشخبری"...... انکل شیلے نے چونک کر کہا۔

"گولڈ رنگ عمران کے پاس پہنچ چکی ہے"...... بلیک گرل نے اسی انداز میں کہا تو انکل شیلے کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو۔ اٹس رئیلی گڈ نیوز۔ کیا تم اس سے ملی تھی اور کیا اس نے تم سے آسانی سے گولڈ رنگ لے لی تھی"...... انکل شیلے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں اور مجھے معلوم تھا کہ وہ کس طرح میرے جال میں آ سکتا تھا۔ پہلے میں نے اس سے اس

کے فلیٹ میں یا اسے الگ بلا کر کہیں اس سے ملنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن پھر اچانک مجھے سر سلطان کا خیال آیا۔ سر سلطان میرے دور کے رشتہ دار بھی ہیں۔ جب آپ نے مجھے ڈراپ کیا تو میں کہیں اور جانے کی بجائے سیدھی سر سلطان کے پاس پہنچ گئی اور پھر میں نے سر سلطان کو بلیک کنگ کی کہانی سنائی اور ان سے کہا کہ میرے پاس گولڈ رنگ ہے جس میں بلیک کنگ کا پتہ ٹھکانہ اور اس کی پاکیشیا کے خلاف ایک بڑی اور گھناؤنی سازش کا ثبوت موجود ہے اور اس گولڈ رنگ کو حاصل کرنے کے لئے میرے پیچھے نہ صرف بلیک کنگ بلکہ کرانس کی کئی ایجنسیاں پڑی ہوئی ہیں اس لئے میں اپنی حفاظت کے لئے خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچ گئی ہوں۔ میں نے سر سلطان سے درخواست کی تھی کہ میری یا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے بات کرائی جائے تاکہ میں بلیک کنگ اور اس کی سازش کا ثبوت ایکسٹو کو دے سکوں یا پھر وہ علی عمران کو بلائیں تاکہ میں گولڈ رنگ اسے دے دوں اور وہ یہ گولڈ رنگ ایکسٹو تک پہنچا دے۔ سر سلطان نے میری ایکسٹو سے تو بات نہیں کرائی تھی لیکن انہوں نے میری باتوں پر یقین کرتے ہوئے فوراً عمران کو فون کر دیا تھا اور ان کے کہنے پر عمران فوراً وہاں دوڑا آیا تھا۔ عمران، سر سلطان سے ملنے سیکرٹریٹ آ رہا ہے اس کی اطلاع میں نے بلیک کنگ کو دے دی تھی اور بلیک کنگ نے یہاں موجود اپنے دوسرے ایجنٹ جان ہارڈ سے بات کر کے اسے عمران کے پیچھے بھیج دیا تھا

تاکہ عمران کو ہلاک کرنے کی کوشش جاری رکھی جا سکے اور عمران کو اس بات کا پتہ چل سکے کہ بلیک کنگ اور کرانسی ایجنسیاں جو میرے پیچھے ہیں وہ اس کی بھی جان کی دشمن بنی ہوئی ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ جان ہارڈ اور اس کے ساتھی لاکھ کوشش کر لیں لیکن وہ عمران کی گرد کو بھی نہیں پا سکیں گے اور یہی ہوا تھا۔ عمران نے جان ہارڈ کے ماسٹر کلرز کو ہلاک کر دیا تھا اور پھر وہ سر سلطان کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے عمران سے زیادہ بات نہیں کی تھی۔ اگر میں اس سے زیادہ باتیں کرتیں تو وہ مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے میں نے اس سے چند باتیں کر کے گولڈ رنگ اس کے حوالے کر دی اور پھر وہاں سے نکل آئی۔ اس کے بعد میں یہاں پہنچ گئی اور اب میں کئی گھنٹوں سے ماسٹر مشین کے پاس بیٹھی اس بات کا انتظار کر رہی ہوں کہ عمران یا تو اس گولڈ رنگ کو اپنے ہاتھ کی کسی انگلی میں پہن لے یا پھر وہ انگوٹھی پر لگے ہوئے سفید نگینے کو چھو لے۔ جیسے ہی عمران ان دونوں میں سے کوئی کام کرے گا۔ انگوٹھی میں موجود پاور پلگ اپنا کام کرنا شروع کر دے گی۔ گولڈ رنگ سے وائٹ ریز نکل کر عمران کے سارے جسم میں سرایت کر جائے گی اور پاور پلگ کا یہاں موجود ماسٹر مشین سے لنک ہو جائے گا اور جیسے ہی پاور پلگ کا ماسٹر مشین سے لنک ہو گا عمران میری مٹھی میں ہو گا اور میں فوری طور پر ماسٹر مشین سے عمران کا مائنڈ بلینک کر کے اس کی مائنڈ میموری ہیک کر لوں گی اور اس کی جگہ عمران کے دماغ میں اپنی اور

بلیک کنگ کی وفاداریاں فیڈ کر دوں گی پھر یہاں عمران تو ضرور رہے گا لیکن اس کا دل پاکیشیا کے مفادات کے لئے نہیں بلکہ بلیک گرل اور بلیک کنگ کے لئے دھڑکے گا اور عمران کی تمام وفاداریاں میرے لئے اور بلیک کنگ کے لئے ہو جائیں گی اور اس کے پاس ہمارے اشاروں پر ناچنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہو گا''...... بلیک گرل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ابھی تک عمران نے گولڈ رنگ پہنی نہیں ہے یا رنگ کے نگینے کو ہاتھ نہیں لگایا ہے''...... انکل شیلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اسی بات سے میں پریشان ہو رہی ہوں۔ تین گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا ہے۔ پتہ ہی نہیں چل رہا ہے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کرتا پھر رہا ہے۔ ایک بار۔ صرف ایک بار وہ نگینے کو چھو لے تو اسے اپنے سامنے لانے کے لئے مجھے چند منٹ بھی نہیں لگیں گے''...... بلیک گرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کہیں اسے گولڈ رنگ کا راز تو معلوم نہیں ہو گیا''...... انکل شیلے نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ گولڈ رنگ کا راز معلوم کرنا اس کے لئے ناممکن ہے۔ یہ گولڈ رنگ مجھے خصوصی طور پر بلیک کنگ نے دی تھی اور بلیک کنگ کی ایجاد کردہ گولڈ رنگ کا راز معلوم کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے''...... بلیک گرل نے کہا۔

''عمران عام انسان نہیں ہے بلیک گرل۔ وہ سائنس دان بھی ہے۔ اس سے کوئی بعید نہیں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اتنا وقت ہونے کے باوجود اس نے ابھی تک گولڈ رنگ کے نگینے کو انگلی تک نہیں لگائی ہے اس سے مجھے تشویش ہونا شروع ہو گئی ہے کہ اگر اسے گولڈ رنگ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تو تمہارا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا اور وہ اپنی پوری فورس کے ساتھ تمہارے پیچھے لگ جائے گا''...... انکل شیلے نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ کیا میں آسانی سے اس کے ہاتھ آ جاؤں گی اور پھر آپ بھی تو ہیں میرے ساتھ''...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ لیکن اگر عمران کا کسی طرح مائنڈ ہیک ہو جائے تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گا۔ ہم یہاں جس مشن کے لئے آئے ہیں وہ مشن ہم بغیر عمران کے مکمل نہیں کر سکیں گے''...... انکل شیلے نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی اسی کی کوشش کر رہی ہوں۔ لیکن آپ فکر نہ کریں اگر عمران گولڈ رنگ کا شکار نہ بنا تو میں اس کے لئے کچھ اور سوچوں گی۔ بلیک کنگ نے عمران کو قابو کرنے کے مجھے مکمل اختیارات دے رکھے ہیں اور میں اسے اپنے قابو میں کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ ہی لوں گی''...... بلیک گرل نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گولڈ رنگ تو عمران کے پاس تم پہنچا چکی ہو۔ اب فیڈلے، مادام سموریا اور جان ہارڈ کا کیا کرنا ہے جو بلیک کنگ کے حکم سے ہمارے لئے کام کر رہے ہیں"...... انکل شیلے نے کہا۔

"جب تک عمران ہمارے قابو میں نہیں آ جاتا اس وقت تک ہمیں اسی سیٹ پر کام کرتے رہنا ہوگا۔ مادام سموریا، جان ہارڈ اور فیڈلے کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم بھی ان کی طرح بلیک کنگ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہیں اسی طرح میرے اور عمران کے پیچھے لگا رہنے دیں۔ وہ میرے پیچھے آئے تو میں انہیں آسانی سے سنبھال لوں گی۔اور اگر وہ عمران کے پیچھے گئے تو وہ عمران کی گرد تک کو بھی نہیں چھو سکیں گے"...... بلیک گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسا تم کہو۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ میں تمہارے لئے یہاں آیا ہوں۔ مجھے بھی کوئی کام بتاؤ کیونکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے وقت کا ضیاع کرتے رہتے ہیں"...... انکل شیلے نے کہا۔

"تو آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹاسک سنبھال لیں"...... بلیک گرل نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹاسک۔ کیا مطلب"...... انکل شیلے نے چونک کر کہا۔

"عمران اگر میرے قابو میں نہ آیا تو وہ اپنے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی ملا لے گا جو ہر وقت ہمارے پیچھے لگے رہیں گے اور میں انہیں خود سے دور ہی رکھنا چاہتی ہوں۔ اگر عمران میرے قابو میں آ گیا تب بھی وہ ہمارے لئے خطرہ بنے رہیں گے۔ اسی طرح ہمارا مشن تاخیر کا شکار ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ ہمیں ہمیشہ کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی نجات مل جائے"...... بلیک گرل نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم چاہتی ہو کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا شروع کر دوں"...... انکل شیلے نے کہا۔

"ہاں۔ کچھ دیر پہلے آپ نے ہی کہا تھا کہ وہ سب آپ کی نظروں میں کل کے بچے ہیں۔ تو پھر اس سے پہلے کہ بچے جوان اور توانا ہو جائیں تو کیوں نہ ان کا آج ہی خاتمہ کر دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری"...... بلیک گرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر تم ایسا ہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہوگا"...... انکل شیلے نے بڑے غرور بھرے انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ اپنا کام آج سے بلکہ ابھی سے شروع کر دیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تلاش اور ان کی ہلاکت کی ذمہ داری اب آپ کی ہے۔ انہیں آپ نے کیسے اور کب ہلاک کرنا ہے یہ سب آپ اپنی صلاحیتوں کے بل پر کریں گے اور میں اپنی

ساری توجہ عمران پر ہی مبذول رکھوں گی“...... بلیک گرل نے کہا۔

”اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو۔ اس کے لئے تم نے کیا سوچا ہے۔ وہ سات پردوں میں چھپی ہوئی ایک انتہائی پراسرار ہستی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ اس کا بھی ہلاک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ نئی سروس بنا کر پھر سے ہمارے لئے سر درد بن جائے گا“...... انکل شیلے نے کہا۔

”عمران کو میرے قابو میں آ لینے دیں پھر پتہ چل جائے گا کہ ایکسٹو تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا شک ہی نہیں بلکہ یقین ہے عمران ضرور ایکسٹو کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اس کا دماغ قابو کر کے سب سے پہلے میں اسی بات کا پتہ چلاؤں گی کہ ایکسٹو کون ہے اور اس کا ٹھکانہ کہاں ہے اور پھر میں عمران کے ساتھ مل کر ایکسٹو کے ٹھکانے پر حملہ کر دوں گی اور پھر یا تو میں ایکسٹو کو عمران کی طرح اپنا غلام بنا لوں گی یا پھر میں اسے ہلاک کر دوں گی“...... بلیک گرل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نے مجھے کام دے دیا ہے میرے لئے وہی کافی ہے۔ میں اپنا کام پورا کرتا ہوں اور تم اپنا کام پورا کرو“۔ انکل شیلے نے کہا۔

”اپنی مدد کے لئے آپ جان ہارڈ، مادام سموریا اور فیڈلے کو بھی اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ آپ کہیں تو اس کے لئے میں بلیک کنگ سے بات کر کے ان تینوں کے اختیارات آپ کو منتقل کر

دیتی ہوں“...... بلیک گرل نے کہا۔

”ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ میں ان تینوں کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہوں چونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کی تعداد زیادہ ہے اور مجھے ان سب کو ہلاک کرنا ہے اس لئے مجھے ان تینوں کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ تم بلیک کنگ سے رابطہ کر کے انہیں میرے بارے میں بتا دو کہ آج کے بعد وہ میرے احکامات پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے اور انہیں میری ہی مرضی کے مطابق چلنا ہو گا“...... انکل شیلے نے کہا۔

”اوکے۔ میں ایک گھنٹہ اور انتظار کروں گی۔ اگر عمران کے پاس موجود گولڈ رنگ کا پاور پلگ آن نہ ہوا تو میں بھی یہی سمجھوں گی کہ عمران کو گولڈ رنگ پر شک ہو گیا ہے اور وہ اسے نہ اپنی کسی انگلی میں پہننا چاہتا ہے اور نہ اس کے نگینے کو چھونا چاہتا ہے۔ پھر میں عمران کو اپنے قابو میں کرنے کا کوئی اور طریقہ سوچوں گی اور اس دوران میں بلیک کنگ سے رابطہ کر کے جان ہارڈ، مادام سموریا اور فیڈلے اور ان کے گروپس کے تمام اختیارات آپ کو منتقل کرا دوں گی“۔ بلیک گرل نے کہا تو انکل شیلے نے اثبات میں سرِ ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تب تک میں ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کر لیتا ہوں“...... انکل شیلے نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور بلیک

گرل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انکل شیلے نے بلیک گرل کو ٹاٹا کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ جیسے ہی انکل شیلے کمرے سے نکلا اچانک بلیک گرل جس مشین کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اس مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ سیٹی کی آواز سن کر بلیک گرل نے چونک کر مشین پر لگی ہوئی سکرین کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی کہ سکرین روشن ہو رہی تھی اور سکرین پر آڑی ترچھی لکیریں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

”گڈ شو۔ لگتا ہے آخر کار عمران نے یا تو گولڈ رنگ پہن لی ہے یا اس نے گولڈ رنگ کے نگینے کو چھو لیا ہے جس سے رنگ میں موجود پاور پلگ آن ہو گیا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو“...... بلیک گرل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے اپنی ساری توجہ مشین کی طرف مبذول کر لی۔ اس کے ہاتھ تیزی سے مشین کے مختلف بٹنوں اور سوئچوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ مشین پر لگے ڈائلز بھی گھماتی جا رہی تھی۔ سکرین پر کچھ دیر آڑی ترچھی لکیریں چلتی رہیں پھر سکرین اچانک روشن ہو گئی اور سکرین پر ایک انسانی جسم نمودار ہو گیا جس کے اندرونی ڈھانچہ اور اندرونی نظام سکرین پر واضح دکھائی دے رہا تھا۔

بلیک گرل کے ہاتھ مشین کے مختلف بٹنوں اور ڈائلوں پر تیزی سے چل رہے تھے اور انسانی جسم کا سکرین پر ایک خاکہ سا بنتا جا

رہا تھا۔ اب سکرین پر انسانی جسم لکیروں کے بنے ہوئے خاکے جیسا دکھائی دے رہا تھا جس میں انسانی جسم کی ہڈیاں۔ اس کا دماغ اور جسم کے مختلف اعضاء صاف دکھائی دے رہے تھے۔ بلیک گرل نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک سکرین کی سائیڈ میں ایک چھوٹی سی ونڈو سکرین بن گئی۔ اس سکرین میں ایک ویڈیو ڈسک گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

بلیک گرل نے چند مزید بٹن پریس کئے تو اچانک گھومتی ہوئی ویڈیو ڈسک سے سرخ روشنی کی ایک لکیر سی نکل کر سکرین پر انسانی جسم کے دماغ کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر اچانک انسانی جسم کے دماغ پر ایک سبز رنگ کا نقطہ سا جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ ویڈیو ڈسک سے نکلنے والی سرخ روشنی کی لکیر ٹھیک دماغ کے ایک مخصوص حصے میں جلنے والے سبز نقطے سے جا کر مل گئی۔ جیسے ہی سرخ لکیر انسانی دماغ کے جلتے بجھتے نقطے سے ملی اسی لمحے نقطہ اور سرخ لکیر بھی انسانی دماغ میں سپارک کرنے والے نقطے جیسی سبز رنگ میں تبدیل ہو گئی اور پھر ویڈیو ڈسک تیزی سے گردش کرنا شروع ہو گئی۔ ویڈیو ڈسک کے ساتھ عجیب و غریب زبان میں فگرز چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ڈسک کے چلنے سے انسانی دماغ میں سپارک کرتے ہوئے سبز نقطے کی سبز رنگت کم ہوتی جا رہی تھی اور وہ سفید ہوتا جا رہا تھا۔ سفید ہوتے ہوئے اس نقطے کو اور سکرین پر چلنے والے فگرز کو دیکھ کر بلیک گرل کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی

مسکراہٹ ابھر آئی۔

''گڈ شو۔ وائٹ ریز نے عمران کے دماغ کی میموری خالی کرنی شروع کر دی ہے۔ کچھ ہی دیر میں عمران کے دماغ کی ساری میموری اس ویڈیو ڈسک پر ریکارڈ ہو جائے گی اور عمران کا دماغ مکمل طور پر بلینک ہو جائے گا۔ جیسے ہی اس کا دماغ بلینک ہو گا میں اسی وقت اس کے خالی دماغ میں اس ڈسک کی ریکارڈنگ بھر دوں گی جو مجھے بلیک کنگ نے دی تھی۔ بلیک کنگ کی ویڈیو ڈسک کی ریکارڈنگ عمران کے دماغ میں جاتے ہی عمران کا دماغ بلیک کنگ اور میرے کنٹرول میں آ جائے گا اور اسے وہی سب کرنا ہو گا جس کا میں اسے حکم دوں گی۔ عمران کا کنٹرول اس وقت تک میرے پاس رہے گا جب تک یہ میرے ساتھ مل کر میرا مشن پورا نہیں کر دیتا۔ مشن مکمل کرتے ہی میں اسے اپنے ساتھ کرانس لے جاؤں گی اور اس کا سارا کنٹرول بلیک کنگ کو دے دوں گی۔ اس کے بعد عمران جو بھی کرے گا وہ بلیک کنگ کے کہنے پر کرے گا اور پھر عمران کی تمام خدمات بلیک کنگ کے لئے ہوں گی۔ عظیم بلیک کنگ کے لئے جو بہت جلد اس پوری دنیا کا اکیلا مالک ہو گا اور پوری دنیا اس کی غلام ہو گی''...... بلیک گرل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

دس سے پندرہ منٹ تک ویڈیو ڈسک تیزی سے گھومتی رہی اور پھر اچانک اس ڈسک نے گھومنا بند کر دیا اور سائیڈ میں چلتے ہوئے

فگرز بھی ختم ہو گئے۔ ساتھ ہی سائیڈ میں ایک اور ونڈو اوپن ہوئی جس میں مائنڈ میموری کمپلیٹ ہونے کے الفاظ ابھر آئے۔ ان لفظوں کے نمودار ہوتے ہی سکرین پر نظر آنے والے انسانی جسم کے دماغ میں جہاں سرخ نقطہ جل بجھ رہا تھا وہ اچانک سفید ہو گیا اور ڈسک سے نکلنے والی لکیر جو اس نقطے کو چھو رہی تھی وہ ختم ہو گئی تھی۔

''گڈ شو۔ عمران کے دماغ کی تمام میموری ماسٹر مشین میں منتقل ہو چکی ہے اور اس مشین نے عمران کا مائنڈ مکمل طور پر بلینک کر دیا ہے۔ عمران کا دماغ اب اس خالی سلیٹ کی طرح ہے جس پر میں کچھ بھی لکھ سکتی ہوں اور میں اس کے دماغ کی خالی سلیٹ پر جو بھی لکھوں گی اس کے سوا عمران کو کچھ یاد نہیں رہے گا۔ کچھ بھی نہیں''...... بلیک گرل نے اسی طرح انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے مشین کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو وہاں ایک خانہ سا کھلا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا شیشے کا ٹکڑا سا نکل کر باہر آ گیا۔ شیشے کا یہ ٹکڑا انتہائی چمکدار تھا اور اس کا حجم دس ملی میٹر سے زیادہ نہیں تھا۔ شیشے کے اس ٹکڑے پر سیاہ رنگ کے مائیکرو ڈاٹس بنے ہوئے تھے۔ بلیک گرل نے فوراً مشین پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے سنہری رنگ کی ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اس میں ایسا ہی ایک چھوٹا شیشے کا ٹکڑا دکھائی دیا جیسا اس نے مشین سے نکالا تھا۔ اس پر بھی

سیاہ رنگ کے انتہائی چھوٹے چھوٹے ڈاٹس بنے ہوئے تھے۔ بلیک گرل نے ڈبیہ میں موجود شیشے کا ٹکڑا اٹھایا اور مشین کے اسی سوراخ میں ڈال دیا جس میں سے اس نے پہلے شیشے کا ٹکڑا نکالا تھا۔ اس نے ٹکڑے کو انگوٹھے کی مدد سے ہلکا سا پریس کیا تو شیشے کا ٹکڑا مشین کے اندر سرکتا چلا گیا۔ اس نے مشین سے نکلا ہوا شیشے کا ٹکڑا اس ڈبیہ میں رکھا اور ڈبیہ بند کر کے اسے اپنے ہینڈ بیگ میں ڈال لیا۔

بلیک گرل نے جب مشین سے شیشے کا ٹکڑا نکالا تھا تو اس سکرین کی وہ ونڈو جس میں ایک ویڈیو ڈسک گھوم رہی تھی غائب ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی بلیک گرل نے شیشے کا دوسرا ٹکڑا مشین میں ڈالا سکرین پر ایک بار پھر ونڈو میں ڈسک نمودار ہو گئی۔ بلیک گرل نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرتے ہوئے ڈائل گھمائے تو انسانی دماغ میں سفید نقطہ ایک بار پھر جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ بلیک گرل نے مزید بٹن پریس کئے تو ویڈیو ڈسک سے پھر سرخ رنگ کی لکیر نکلی اور جا کر سیدھی دماغ کے سفید نقطے سے مل گئی۔ اس نقطے سے ملتے ہی لکیر کا رنگ سبز ہو گیا اور پھر ڈسک نے تیزی سے گھومنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے ڈسک گھومتی جا رہی تھی انسانی دماغ میں موجود سفید نقطہ سبز ہوتا جا رہا تھا۔

''اب اس ڈسک کی ساری میموری عمران کے دماغ میں ٹرانسفر ہو جائے گی اور عمران کے دماغ میں جانے والی یہ میموری عمران

ہمیشہ کے لئے بلیک کنگ کا غلام بنا دے گی''...... بلیک گرل نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر تک ڈسک گھومتی رہی پھر جب انسانی دماغ میں موجود سفید نقطہ گہرے سبز رنگ کا ہو گیا تو اچانک ڈسک سے نکلتی ہوئی سبز لکیر رک گئی اور ڈسک کا گھومنا بھی بند ہو گیا۔ ڈسک کے قریب ایک بار پھر انگریزی کے الفاظ ابھر آئے جس پر لکھا تھا کہ مائیڈ میموری فیڈنگ کمپلیٹ ہو گئی ہے۔

''ہو گیا کام۔ اب عمران بلیک کنگ کا غلام ہے۔ صرف بلیک کنگ کا اور بلیک کنگ نے وقتی طور پر عمران کا کنٹرول مجھے سونپا تھا اس لئے اب میں عمران سے وہ سب کام کروا سکتی ہوں جو میں چاہوں گی''...... بلیک گرل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے مشین کی سائیڈ میں ہاتھ ڈال کر شیشے کا وہ ٹکڑا مشین سے نکال لیا جو اس نے بعد میں ڈالا تھا۔ اس نے شیشے کے اس ٹکڑے کو زمین پر پھینکا اور پھر اس پر اپنی جوتی کی ایڑی رکھ کر اسے پوری قوت سے مسل دیا۔ اس کی ایڑی کے نیچے آتے ہی شیشے کا ٹکڑا کرچی کرچی ہوتا چلا گیا۔

شیشے کے اس ٹکڑے کو ڈسٹرائے کرتے ہی بلیک گرل ایک بار پھر مشین کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس کے ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے مشین پر چلنے شروع ہو گئے تھے۔ چند بٹن پریس کرتے ہی سکرین تاریک ہو گئی اور پھر چند لمحوں کے بعد جب سکرین دوبارہ روشن ہوئی تو سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک عجیب و غریب اور

انتہائی جدید سامان سے آراستہ لیبارٹری کا منظر تھا جہاں سائنس دان کے استعمال میں آنے والا ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔

سامنے ایک میز پر عمران ایک مائیکرو ٹیلی سکوپ کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا سر ڈھلک کر میز سے لگا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ بلیک گرل نے جو گولڈ رِنگ عمران کو دی تھی وہ عمران کے سامنے مائیکرو ٹیلی سکوپ میں رکھی ہوئی تھی۔ شاید عمران گولڈ رِنگ مائیکرو ٹیلی سکوپ میں چیک کر رہا تھا اور اسی دوران اس کا ہاتھ رِنگ کے نگینے کو چھو گیا تھا اور رِنگ میں موجود پاور پلگ آن ہو گیا تھا اور نگینے سے وائٹ ریز نکل کر عمران کے جسم میں سرایت کر گئی تھی اور عمران اس ریز سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں بلیک گرل کا پاور پلگ سے لنک ہو گیا تھا اور اس نے عمران کا مائنڈ مکمل طور پر نہ صرف ہیک کر لیا تھا بلکہ اس کے مائنڈ میں بلیک کنگ کی وفاداری بھی بھر دی تھی۔ اب شاید عمران کے دماغ میں سوائے بلیک کنگ کی وفاداری کے اور کچھ باقی نہیں بچا تھا۔عمران کو اس حالت میں دیکھ کر بلیک گرل کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی اور پھر وہ حیرت بھری نظروں سے اس لیبارٹری کو دیکھنے لگی۔

''شاید عمران گولڈ رِنگ کسی لیبارٹری میں چیکنگ کے لئے لے گیا ہے۔ گولڈ رِنگ کی چیکنگ کرتے ہوئے اسے کافی دیر لگی تھی اس دوران شاید اس نے انگوٹھی کو چھوا بھی نہیں تھا اسی لئے انگوٹھی

میں موجود پاور پلگ اتنی دیر سے آن نہیں ہو رہا تھا اور اب عمران کے چھوتے ہی پاور پلگ آن ہو گیا تھا اور عمران انگوٹھی سے نکلنے والی وائٹ ریز کا شکار بن کر بے ہوش ہو گیا ہے''...... بلیک گرل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے عمران کو غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے مشین کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک ہک سے ایک مائیک اتارا اور مائیک پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''عمران۔ علی عمران۔ کیا تم میری آواز سن سکتے ہو''...... بلیک گرل نے مائیک اپنے منہ کے قریب کرتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں سکرین پر بے ہوش نظر آنے والے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران بے ہوش تھا وہ بھلا اس کی بات کا جواب کیسے دے سکتا تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو بے ہوش ہے۔ بے ہوشی کے عالم میں یہ بھلا مجھے کیسے جواب دے گا''...... بلیک گرل نے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے دو تین بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ایک سوئچ آن کرتے ہوئے اس کے ساتھ لگا ہوا ایک ڈائل گھمایا تو اچانک مائیکرو ٹیلی سکوپ میں رکھی ہوئی رِنگ کا نگینہ یکلخت چمک اٹھا۔ نگینے سے کسی فلیش کی طرح تیز روشنی چمکی تھی اور اس روشنی میں عمران کا جسم نہا سا گیا تھا۔ جیسے ہی روشنی چمکی عمران کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ بلیک گرل نے ڈائل گھما کر عمران کا چہرہ کلوز کیا تو یہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے

بلیک گرل بھی کانپ اٹھی کہ عمران کی آنکھیں خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اور اس کا چہرہ انتہائی خوفناک ہو رہا تھا۔

"میری آواز سنو عمران۔ میں تم سے مخاطب ہوں"...... بلیک گرل نے چند لمحے توقف کے بعد ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر مائیکرو ٹیلی سکوپ میں رکھی ہوئی گولڈ رِنگ کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس نے بلیک گرل کی آواز اس انگوٹھی میں سے آتی ہوئی سنی ہو۔

"میں بلیک گرل ہوں عمران۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"۔ بلیک گرل نے ایک بار پھر کہا۔

"ہاں۔ سن رہا ہوں"...... عمران نے انگوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تمہارا دماغ میرے کنٹرول میں ہے عمران۔ اب تم وہی کرو گے جس کا میں تمہیں حکم دوں گی۔ کیا تم میری بات سمجھ رہے ہو"۔ بلیک گرل نے درشت لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ میرا تمہارے لئے پہلا حکم یہ ہے کہ گولڈ رِنگ کو اٹھاؤ اور اسے اپنے ہاتھ کی کسی انگلی میں پہن لو"...... بلیک گرل نے کہا تو عمران چند لمحے مائیکرو ٹیلی سکوپ میں رکھی ہوئی گولڈ رِنگ کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر گولڈ رِنگ اٹھائی اور اسے اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہن لیا۔

"گڈ شو۔ گڈ شو۔ اب اٹھو اور یہاں سے نکلو اور جتنی جلد ممکن ہو سکے میرے پاس پہنچ جاؤ"...... بلیک گرل نے کہا۔

"اوکے۔ کہاں آنا ہے مجھے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی اندھے کنوئیں میں سے بول رہا ہو۔

"یہاں سے نکلو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ تمہیں کہاں آنا ہے"...... بلیک گرل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو اور اس سے اٹھا ہی نہ جا رہا ہو۔ وہ اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ سر تھامنے کے باوجود اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا اور وہ لہرا رہا تھا جیسے اب گرا کہ تب گرا۔

"کیا ہوا"...... بلیک گرل نے اس کی حالت دیکھ کر کہا۔

"مم مم۔ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے اور میرے جسم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں دو قدم بھی چل سکوں"...... عمران نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوشش کرو۔ تم اٹھ سکتے ہو۔ تم میرے پاس آؤ تو میں تمہارے سر کا درد بھگا دوں گی اور میں تمہیں ایک ایسا انجکشن لگا دوں گی جس سے تمہاری ساری تھکاوٹ اور جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی"...... بلیک گرل نے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چند لمحے سر پکڑے کانپتا رہا پھر اس نے کرسی

پکڑی اور لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ لیبارٹری کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے وہ خود کو بار بار گرنے سے سنبھال رہا تھا۔ آخر کار وہ دروازے تک پہنچ گیا اور پھر اس نے دروازے کا لاک کھولا اور دروازہ کھول کر اسی انداز میں لیبارٹری سے باہر آ گیا اور پھر اس نے عمران کو اچانک لڑکھڑاتے اور سر پکڑتے دیکھا۔ عمران لڑکھڑا کر گرنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً لیبارٹری کی دیوار کا سہارا لیا اور اس سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر عمران آگے بڑھا لیکن اسی لمحے وہ لڑکھڑا گیا اور وہ گرنے کی بجائے فوراً فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ فرش پر بیٹھتے ہی اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس کا چہرہ یوں بگڑا ہوا تھا جیسے اس کا سر درد سے پھٹ رہا ہو۔ بلیک گرل ابھی عمران کو دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسامت کا نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے آپ کو عمران صاحب''...... آنے والے نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی جانب لپکا۔ اس کی آواز سن کر عمران نے سر اٹھایا۔ جیسے ہی عمران نے سر اٹھا کر نوجوان کی طرف دیکھا۔ بلیک گرل نے اس نوجوان کو عمران کی سرخ آنکھیں دیکھ کر کانپتے

دیکھا۔ واقعی عمران کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو رہی تھیں جیسے خون کے لوتھڑے ہوں۔ عمران نے نوجوان کی طرف بڑے تھکے تھکے انداز میں دیکھا اور مسکرا دیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ واقعی شدید تکلیف میں مبتلا ہو اور اس میں کچھ بولنے کی بھی ہمت نہ ہو۔

''عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔ آپ ٹھیک تو ہیں''۔ نوجوان نے عمران کو کاندھوں سے پکڑ کر بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں۔ میں''...... عمران کے منہ سے مردہ ہوتی ہوئی آواز نکلی۔

''کیا ہوا۔ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے آپ کے ساتھ۔ آپ کی ایسی حالت کیوں ہو گئی ہے۔ عمران صاحب۔ بولیں۔ کچھ تو بولیں پلیز''...... نوجوان نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں میں''...... عمران کے منہ سے پھر ایسی ہی آواز نکلی جیسے اسے بولنے میں مشکل پیش آ رہی ہو اور اس بار اس کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

''اوہ اوہ۔ آپ کی حالت تو بہت خراب ہے۔ آنکھیں کھولیں۔ خدا کے لئے آنکھیں کھولیں عمران صاحب''...... نوجوان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... نوجوان نے بری طرح سے عمران کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن عمران نے نہ آنکھیں کھولیں

اور نہ ہی نوجوان کی کسی بات کا جواب دیا۔ عمران کا جسم نوجوان کے ہاتھوں میں یوں ڈھیلا ہو گیا تھا جیسے یا تو وہ بے ہوش ہو گیا ہو یا پھر اس کی جان نکل گئی ہو۔ عمران کو اس طرح بے ہوش ہوتے دیکھ کر بلیک گرل ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"لگتا ہے عمران پر وائٹ ریز کا کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے۔ اسی لئے اس کی ایسی حالت ہے۔ اسے اب کچھ دیر کے لئے اسی طرح بے ہوش رہنا چاہئے۔ یہ کچھ دیر بے ہوش رہے گا تو اس کے جسم سے وائٹ ریز نے جو توانائی سلب کی ہے وہ بحال ہو جائے گی اور یہ پہلی کی طرح فریش مائنڈ ہو جائے گا"...... بلیک گرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آف کیا اور اسے واپس مشین کے اسی ہک سے لٹکا دیا جس سے اس نے اتارا تھا۔

"عمران صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ اب میں کیا کروں"۔ نوجوان نے عمران کی حالت دیکھ کر بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار عمران کو جھنجھوڑ رہا تھا اس کے گال پیٹ رہا تھا کہ کسی طرح سے عمران آنکھیں کھول دے لیکن عمران اس کے ہاتھوں میں ساکت تھا۔

"مجھے عمران صاحب کو جلد سے جلد ہسپتال لے جانا ہو گا۔ نجانے انہیں کیا ہوا ہے"...... نوجوان نے پاگلوں کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فوراً عمران کو اٹھا کر اپنے

کندھے پر ڈالا اور اسے لے کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا"...... نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بلیک گرل کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اسے کچھ نہیں ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں نے صرف عمران کا مائنڈ ہیک کیا ہے اور کچھ نہیں۔ ابھی کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آ جائے گا اور پھر یہ خود ہی میرے پاس آ جائے گا"...... بلیک گرل نے نوجوان کی بات سن کر کہا۔ وہ بلیک زیرو کو عمران کا کوئی عام سا ساتھی ہی سمجھ رہی تھی۔ نوجوان عمران کو اٹھائے تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر ایک مشین روم میں آیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک گرل اس مشین روم کو غور سے دیکھتی، نوجوان عمران کو لے کر رکے بغیر مشینی روم سے نکلتا چلا گیا۔ باہر آتے ہی وہ عمران کو اٹھائے پورچ کی طرف بڑھا۔ پورچ میں عمران کی کار کے ساتھ تین کاریں کھڑی تھیں۔ نوجوان نے پورچ میں آ کر ایک کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور عمران کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ کار کا دروازہ بند کر کے اس نے فوراً اگلا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی۔ اس نے چابی گھما کر کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور پھر کار کو تیزی سے بیک لیتا چلا گیا۔ گیٹ کے پاس آتے ہی

اس نے کار روکی اور کار کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا اور ریموٹ کنٹرول والا ہاتھ کار کی کھڑکی سے نکل کر گیٹ کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ بلیک گرل حیرت سے اس نوجوان کی حرکات دیکھ رہی تھی۔

جیسے ہی گیٹ کھلا نوجوان کار تیزی سے باہر نکالتا لے گیا۔ گیٹ سے باہر آ کر اس نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کیا تو گیٹ خودکار طریقے سے بند ہوتا چلا گیا۔ گیٹ بند کرتے ہی نوجوان نے ریموٹ کنٹرول سائیڈ سیٹ پر اچھالا اور پھر وہ کار موڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑاتا لے گیا۔ کار دوڑاتے ہوئے نوجوان نے بیک مرر عمران کے چہرے کی طرف ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ وہ وقتاً فوقتاً عمران کا چہرہ دیکھ سکے لیکن عمران بے جان بت کی طرح پڑا ہوا تھا۔

عمران کی حالت دیکھ کر نوجوان نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ وہ کار انتہائی برق رفتاری سے دوڑتا ہوا لے جا رہا تھا۔ کار دوڑاتے ہوئے اس نے ایک مرتبہ پھر بیک ویو مرر میں عمران کا چہرہ دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ عمران کی آنکھیں کھل رہی تھی۔ عمران کے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی تھی جیسے اسے ہوش آ رہا ہو۔ عمران کا جسم متحرک ہوتے دیکھ کر نہ صرف نوجوان بلکہ بلیک گرل

کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی۔ عمران کو ہوش میں آتے دیکھ کر نوجوان نے فوراً کار سڑک کی سائیڈ کی طرف کی اور روک لی۔

کار روکتے ہی وہ عمران کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ عمران کو واقعی ہوش آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں البتہ وہ خالی خالی نظروں سے کار کی چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بلیک گرل نے فوراً ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر لگا ہوا مائیک ایک بار پھر ہاتھ میں لے لیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں“...... اسی لمحے نوجوان نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے بے چین لہجے میں پوچھا تو اس بار عمران سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی ختم ہو گئی تھی اور اب وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔

”کون ہو تم“...... عمران نے چند لمحے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتے رہنے کے بعد اس انداز میں پوچھا جیسے وہ اس نوجوان کو نہ جانتا ہو۔

”کون ہوں میں۔ کیا مطلب“...... نوجوان نے چونک کر کہا۔ اسی لمحے عمران یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے کار کے اندر اور پھر کار کے باہر دیکھنا شروع ہو گیا۔

”ہاں۔ بتاؤ کون ہو تم اور تم مجھے کار میں کہاں لے جا رہے تھے“...... عمران نے بے حد روکھے لہجے میں کہا۔

”میں طاہر ہوں۔ آپ کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ میں آپ کو وینٹی لیٹر کے لئے فاروقی ہسپتال لے جا رہا تھا“۔

نوجوان نے کہا۔

"کون طاہر۔ میں کسی طاہر کو نہیں جانتا اور میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کسی ہسپتال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... نوجوان جس نے اپنا نام طاہر بتایا تھا، نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کون عمران صاحب۔ میں کسی عمران صاحب کو بھی نہیں جانتا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو بلیک گرل کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ گہری ہو گئی اور اس سے پہلے کہ نوجوان، عمران سے مزید کوئی بات کرتا عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے کار سے باہر نکل گیا۔ عمران کا بدلا ہوا انداز اور اس کا روکھا پن دیکھ کر نوجوان ساکت سا ہو کر رہ گیا تھا۔ عمران کو اس طرح اچانک کار سے نکلتے دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہیں عمران صاحب آپ۔ میری بات سنیں۔ عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... طاہر نامی نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ کار سے نکل کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کار کے عقب سے ہوتا ہوا تیزی سے سڑک کراس کرتا چلا گیا۔ نوجوان فوراً کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... طاہر نے عمران کو آواز دی اور تیزی سے اس کے پیچھے لپکا لیکن اتنی دیر میں عمران سڑک کراس کر کے دوسری طرف جا چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ طاہر سڑک کراس کر کے دوسری طرف جاتا عمران تیزی سے مڑا اور سائیڈ میں موجود دوسری سڑک کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

عمران جب دو تین سڑکیں مڑ کر اور ایک پتلی سی گلی سے گزر کر دوسری سڑک پر آیا تو بلیک گرل نے مائیک پر لگا ہوا بٹن دبا کر مائیک آن کر لیا۔

"مسٹر"...... بلیک گرل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اس کی آواز سن کر ٹھٹھک گیا اور انگلی میں پہنی ہوئی گولڈ رنگ اٹھا کر اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ اب اس کی آنکھوں کی سرخی ختم ہو چکی تھی اور وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ دیر بے ہوش رہنے کے بعد اس کی حالت میں واقعی بے حد سدھار آ گیا تھا اور وہ فریش دکھائی دے رہا تھا۔

"بلیک گرل بول رہی ہوں"...... بلیک گرل نے درشت لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں آپ کی آواز سن سکتا ہوں"...... اس بار عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کا مؤدبانہ لہجہ سن کر بلیک گرل کے ہونٹوں پر انتہائی تلخ اور کامیابی سے بھرپور مسکراہٹ امنڈ آئی۔

"گڈ شو۔ اب تم میری بات دھیان سے سنو۔ میں تمہیں ایک ایڈریس بتا رہی ہوں۔ تم ٹیکسی ہائر کرو اور جلد سے جلد میرے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچو"...... بلیک گرل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ایڈریس بتا دیں مجھے۔ میں جلد ہی وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور بلیک گرل اسے اپنا ایڈریس بتانا شروع ہوگئی۔

"میں ایک گھنٹے تک آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا مادام"۔ ایڈریس سننے کے بعد عمران نے اسی طرح انتہائی مؤدب لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری ہی منتظر ہوں"...... بلیک گرل نے کہا اور اس نے مائیک کا بٹن پریس کر کے اسے آف کیا اور پھر مائیک ہک سے لگا کر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح کی چمک نمایاں تھی۔ عمران کا انداز اور اس کا مؤدبانہ لب و لہجہ سن کر بلیک گرل کو یقین ہوگیا تھا کہ عمران عملی طور پر اس کی ٹرانس میں آ گیا ہے اور اب وہ وہی سب کر رہا ہے جس کا بلیک گرل اسے حکم دے رہی ہے اور اس بات میں کوئی شک شبے والی گنجائش ہی نہیں تھی کہ عمران اس کی ٹرانس میں نہیں آیا ہے۔ اس نے مائنڈ ہیکر مشین سے عمران کا مائنڈ ہیک کر کے مکمل طور پر بلینک کر دیا تھا اور پھر

اس کے خالی ذہن میں اس نے بلیک کنگ کے احکامات کے ساتھ ساتھ بلیک کنگ کے لئے وفاداری بھی فیڈ کر دی تھی اور اب عمران کے دماغ میں سوائے بلیک کنگ کے لئے وفاداری کے جذبے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا جو بلیک گرل کی ہی نہیں بلکہ بلیک کنگ کی بھی بڑی کامیابی تھی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا ہے"...... اپنے سر پر کھڑی مادام سموریا کو دیکھ کر کراسٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں موت کی نیند سلانے کے لئے میں جاگ گئی ہوں"...... مادام سموریا نے کہا اور اس نے ایک زور دار ٹھوکر کراسٹی کے سر پر ماری۔ کراسٹی نے نہ صرف اپنا سر پیچھے کر لیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کی طرف آتی ہوئی مادام سموریا کی ٹانگ پکڑی اور اسے پوری قوت سے پیچھے دھکیل دیا۔ مادام سموریا لڑکھڑائی اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی کراسٹی جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اٹھی اور اس نے اٹھتے ہی مادام سموریا کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ مادام سموریا کے پیٹ پر پڑی اور مادام سموریا چیختی ہوئی الٹ کر گرتی چلی گئی۔

مادام سموریا گرتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن اس کے اٹھتے ہی کراسٹی نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی اور اس

بار کراسٹی نے ہوا میں اچھلتے ہوئے پوری قوت سے اس کے پیٹ میں فلائنگ کک لگائی تھی۔ فلائنگ کک کھاتے ہی مادام سموریا اچھلی اور ہوا میں اڑتی ہوئی کھلے ہوئے دروازے سے باہر جا گری۔ کراسٹی قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور پھر دروازے کے باہر مادام سموریا کو اٹھتے دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکی۔ کراسٹی کو باہر آتے دیکھ کر مادام سموریا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی کراسٹی اُڑتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی اور دوسرے لمحے وہاں مادام سموریا کی انتہائی دردناک چیخ گونج اٹھی۔ کراسٹی کا ایک زور دار پنچ ٹھیک مادام سموریا کی ناک پر پڑا تھا۔ مادام سموریا کی شاید ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی کیونکہ کراسٹی کا پنچ پڑتے ہی اس کی ناک سے خون کا فوارا پھوٹ پڑا تھا۔ کراسٹی نے ایک اور مکا اس کے چہرے پر مارنے کی کوشش کی لیکن مادام سموریا نے ایک ہاتھ سے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ گھوما اور کراسٹی کی گردن پر پڑا۔ کراسٹی لڑکھڑائی تو مادام سموریا اچھلی اور اس نے اپنے جسم کو انتہائی پھرتی سے گھماتے ہوئے ایک ٹانگ اٹھا کر اسے قوس کی شکل میں گھماتے ہوئے کراسٹی کے پہلو میں مار دی۔ کراسٹی اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائی۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی دیوار سے ٹکرا کر گرتی مادام سموریا غراتی ہوئی اس پر جھپٹی اور اس نے عقب سے اچانک کراسٹی کے سر کے بال پکڑ لئے۔ اس نے کراسٹی کے بال اس زور سے

پکڑے تھے کہ ایک لمحے کے لئے کراسٹی کا چہرہ تکلیف سے بگڑ کر رہ گیا تھا مگر دوسرے لمحے کراسٹی نے خود کو سنبھال لیا اس نے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے کرتے ہوئے مادام سموریا کے کاندھے پکڑے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے مادام سموریا کو اٹھا کر اپنی کمر پر لاد لیا۔ ساتھ ہی کراسٹی کا جسم آگے کی طرف جھکا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو زور دار جھٹکا دیا تو مادام سموریا اس کی کمر سے اٹھ کر ہوا میں اچھلتی ہوئی پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائی۔ اس نے خود کو دیوار سے ٹکرانے سے بچنے کے لئے کراسٹی کے بال چھوڑ دیئے تھے لیکن اس کے باوجود وہ ہوا میں بلند ہوتی ہوئی کمر کے بل دیوار سے ٹکرائی اور اسے دیوار پر مارتے ہی کراسٹی نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور ہوا میں اٹھی ہوئی مادام سموریا جس کا سر نیچے تھا دیوار سے ٹکرا کر سر کے بل نیچے گری۔ اس کا سر زمین سے ٹکرایا تو اس کے حلق سے ہولناک اور دلخراش چیخ نکل گئی۔ کراسٹی نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے دونوں پہلوؤں سے پکڑا اور پھر اس کے ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آئے اور مادام سموریا اس کے دونوں ہاتھوں میں اٹھتی ہوئی اس کے سر کے اوپر چلی گئی۔ اس نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کراسٹی سے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے کراسٹی اسے اٹھائے تیزی سے گھومی اور اس نے مادام سموریا کو دوسری دیوار پر دے مارا۔ مادام سموریا دیوار سے ٹکرا کر یوں پلٹی جیسے دیوار ربڑ کی بنی ہوئی ہو اور اس نے مادام سموریا کو واپس دھکیل دیا ہو۔

واپس آتے ہی مادام سموریا نے قلابازی کھا کر کراسٹی کے سر پر پیروں کی ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن کراسٹی ہوشیار تھی۔ جیسے ہی مادام سموریا کا جسم قلابازی کھا کر اس کی طرف آیا کراسٹی نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور اس نے ایڑی کے بل اپنا جسم لٹو کی طرح گھمایا اور دوسرے لمحے اس کی بھرپور لات ہوا میں قلابازی کھاتی ہوئی مادام سموریا کی کمر پر پڑی۔ مادام سموریا کا جسم اچھل کر فرش پر گرا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ وہ زمین پر کمر کے بل ہی گری تھی جس سے اس کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی اور وہ زمین پر گرتی بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ کراسٹی ہوا میں قلابازی کھا کر دوبارہ اپنے پیروں پر آ کھڑی ہوئی تھی۔ مادام سموریا کو تڑپتے دیکھ کر وہ اطمینان بھرے انداز میں اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کیا ہوا۔ اتنی جلدی چیں بول گئی ہو۔ اٹھو"...... کراسٹی نے اسے غصہ دلانے والے انداز میں کہا۔ مادام سموریا کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔ ناک سے نکلنے والے خون نے اس کا سارا چہرہ سرخ کر دیا تھا جس سے اس کا چہرے انتہائی بھیانک لگ رہا تھا۔ اس نے آستین سے ناک سے نکلنے والا خون صاف کیا اور کراسٹی کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آؤ۔ اگر تمہارے بازوؤں میں اتنا دم ہے تو آؤ اور کرو میرا مقابلہ"...... کراسٹی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا تو مادام سموریا اسے گھورتی ہوئی تیزی سے اس

کی طرف بڑھی۔ اس نے آگے بڑھ کر کراسٹی کی ناک پر زوردار
پنچ مارنے کی کوشش کی لیکن کراسٹی نے فوراً اس کا پنچ ایک ہاتھ پر
روک لیا۔ اس سے پہلے کہ مادام سموریا اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی
کراسٹی کا پنچ ایک بار پھر اس کی ٹوٹی ہوئی ناک پر پڑا تو مادام
سموریا تڑپ اٹھی اور ناک پر ہاتھ رکھ کر کئی قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتی
چلی گئی۔ اسی لمحے کراسٹی اچھلی اور توپ سے نکلے ہوئے گولے کی
طرح مادام سموریا سے جا ٹکرائی۔ مادام سموریا نیچے گری اور کراسٹی
اس پر چھاتی چلی گئی۔

مادام سموریا نے کراسٹی کو اپنے جسم پر دیکھ کر فوراً ایک ہاتھ بڑھا
کر اس کی گردن پکڑ لی لیکن دوسرے لمحے وہ تڑپ کر رہ گئی۔ کراسٹی
نے اس کے سر کے اس حصے پر مکا مارا جہاں اس نے پہلے اسے
مشین گن کا دستہ مارا تھا۔ کراسٹی کے زوردار مکے نے مادام سموریا
کی آنکھوں کے سامنے دھند سی بنا دی تھی اس سے پہلے کہ مادام
سموریا کی آنکھوں کے سامنے سے دھند چھٹتی کراسٹی نے اس کی
گردن کی ایک مخصوص رگ پکڑی اور اسے دو انگلیوں سے دباتے
ہوئے گھما دیا۔ مادام سموریا کا جسم یکباری بری طرح سے پھڑکا اور
پھر اس کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند یکلخت اندھیرے
میں چھپ گئی۔

کراسٹی نے مادام سموریا کی گردن کی مخصوص رگ دبا کر اسے
ایک مرتبہ پھر بے ہوش کر دیا تھا۔ اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر

کراسٹی نے اس کی کلائی پکڑ کر اس کی نبض چیک کی کہ کہیں مادام
سموریا مکر نہ کر رہی ہو لیکن مادام سموریا کی نبض بے حد کم رفتار سے
چل رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بے ہوش ہو گئی ہے۔

کراسٹی اٹھی اور پھر اس نے بے ہوش مادام سموریا کو اٹھایا اور
اسے لے کر واپس اسی کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں مادام
سموریا کے کہنے پر اسے کرسی پر باندھ کر رکھا گیا تھا۔

کراسٹی نے کمرے میں داخل ہو کر ایڈلی کی طرف دیکھا لیکن
وہ اسی طرح سے پڑا ہوا تھا۔ اس میں شاید مادام سموریا جیسی قوت
مدافعت نہیں تھی اس لئے اسے ہوش نہیں آیا تھا۔ کراسٹی نے مادام
سموریا کو اس کرسی پر بٹھایا جس پر پہلے وہ بندھی ہوئی تھی۔ کرسی پر
بٹھاتے ہی کراسٹی نے اسے کٹی ہوئی رسیوں سے باندھنا شروع کر
دیا۔ مادام سموریا کو باندھ کر کراسٹی تیز تیز چلتی ہوئی ایڈلی کے پاس
آئی۔ اس نے احتیاطاً انگلیوں سے ایڈلی کی گردن کی مخصوص رگ
بھی مسلی تا کہ اسے جلد ہوش نہ آ سکے پھر اس نے ایڈلی کے ایک
ہاتھ سے اس کا دستانہ اتارا اور آگے بڑھ کر زمین پر پڑا ہوا وہ جار
اٹھا لیا جس میں ایڈلی سیاہ چھپکلیاں لایا تھا۔ جار اٹھا کر کراسٹی ادھر
ادھر دیکھنے لگی۔ پھر کمرے کی دیواروں پر سیاہ چھپکلیاں دیکھ کر وہ
تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے دستانے والے ہاتھ سے ان
چھپکلیوں کو پکڑ کر جار میں ڈالنا شروع کر دیا۔ اس نے دو چھپکلیاں
پکڑ کر جار میں ڈالیں اور پھر اس نے زمین سے جار کا ڈھکن اٹھا

کر جار بند کر دیا۔

جار لا کر اس نے کرسی کے قریب زمین پر رکھا اور مادام سموریا کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ مادام سموریا کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ کراسٹی نے اس کا سر اٹھا کر اس کی گردن کی وہی رگ پکڑی جسے دبا کر اس نے مادام سموریا کو بے ہوش کیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے مادام سموریا کی گردن کی مسلی ہوئی رگ کو چٹکی میں لے کر زور سے جھٹکا دیا تو مادام سموریا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ کراسٹی نے رگ کو ایک بار پھر جھٹکا تو مادام سموریا کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔ اب وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گئی تھی۔ اسے ہوش میں آتے دیکھ کر کراسٹی فوراً پیچھے ہٹ گئی۔

مادام سموریا نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر مضبوطی کے ساتھ رسیوں سے بندھی ہوئی ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے تم نے اس طرح کیوں باندھا ہے''۔ مادام سموریا نے کراسٹی کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے جس طرح مجھ پر چھپکلیاں گرا کر میرے صبر کا امتحان لیا تھا۔ اب تمہاری باری ہے''...... کراسٹی نے مسکرا کر کہا تو اس کا ارادہ سمجھ کر مادام سموریا کا رنگ زرد ہو گیا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتی۔ مم مم میں''...... مادام سموریا نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ کراسٹی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اس نے جار کا ڈھکن کھولا اور اسے لے کر مادام سموریا کے قریب آ گئی۔

''فار گاڈ سیک۔ ان چھپکلیوں کو یہاں سے ہٹا لو۔ چھپکلیاں چھوڑنے کی بجائے تم مجھے گولی مار دو۔ مگر اس عذاب کو مجھ سے دور کرو۔ میں یہ عذاب برداشت نہیں کر سکوں گی''...... مادام سموریا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''مجھے تم سے کچھ معلوم کرنا ہے مادام سموریا اور میں جانتی ہوں جب تک میں تم پر یہ چھپکلیاں نہیں چھوڑوں گی اس وقت تک تمہاری زبان نہیں کھلے گی''...... کراسٹی نے کہا۔

''مم مم۔ میں میں''...... مادام سموریا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی پھٹی ہوئی نظریں کراسٹی کے ہاتھ میں موجود جار پر جمی ہوئی تھیں جس میں سیاہ چھپکلیاں کلبلا رہی تھیں۔ کراسٹی نے اچانک جار اس کے سر پر الٹ دیا اور جیسے ہی چھپکلیاں مادام سموریا کے سر پر گریں مادام سموریا کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور وہ اس بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئی جیسے اس کی گردن کسی کند چھری سے کاٹی جا رہی ہو۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر بلیک گرل نے ریوالونگ چیئر دروازے کی طرف گھمائی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

"یس کم اِن"...... بلیک گرل نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران کا چہرہ دکھائی دیا۔ عمران کے چہرے پر سپاٹ پن اور انتہائی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

"آؤ۔ میں تمہاری ہی راہ دیکھ رہی تھی"...... بلیک گرل نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو عمران آگے بڑھا اور بلیک گرل کے سامنے غلاموں کی طرح سر جھکا کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مادام"...... عمران نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا اور سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہاں پہنچنے میں تمہیں کوئی دشواری تو نہیں ہوئی"...... بلیک گرل نے بدستور عمران کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نو مادام۔ آپ نے یہاں تک آنے کے لئے مجھے مسلسل گائیڈ کیا تھا اس لئے مجھے بھلا یہاں آنے میں کیسے دشواری ہو سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"گڈ۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے"...... بلیک گرل نے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں مادام"...... عمران نے کسی معمول کے انداز میں کہا۔

"سر کا درد ختم ہوا"...... بلیک گرل نے پوچھا۔

"یس مادام۔ اب میرے سر میں درد نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھی بات ہے۔ تمہارا مائنڈ اب فریش ہو گیا ہے۔ اب تمہیں کسی تکلیف کا احساس نہیں ہو گا۔ اب تم پہلے جیسی نارمل حالت میں آ گئے ہو"...... بلیک گرل نے کہا۔

"یس مادام"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... بلیک گرل نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... عمران نے معمول کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی

(آکسن)''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یس مادام۔ میرا نام علی عمران ہے۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ وہ آدمی کون تھا جو تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال لے جا رہا تھا''...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کون سا آدمی''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب تم وائٹ ریز کا شکار ہو کر لیبارٹری سے باہر آئے تھے تو وہاں ایک لمبا تڑنگا آدمی آیا تھا جو تمہاری حالت دیکھ کر گھبرا گیا تھا اور تمہیں فوراً اپنی گاڑی میں ڈال کر کسی ہسپتال لے جا رہا تھا۔ اس نے تمہیں اپنا نام طاہر بتایا تھا''...... بلیک گرل نے کہا۔

''طاہر۔ سوری مادام۔ ایسا تو کوئی نام مجھے یاد نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس آدمی کی شکل یاد ہے''۔عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری اصلی مائنڈ میموری تو میرے پاس ہے۔ تمہیں واقعی وہ آدمی کیسے یاد رہ سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم یہ بھی بھول گئے ہو کہ تم کس لیبارٹری میں تھے اور کس طریقے سے گولڈ رنگ کی چیکنگ کر رہے تھے''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یس مادام۔ مجھے کوئی بات یاد نہیں ہے۔ مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ میں بلیک کنگ کا غلام ہوں اور یہاں آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں''......عمران نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ تمہاری طرح میں بھی بلیک کنگ کی کنیز بن چکی ہوں اور میں یہ جو کچھ بھی کر رہی ہوں بلیک کنگ کے حکم سے ہی کر رہی ہوں''...... بلیک گرل نے کہا۔ اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری تو بلیک گرل بے اختیار چونک پڑی۔ سیٹی کی آواز مشین سے آ رہی تھی۔ بلیک گرل نے فوراً مشین کے دو تین بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سائیڈ ہک میں لگا ہوا مائیک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

مائیک ہاتھ میں لیتے ہی بلیک گرل نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین سے سیٹی کی آواز آنا بند ہو گئی۔

''ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''......اچانک مشین سے ایک مشینی آواز نکلتی ہوئی سنائی دی۔

''یس۔ بلیک گرل اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بلیک گرل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوڈ۔ اوور''......مشینی آواز نے کہا۔

''بلیک کنگ۔ اوور''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یہ کوڈ غلط ہے۔ دوسرا کوڈ بتاؤ۔ اوور''......مشینی آواز نے اس بار بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''بلیک کنگ ہی اصلی کوڈ ہے۔ اوور''...... بلیک گرل نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ہولڈ کرو۔ بلیک کنگ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔

اوور''...... مشینی آواز نے کہا اور ایک لمحے کے لئے مشین میں لگے ہوئے اسپیکروں میں خاموشی چھا گئی۔

''بلیک کنگ سپیکنگ۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد بلیک کنگ کی انتہائی درشت اور کرخت آواز سنائی دی۔

''بلیک گرل بول رہی ہوں کنگ۔ حکم۔ اوور''...... بلیک کنگ کی آواز سن کر بلیک گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے فرسٹ مشن کی کامیابی پر میں نے تمہیں مبارک باد دینے کے لئے کال کی ہے بلیک گرل۔ تم نے علی عمران کا مائنڈ ہیک کر کے اور اسے میرا غلام بنا کر واقعی ایک بہت بڑا اور ناقابل یقین کام کیا ہے۔ ویل ڈن۔ اوور''...... بلیک کنگ نے کہا اور اس سے اپنی تعریف سن کر بلیک گرل کے چہرے پر کئی رنگ کھل اٹھے۔

''تھینک یو کنگ۔ آپ کی تعریف میرے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔ تھینک یو اگین۔ اوور''...... بلیک گرل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری عمران سے بات کراؤ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میری غلامی میں آ کر وہ کیسا محسوس کر رہا ہے۔ اوور''...... بلیک کنگ نے کہا۔

''یس کنگ۔ میں بات کراتی ہوں۔ اوور''...... بلیک گرل نے کہا اور مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگی جو خاموشی سے سر جھکائے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

''عمران''...... بلیک گرل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... عمران نے کسی عامل کے معمول کے انداز میں کہا۔

''بلیک کنگ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ لو کرو بلیک کنگ سے بات''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یس مادام''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بلیک گرل کے اشارے پر وہ آگے آیا تو بلیک گرل نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک اس کی طرف بڑھا دیا۔

''یس بلیک کنگ۔ علی عمران سپیکنگ۔ اوور''...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اپنا پورا نام بتاؤ عمران جو تم عام طور پر دوسروں کو بتاتے ہو مع اپنی ڈگریوں کے۔ اوور''...... بلیک کنگ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''یس کنگ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے اسی طرح انتہائی مؤدب لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ تمہارا یہ انداز سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے بہت زیادہ خوشی۔ اوور''...... بلیک کنگ نے کہا۔

''تھینک یو بلیک کنگ۔ اوور''...... عمران نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔

”تم میرے غلام بن چکے ہو عمران۔ میں نے تمہارے دماغ میں اپنی غلامی کی تمام تر میموری فیڈ کر دی ہے۔ تمہارے بارے میں مجھے جو کچھ معلوم تھا اس کے مطابق ہی میں نے تمہارے دماغ میں فیڈ کرنے کے لئے ایک میموری سسٹم بنایا تھا۔ بلیک گرل نے تمہارے دماغ سے جو میموری ہیک کی ہے جب وہ تمہیں اور تمہاری مائنڈ میموری کو لے کر میرے پاس آئے گی تو میں اس میموری کو ایڈٹ کر کے تمہارے دماغ میں وہ سب بھی واپس فیڈ کر دوں گا جس سے تمہاری شخصیت پہلے جیسی بن جائے گی۔ تم کھلنڈرے اور شوخ بن کر پہلے جیسے عمران بن جاؤ گے۔ تمہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ تمہارا دماغ بدلا جا چکا ہے اور تم پاکیشیا کے نہیں بلکہ بلیک کنگ کے غلام ہو۔ صرف بلیک کنگ کے غلام۔ اوور“...... بلیک کنگ فاخرانہ لہجے میں کہتا چلا گیا۔

”یس بلیک کنگ۔ میں تمہارا غلام ہوں۔ اوور“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”ایول کرائم کے معاملے میں تم نے انتہائی چالاکی سے میری بولنے والی تصویر حاصل کی تھی اسی وقت مجھے تمہاری ذہانت پر رشک آنا شروع ہو گیا تھا۔ میں نے جب سے بلیک کنگ کی تنظیم سازی کی ہے اس وقت سے اب تک تم وہ واحد انسان ہو جس نے میرا پاکیشیا سے نقلی ادویات کا سارا سیٹ اپ تباہ کر دیا تھا۔ اسی وقت میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تم جیسا ذہین اور ہوشیار آدمی پاکیشیا کا

نہیں بلکہ میرا ایجنٹ بن کر کام کرے گا اور میں یہی سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ آخر میں ایسا کیا کروں کہ تم میرے غلام بن جاؤ اور تمہاری پاکیشیا کے لئے جو بھی وفاداریاں ہیں وہ سب وفاداریاں میرے نام ہو جائیں اور تم سوائے میرے مفادات کے لئے اور کچھ نہ کر سکو۔ طویل پلاننگ اور جدو جہد کے بعد آخر کار میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں اور آج دنیا کا ایک طاقتور، ذہین اور چالاک ترین ایجنٹ جس نے زندگی میں کبھی شکست کا ذائقہ تک نہیں چکھا ہے۔ اب میرا غلام ہے۔ گریٹ بلیک کنگ کا غلام جو بہت جلد پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنے والا ہے اور پوری دنیا کو تمہاری طرح اپنا غلام بنانے والا ہے۔ پھر اس دنیا پر صرف بلیک کنگ کی حکومت ہو گی۔ گریٹ بلیک کنگ کی حکومت اور اب یہ وقت زیادہ دور نہیں ہے۔ میں اپنی تنظیم سازی کے لئے کام کر رہا ہوں۔ آج میں نے تمہیں اپنا غلام بنایا ہے۔ کل میں دنیا کے دوسرے بڑے ذہین ایجنٹ میجر پرمود اور پھر کرنل فریدی کو بھی تمہاری طرح اپنا غلام بنا لوں گا۔ اسی طرح دنیا کے تمام بڑے بڑے اور نامور ایجنٹ باری باری میرے غلام بنتے جائیں گے اور میری طاقت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جب میں ناقابل شکست ہو جاؤں گا تو میں تم سب کی مدد سے اس دنیا پر اپنا تسلط قائم کر دوں گا اور پھر یہ ساری دنیا میری ہو گی۔ گریٹ بلیک کنگ کی۔ اوور“...... بلیک کنگ نے مسلسل فاخرانہ انداز میں بولتے

ہوئے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہو گا۔ اوور"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اب سنو عمران۔ میرے غلام تمہیں میرے لئے بلیک گرل کے ساتھ مل کر ایک کام کرنا ہے۔ میرا وہ کام تمہارے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا تھا اسی لئے میں نے بلیک گرل کی مدد سے سب سے پہلے تمہیں اپنا غلام بنایا ہے تاکہ تم میرے احکامات کی تعمیل کر سکو اور بلیک گرل کے ساتھ مل کر وہ کام کر سکو جو میرے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ میں آپ کا ہر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اوور"......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کام کے بارے میں بلیک گرل تمہیں گائیڈ کرے گی۔ تمہیں اس وقت تک بلیک گرل کے احکامات پر عمل کرنا ہے جب تک وہ تمہیں اور تمہاری مائنڈ میموری لے کر میرے پاس نہیں آ جاتی۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ اوور"......عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مائیک بلیک گرل کو دو۔ مجھے اس سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ اوور"......عمران نے اسی انداز میں کہا اور مائیک بلیک گرل کی طرف بڑھا دیا جو خاموشی سے اس کی اور بلیک

کنگ کی باتیں سن رہی تھی۔

"یس کنگ۔ بلیک گرل سپیکنگ۔ اوور"...... مائیک لے کر بلیک گرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کو باہر بھیجو۔ مجھے تم سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اوور"...... بلیک کنگ کی آواز سنائی دی۔

"یس کنگ۔ اوور"...... بلیک گرل نے کہا اور پھر وہ عمران کی طرف دیکھنے لگی جو خاموشی سے اس کے قریب کھڑا تھا۔

"عمران تم کچھ دیر کے لئے باہر چلے جاؤ۔ میں بلاؤں گی تو آ جانا"...... بلیک گرل نے کہا۔

"یس مادام"......عمران نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"یس کنگ۔ عمران کو میں نے باہر بھیج دیا ہے۔ اوور"۔ عمران کے باہر جاتے ہی بلیک گرل نے مائیک میں بلیک کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک گرل۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران کا مائنڈ تم مکمل طور پر ہیک کر چکی ہو۔ اوور"...... بلیک کنگ نے پوچھا۔

"یس کنگ۔ اس میں اب کوئی شک و شبے والی بات نہیں ہے۔ عمران کی مائنڈ میموری میرے پاس ایک ڈسک میں موجود ہے اور اب اس کے مائنڈ میں سوائے آپ کی اور میری وفاداری کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اوور"...... بلیک گرل نے کہا۔

”ایک بار اسے بے ہوش کر کے سکریننگ مشین سے بھی چیک کر لو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے مائنڈ کا کوئی حصہ تمہاری ڈسک میں فیڈ ہونے سے رہ گیا ہو۔ مشن کے بارے میں اسے بتانے سے پہلے اس کا مائنڈ چیک کر لینا۔ اگر اس کے مائنڈ میں کچھ بھی رہ گیا ہوتو اسے بھی نکال لینا تاکہ بعد میں یہ ہمارے لئے کسی پریشانی کا باعث نہ بن سکے۔ اوور“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”یس کنگ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور“...... بلیک گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اس کا مائنڈ مکمل طور پر اسکین کر کے اپنے مین مشن کی طرف توجہ دو اور جلد سے جلد مشن مکمل کر کے عمران کے ساتھ واپس آ جاؤ۔ اوور“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”اوکے کنگ۔ میں جلد سے جلد اپنا مشن پورا کرنے کی کوشش کروں گی اور کنگ مجھے آپ سے ایک اور بات بھی کرنی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔ اوور“...... بلیک گرل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”ہاں بولو۔ کیا بات کرنی ہے۔ اوور“...... بلیک کنگ نے کہا۔

”کنگ۔ جان ہارڈ، فیڈلے اور مادام سموریا نے آپ کے حکم سے یہاں ایسا ماحول پیدا کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ ساتھ عمران کی جان کی بھی دشمن بنے ہوئے تھے۔ اس سب کے پیچھے ہمارا مقصد عمران تک گولڈ رنگ پہنچانا تھی جو پہنچا دی گئی ہے جس کے نتیجے میں عمران اب میرے ساتھ ہے۔ اب چونکہ ان تینوں کی یہاں کوئی

ضرورت نہیں ہے تو میں چاہتی ہوں کہ میں ان تینوں کا ہولڈ انکل شیلے کو دے دوں۔ پاکیشیا میں اگر علی عمران ہمارے لئے خطرناک ہوسکتا تھا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس سے کم نہیں ہے۔ خاص طور پر ان کا پراسرار چیف ایکسٹو۔ اگر اسے ہمارے منصوبے کی معمولی سی بھی بھنک پڑ گئی تو وہ سیکرٹ سروس کو ہمارے پیچھے لگا دے گا اور میں نے ایکسٹو کی ہسٹری کا مطالعہ کر رکھا ہے وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران سے زیادہ اپنے ملک و قوم کے مفادات کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر ایکسٹو کو اس بات کا علم ہو گیا کہ عمران اب اس کے کسی حکم کا پابند نہیں ہے اور وہ آپ کا غلام بن چکا ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو عمران کی ہلاکت کا بھی ٹاسک دے سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ غداری کی صورت میں عمران پاکیشیا کے لئے کس قدر خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کی سب سے بڑی ترجیح یہی ہو گی کہ یا تو وہ عمران کو کسی طرح سے اپنی گرفت میں لے لے یا پھر اسے ہلاک کر دے۔ اوور“...... بلیک گرل نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ایکسٹو سے واقعی کوئی بعید نہیں ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ساتھ غداری کی صورت میں علی عمران کی موت کے بھی ڈیتھ وارنٹ جاری کر دے۔ تم کوشش کرنا کہ مشن مکمل ہونے تک عمران ایسے میک اپ میں رہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے سامنے بھی آ جائے تو وہ اسے پہچان نہ سکیں۔ اوور“...... بلیک

کنگ نے کہا۔

''یہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے بلیک کنگ۔ اوور''...... بلیک گرل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تمہارے خیال میں اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ اوور''۔ بلیک کنگ نے پوچھا۔

''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میرے ساتھ یہاں انکل شیلے بھی آیا ہوا ہے اور انکل شیلے نچلا بیٹھے رہنے والا نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ جان ہارڈ، مادام سموریا اور فیڈلے گروپس کو انکل شیلے کے انڈر کر دیں تاکہ وہ ان سب کے ساتھ مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے خلاف کام کریں اور ان سب کو ہلاک کر دیں۔ اوور''...... بلیک گرل نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرانا چاہتی ہو۔ اوور''...... بلیک کنگ نے چونک کر کہا۔

''یس کنگ۔ انہیں خود سے دور رکھنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے یا پھر کسی طرح انہیں بھی گولڈ رِنگ دے دیئے جائیں تاکہ میں ان کے مائنڈ بھی ہیک کر لوں اور انہیں بھی عمران کی طرح آپ کا غلام بنا دوں لیکن چونکہ میرے پاس صرف عمران کا مائنڈ بدلنے کے لئے ایک ہی ڈسک تھی اور آپ نے مجھے ایک ہی گولڈ رِنگ دی تھی جو عمران نے پہن لی ہے اس لئے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے مائنڈ نہ تو ہیک

کر سکتی ہوں اور نہ انہیں آپ کا غلام بنا سکتی ہوں اس لئے یہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ان سب کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ ان کی طرف سے ہمارا دردِ سر مکمل طور پر ختم ہو جائے۔ اوور''۔ بلیک گرل نے کہا۔

''ہونہہ۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کا تو تم خاتمہ کرا دو گی لیکن ان کے پراسرار چیف ایکسٹو کا کیا کرو گی۔ وہ ان کی جگہ نئے ممبر لے آئے گا۔ اور وہ بھی تمہارے اور عمران کے پیچھے لگ گئے تو کیا تم ان سب کو بھی ہلاک کرنے کے چکروں میں الجھی رہو گی۔ اوور''...... بلیک کنگ نے کہا۔

''نو چیف۔ میں اور عمران اپنا کام کریں گے۔ ممبران کو انکل شیلے اور ان کے ساتھی سنبھالیں گے۔ جب تک ایکسٹو نئے ممبران سامنے لائے گا اس وقت تک میں عمران کے ساتھ اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے نکل چکی ہوں گی اور پھر انکل شیلے اور اس کے ساتھیوں کا بھی یہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جائے گا۔ اوور''...... بلیک گرل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی سہی۔ میں جان ہارڈ، مادام سموریا اور فیڈلے کو احکامات جاری کر دیتا ہوں کہ وہ اپنے ساتھ جن افراد کو لے گئے ہیں وہ شیلے کے انڈر کام کریں گے اور اس کے احکامات پر عمل کریں۔ اوور''...... بلیک کنگ نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''تھینک یو بلیک کنگ۔ تھینک یو ویری مچ۔ تم گریٹ ہو۔ رئیلی گریٹ ہو اور ایک دن واقعی پوری دنیا پر گریٹ بلیک کنگ کا ہی راج ہو گا۔ صرف بلیک کنگ کا۔ اوور''...... بلیک گرل نے کہا۔

''او کے۔ میں ان تینوں کو کال کرتا ہوں۔ تم شیلے کو ان کے نمبر دے دو تاکہ وہ انہیں کسی بھی جگہ میٹنگ کے لئے بلا سکے اور پھر وہ ان کے ساتھ مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کی پلاننگ کر سکے۔ اوور''...... بلیک کنگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس کنگ۔ اوور''...... بلیک گرل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بلیک کنگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ بلیک گرل کے چہرے پر اب بے پناہ اطمینان تھا۔ اس نے نہ صرف عمران کو اپنا ساتھی بنا لیا تھا جو اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا ہر حکم بجا لانے کے لئے تیار تھا اور اب بلیک کنگ بھی اس بات کے لئے آمادہ ہو گیا تھا کہ اس نے پاکیشیا میں کرانس کی جن ایجنسیوں کے ایجنٹ بھیج رکھے تھے وہ انکل شیلے کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے والے تھے۔ انکل شیلے سمیت کرانسی ایجنٹ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایکشن میں آتے تو شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو اپنے ہی ملک میں ان سے بچنے کے لئے جائے پناہ ڈھونڈنا مشکل ہو جاتی۔

بلیک گرل کو البتہ بلیک کنگ کی اس بات پر تشویش ہو رہی تھی کہ ایک بار اور عمران کا مائنڈ اسکین کر لیا جائے۔ نجانے بلیک کنگ

کو اس بات پر شک کیوں ہوا تھا کہ عمران کا مائنڈ مکمل طور پر اسکین نہیں ہوا ہے۔ بلیک گرل چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے سب سے پہلے عمران کا مائنڈ اسکین کرنے کا پروگرام بنایا۔ یہ سوچتے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

یہ ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی۔ میز کے گرد سات کرسیاں پڑی تھیں۔ ان کرسیوں پر فیڈ لے اور اس کا رائٹ ہینڈ ڈالٹن، جان ہارڈ اور اس کا نمبر ٹو فرانک اور مادام سموریا اور اس کا ساتھی ایڈلی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے ہلکے پھلکے میک اپ کر رکھے تھے۔

میٹنگ ہال میں آ کر وہ سب ایک دوسرے کو دیکھ کر بے حد حیران ہو رہے تھے پھر جب ان سب نے آپس میں باتیں کرنی شروع کیں تو یہ جان کر وہ سب خاموش ہو گئے کہ اب ان کا تعلق کرانسی ایجنسیوں سے نہیں تھا بلکہ وہ سب دنیا کی ایک پراسرار ہستی، بلیک کنگ کے ایجنٹ تھے۔ بلیک کنگ نے ان سب کے مائنڈ ہیک کر کے انہیں کرانسی ایجنسیوں سے ہٹا کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور اب ان سب کی وفاداریاں صرف بلیک کنگ کے لئے تھیں جس کا ہر حکم ان کے لئے مقدم تھا اور وہ بلیک کنگ کے کسی

بھی حکم کی تعمیل کرنے سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

بلیک کنگ نے ان سب کی مائنڈ میموریز ہیک کر کے ان کے دماغوں میں اپنی وفاداریاں فیڈ کر دی تھیں۔ ان کے دماغ صرف بلیک کنگ کے لئے ہی سوچتے تھے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے پر انہیں مجبور کرتے تھے۔ بلیک کنگ نے ان کی مائنڈ سکیننگ کرتے ہوئے ان کے مائنڈز سے صرف کرانسی ایجنسیوں کی وفاداریاں ختم کی تھیں جس سے ان کی ذہانت، ان کے فطری انداز اور ان کی عام زندگی کے انداز میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ ان سب کے کام کرنے کا انداز اور خاص طور پر ان کا فطری انداز ویسا ہی تھا جیسا کرانسی ایجنٹوں کی حیثیت سے ہوا کرتا تھا۔ ان کے دماغ سے جو محو کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اب کرانس کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بڑی اور انتہائی پراسرار طاقت بلیک کنگ کے لئے کام کرتے ہیں اور ان کا بگ چیف، بلیک کنگ کے سوا کوئی نہیں ہے۔

بلیک کنگ نے جان ہارڈ، فیڈ لے اور مادام سموریا کو الگ الگ کال کی تھی اور انہیں شیلے کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے حکم دیا تھا کہ پاکیشیا میں ان تینوں کی کارکردگی کا اب شیلے ہی نگران ہو گا اور انہیں اسی کی ہدایات پر عمل کرنا ہو گا۔ بلیک کنگ نے ان تینوں کو عمران اور بلیک گرل کی ہلاکت کے مشن پر کام کرنے سے روک دیا تھا اور بلیک کنگ نے انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ بلیک گرل بھی ان کی طرح اسی کے حکم کی پابند ہے اور وہ پاکیشیا میں اسی کے

حکم سے ایک خاص مشن پر کام کرنے کے لئے آئی ہے اور اس
نے ان تینوں کو ایک خاص مقصد کے لئے عمران اور بلیک گرل کے
پیچھے لگایا تھا۔ اب چونکہ بلیک گرل اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی
ہے اس لئے اب انہیں ان کے پیچھے جانے یا ان کے خلاف کام
کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہ شلیے، بلیک گرل کا انکل ہے
جس کی سربراہی میں ہی اب وہ سب کام کریں گے۔ بلیک کنگ کی
بتائی ہوئی باتیں ان سب کے لئے حیران کن تو تھیں لیکن بہرحال
وہ ان کا چیف تھا اور کنگ کے احکامات پر عمل کرنا ان کے لئے
مقدم تھا اس لئے وہ بلیک کنگ کا حکم سن کر خاموش ہو گئے تھے اور
پھر انہیں باری باری شلیے کی کال موصول ہوئی۔ شلیے نے ان سب کو
میٹنگ کے لئے ایک خاص پوائنٹ پر بلا لیا تھا۔ وہ سب پہنچ چکے
تھے لیکن ابھی تک بلیک گرل کا انکل شلیے وہاں نہیں آیا تھا اور وہ
سب بے صبری سے اسی کے منتظر تھے۔

فیڈلے کا ساتھی ڈالٹن غور سے سامنے بیٹھی مادام سموریا کی
طرف دیکھ رہا تھا جو خاموش بیٹھی اپنے ہی خیالوں میں گم دکھائی
دے رہی تھی۔

"مادام۔ اس لڑکی کا کیا ہوا ہے جسے آپ کے ساتھی بلیک گرل
سمجھ کر اٹھا لے گئے تھے"...... ڈالٹن نے مادام سموریا کی طرف
دیکھتے ہوئے پوچھا تو مادام سموریا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... مادام سموریا نے سخت

لہجے میں کہا تو ڈالٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ آپ کی آواز کو کیا ہوا ہے مادام۔ مجھے آپ کی آواز بدلی
ہوئی معلوم ہو رہی ہے"...... ڈالٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایڈلی"...... مادام سموریا نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ایڈلی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے بتاؤ کہ میری آواز کو کیا ہوا ہے"...... مادام سموریا نے
کہا۔

"یس مادام"...... ایڈلی نے کہا تو ڈالٹن اور وہاں موجود تمام
افراد اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بولو۔ کیا ہوا ہے مادام کی آواز کو"...... ڈالٹن نے کہا۔

"جس طرح تم نے ہماری رہائش گاہ پر آ کر ہم سب کو بلیک
بموں سے بے ہوش کیا تھا۔ اسی طرح سے وہ لڑکی بھی خالی ہاتھ
نہیں تھی۔ ہم نے اس کی تلاشی لی تھی۔ بظاہر اس کے پاس کوئی
اسلحہ نہیں تھا لیکن ہم نے اس کے ہاتھوں میں موجود کنگنوں پر کوئی
توجہ نہیں دی تھی۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ اس کے کنگنوں میں بلیڈ اور
خاص قسم کی فلیش لائٹ موجود ہے۔ اس لڑکی نے کنگن کے بلیڈز
سے رسیاں کاٹ لی تھیں اور کنگن سے فلیش مار کر ہماری آنکھوں
میں جیسے مرچیں سی بھر دی تھیں۔ تیز روشنی میں نجانے ایسا کیا تھا
جس سے نہ صرف ہماری آنکھیں جل رہی تھیں بلکہ ہمارے حلق

بھی سوکھنا شروع ہو گئے تھے۔ تب سے مادام اور میری آواز میں فرق آ گیا ہے۔ اس لڑکی نے موقع کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی تھی لیکن مادام نے اسے وہاں سے بھاگنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا اور اسے وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا''...... ایڈلی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کنگن۔ لیکن کنگن تو مادام کے ہاتھوں میں بھی نظر آ رہے ہیں اور یہی کنگن میں اس لڑکی کے ہاتھوں میں بھی دیکھ چکا تھا جسے بلیک گرل سمجھ کر تم نے کرسی سے باندھا ہوا تھا''...... ڈالٹن نے مادام سموریا کے ہاتھوں میں موجود کنگن دیکھ کر کہا۔

''ہونہہ۔ ایڈلی نے ابھی تو بتایا ہے کہ یہ عام کنگن نہیں ہیں۔ ان میں بلیڈز کے ساتھ پاور فلیش لائٹ فائر کرنے والی ایک ڈیوائس بھی لگی ہوئی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں ایسے کنگن اس لڑکی کے پاس چھوڑ دیتی۔ مجھے یہ کنگن پسند آئے تھے اس لئے میں نے اس لڑکی کو ہلاک کرتے ہی اس کے ہاتھوں سے یہ کنگن اتار کر اپنے ہاتھوں میں پہن لئے تھے''...... مادام سموریا نے کہا تو ڈالٹن کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ واقعی یہ کنگن سائنسی اسلحے سے آراستہ ہیں انہیں واقعی ایسے نہیں چھوڑا جا سکتا تھا اور یہ کنگن آپ کے ہاتھوں میں اچھے بھی لگ رہے ہیں''...... ڈالٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام سموریا اسے گھور کر رہ گئی۔ اسی لمحے کمرے کا بغلی دروازہ کھلا

اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کو دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ ادھیڑ عمر آدمی دروازے سے نکل کر آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہاں موجود خالی کرسی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

''میں شیلے ہوں۔ انکل شیلے اور میں نے ہی بلیک کنگ کے حکم سے تم سب کو کال کر کے یہاں بلایا ہے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''گڈ شو۔ بیٹھ جاؤ تم سب''...... انکل شیلے نے انہیں اپنے احترام میں اٹھتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

''ہم آپ کو کس نام سے پکاریں۔ شیلے یا انکل شیلے''...... مادام سموریا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تم سب سے سینئر ہوں۔ شیلے کی بجائے اگر تم مجھے انکل یا انکل شیلے کہو گے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا''...... انکل شیلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے انکل شیلے۔ یہ بتائیں آپ نے ہم سب کو یہاں ایک ساتھ کیوں اکٹھا کیا ہے''...... فیڈلے نے انکل شیلے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بتاتا ہوں۔ تم تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے تمہیں کہیں جانے کی

جلدی ہو‘‘...... انکل شیلے نے کہا اور خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’نو انکل۔ ہمیں کہیں جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ بلیک کنگ نے ہمیں آپ کے احکامات کی تعمیل کا حکم دیا ہے۔ آپ کہیں گے تو ہم یہاں دن رات بیٹھے رہیں گے‘‘...... جان ہارڈ نے کہا۔

’’اوکے۔ گڈ شو۔ اب سنو۔ بلیک کنگ نے تم سب کو میرے ساتھ اس لئے لنک کیا ہے کہ ہم سب مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر سکیں۔ جیسا کہ تم جانتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت دنیا کی انتہائی تیز اور خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے اور اس کے تمام ممبران ایک سے بڑھ کر ایک ہیں جو اپنے ملک و قوم کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم بلیک کنگ کے وفادار کے طور پر اس ملک میں موجود ہیں اور بلیک کنگ کے حکم سے بلیک گرل یہاں ایک بہت بڑا اور خاص مشن پورا کرنے کے لئے آئی ہے۔ بلیک گرل کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور وہ اپنا مشن یکسوئی سے پورا کر سکے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہم اس کے پاس بھی پھٹکنے کا موقع نہیں دیں گے‘‘...... انکل شیلے نے کہا۔

’’اگر بلیک گرل بھی ہماری طرح بلیک کنگ کے لئے کام کرتی ہے تو پھر ہمیں اس کی ہلاکت کا ٹاسک کیوں دیا گیا تھا‘‘...... مادام سموریا نے پوچھا۔

’’یہ سب بلیک کنگ کی ماسٹر گیم کا ایک حصہ تھا۔ بلیک گرل کا

مقصد کسی طرح سے عمران تک پہنچنا تھا اور اگر وہ ڈائریکٹ عمران کے پاس پہنچتی تو عمران اسے شک کی نظروں سے دیکھتا جبکہ بلیک گرل کی وجہ سے عمران پر ہونے والے حملے اس لئے تھے کہ عمران، بلیک گرل پر توجہ دے اور اس کی بتائی ہوئی ہر بات پر یقین کرے۔ اگر تم سب بلیک گرل کی تلاش میں نہ لگے ہوتے اور عمران پر حملے نہ کئے جاتے تو عمران بلیک گرل کو اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دیتا وہ انتہائی ہوشیار اور چالاک انسان ہے۔ وہ سمجھ جاتا کہ بلیک گرل کسی خاص مقصد کی وجہ سے اس سے ملنے آئی ہے اور پھر وہ بلیک گرل کی بتائی ہوئی کسی بھی بات پر آسانی سے یقین نہ کرتا‘‘...... انکل شیلے نے کہا۔

’’لیکن بلیک گرل، عمران تک کیوں پہنچنا چاہتی تھی اور وہ کیا بات تھی جس کا بلیک گرل، عمران کو یقین دلانا چاہتی تھی‘‘...... مادام سموریا نے اسی طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ تم سوال بہت کرتی ہو مادام سموریا۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ بلیک گرل یہاں جس مشن پر کام کرنے کے لئے آئی ہے وہ مشن عمران کی مدد کے بغیر مکمل ہونا ناممکن تھا اس لئے بلیک گرل، بلیک کنگ کے حکم سے عمران کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس کے ساتھ ایک گیم کھیل رہی تھی جس میں وہ کامیاب رہی ہے اور اب عمران، بلیک گرل کے ساتھ ہے اور وہ دونوں بہت جلد پاکیشیا کے خلاف سب سے بڑا مشن مکمل کرنے کے لئے اپنا کام

شروع کر دیں گے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”بلیک گرل کا مشن یا ہے“...... فیڈلے نے پوچھا۔

”مجھے اس کے مشن کی تفصیلات کا علم نہیں ہے اور نہ ہی بلیک کنگ نے بلیک گرل کو اجازت دی ہے کہ وہ اس مشن کے بارے میں کسی کو کچھ بتائے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”اگر آپ کو مشن کے بارے میں کسی بھی بات کا علم نہیں ہے تو پھر آپ اس مشن کو پاکیشیا کے خلاف سب سے بڑا مشن کیوں کہہ رہے ہیں“...... جان ہارڈ کے ساتھی فرانک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس کے بارے میں بلیک کنگ نے مجھے جو بتایا تھا اسی کے تحت میں یہ سب تم کو بتا رہا ہوں“...... انکل شیلے نے کہا۔

”اب آپ ہمیں اپنے ساتھ ملا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں“...... مادام سموریا کے ساتھی ایڈلی نے پوچھا۔

”ہاں۔ بلیک کنگ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نالاں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جب تک بلیک گرل اپنا مشن مکمل کرتی ہے اس وقت تک ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا چاہئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر دینا چاہئے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”لیکن ہمارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں

معلومات نہیں ہیں اور ہم یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن کتنے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں اور وہ کہاں رہتے ہیں“...... فیڈلے کے ساتھی ڈالٹن نے کہا۔

”اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں نے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تعداد نو ہیں۔ جن کے نام جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، صدیقی، خاور، چوہان اور نعمانی ہیں۔ ان کے علاوہ عمران کے ساتھیوں میں اور بھی بہت سے نام ہیں لیکن ہمیں ان سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہمارا ٹارگٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے اور ہماری تعداد سات ہے۔ اگر ہم دو گروپ بنا لیں تو ایک گروپ کے حصے میں چار افراد آئیں گے اور دوسرے گروپ کے حصے میں پانچ افراد۔ پانچ افراد کا ٹاسک میں اپنے گروپ میں شامل کر لوں گا اس طرح ہمارا کام آسان ہو جائے گا اور ہم اپنے اپنے ٹاسکس کے خلاف ہی کام کریں گے اور ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد بھی کر سکیں گے“۔ انکل شیلے نے کہا۔

”دو گروپس سے آپ کی کیا مراد ہے“...... جان ہارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہاری تعداد چھ ہے۔ اگر تم میں سے دو افراد میرے ساتھ آ جائیں تو یہ ایک الگ گروپ بن جائے گا اور باقی چار اپنا ایک

الگ گروپ بنا لیں جیسے اگر تم اور تمہارا ساتھی فرانک میرے ساتھ مل جاتا ہے تو مادام سموریا، ایڈلی، فیڈلے اور ڈالٹن دوسرے گروپ میں چلے جائیں گے۔ ان کا گروپ سیکرٹ سروس کے چار افراد کو منتخب کرے گا اور باقی پانچ کا ٹاسک ہمیں مل جائے گا اس طرح ہم اپنے اپنے ٹاسکس کے خلاف کام کریں گے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”او کے۔ پھر مادام سموریا اور فیڈلے کا دوسرا گروپ ہو گا۔ اب میں تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے فوٹو گرافس دیکھاتا ہوں۔ پہلے دوسرا گروپ ان تصاویر کو دیکھے گا اور جنہیں یہ ہلاک کرنا آسان سمجھتے ہوں وہ تصاویر یہ اپنے پاس رکھ لیں گے اور باقی پانچ افراد کی تصاویر ہم لے لیں گے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”ان کے مقابلے میں ہماری تعداد کم ہے اور ٹاسک کے طور پر بھی ہمیں ایک فرد زیادہ مل رہا ہے۔ کیا ہم تینوں کے لئے پانچ افراد کو ہلاک کرنا آسان ہو گا“...... جان ہارڈ نے کہا۔

”تو تم دوسرے گروپ میں چلے جاؤ۔ مادام سموریا یا فیڈلے مجھے جوائن کر لیں۔ مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے“...... انکل شیلے نے کہا۔

”نہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہی کام کریں گے اور ہمارے حصے

میں جتنے افراد آئیں گے ہم انہی کے خلاف کام کریں گے“۔ فرانک نے کہا اور انکل شیلے نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافہ نکالا اور اس میں ہاتھ ڈال کر فوٹو گرافس نکال لئے اور اس نے تمام فوٹو میز کے درمیان اچھال دیئے۔

”ان تصاویر کو دیکھ لو اور ٹاسک کے طور پر جو چار تصاویر تمہیں پسند ہوں وہ اپنے پاس رکھ لو اور باقی پانچ افراد کی تصاویر ہمیں دے دو۔ تصویروں کے پیچھے ان ممبران کے نام اور ایڈریسز بھی لکھے ہوئے ہیں۔ انہیں کیسے اور کس طریقے سے ہلاک کرنا ہے اس کے بارے میں تم خود طے کر لینا“...... انکل شیلے نے کہا تو فیڈلے، ڈالٹن، مادام سموریا اور اس کا ساتھی ایڈلی اٹھ کر میز پر پھیلی ہوئی تصاویر دیکھنے لگے جن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے اصلی چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ تصاویر کے پیچھے ان ممبران کے نام ان کے قد کاٹھ اور ان کے ایڈریس لکھے ہوئے تھے۔

انہوں نے چار تصاویر اٹھائیں اور واپس اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میز پر اب پانچ تصاویر تھیں۔

”یہ مجھے دے دو“...... انکل شیلے نے کہا تو مادام سموریا جو اس کے سائیڈ میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے میز پر پڑی ہوئی پانچوں تصاویر اٹھا کر انکل شیلے کی طرف بڑھا دیں۔

”ہم نے جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کی تصاویر لی ہیں۔ ان کی ہلاکت کی ذمہ داری ہماری ہے“...... فیڈلے نے تصاویر کے

پیچھے سیکرٹ سروس کے ممبران کے نام پڑھتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ گویا ہمارے حصے میں صفدر اور فور سٹارز آئے ہیں''۔ انکل شیلے نے کہا۔

''فور سٹارز۔ کیا مطلب''...... ایڈلی نے چونک کر کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد جن کے نام صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی ہیں انہوں نے سیکرٹ سروس سے ہٹ کر ایک الگ گروپ بنا رکھا ہے جسے فور سٹار کہا جاتا ہے اور فور سٹار پاکیشیا میں ہونے والے ایول کرائمنر کے خلاف کام کرتے ہیں اور معاشرتی اور سماجی برائیوں کے خلاف نبرد آزما رہتے ہیں''...... انکل شیلے نے کہا۔

''بہرحال جو بھی ہے آپ نے ہمیں چار افراد کا ٹاسک دے دیا ہے جنہیں ہم نے ہلاک کرنا ہے۔ ہم اپنے طور پر بھی دو دو کا گروپ بنا سکتے ہیں۔ فیڈلے اگر اپنے ساتھی ڈالٹن کے ساتھ دو سیکرٹ سروس کے ممبران کی ہلاکت کی ذمہ داری لے لے تو باقی دو کو ہم ہلاک کر دیں گے''...... مادام سموریا نے کہا۔

''یہ بھی ٹھیک ہے۔ بلیک کنگ کو سیکرٹ سروس کی ہلاکت سے مطلب ہے۔ اسے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں کہ کون کسے ہلاک کرتا ہے اور کیسے''...... انکل شیلے نے کہا۔

''کیوں فیڈلے۔ کیا کہتے ہو''...... مادام سموریا نے فیڈلے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیسا تم ٹھیک سمجھو''...... فیڈلے نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''گڈ شو۔ میں چونکہ لیڈی ہوں اس لئے دونوں لیڈیز کی ہلاکت کا ٹاسک میں لے لیتی ہوں۔ باقی دو کو تم سنبھال لو''۔ مادام سموریا نے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر کی تصاویر اس کی طرف بڑھا دیں۔ فیڈلے نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا اور اس نے دونوں تصویریں لے کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیں۔

''ہم سب کے پاس بی فائیو ٹرانسمیٹر ہوں گے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے سے رابطہ رکھ سکیں''...... انکل شیلے نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب آپس میں اپنے اپنے ٹاسکس کو ہلاک کرنے کی پلاننگ کرنا شروع ہو گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد انکل شیلے سے اجازت لے کر مادام سموریا، ایڈلی، فیڈلے اور اس کا ساتھی ڈالٹن وہاں سے نکلتے چلے گئے جبکہ جان ہارڈ اور فرانک، انکل شیلے کے پاس رک گئے تھے تاکہ وہ اپنے ٹاسکس کو ہلاک کرنے کے لئے الگ سے پلاننگ کر سکیں۔

"کیا حلیہ بتایا ہے آپ نے اس ادھیڑ عمر آدمی کا جس نے آپ کی کار کے فیول ٹینک کو تباہ کیا تھا"...... صفدر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چیف کو ساری صورتحال بتا کر جولیا اور تنویر ایک ٹیکسی لے کر وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔ چیف نے انہیں اپنے اگلے حکم کا انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔ جولیا اور تنویر اپنے فلیٹوں کی طرف جانے کی بجائے صفدر کے فلیٹ کی طرف آ گئے تھے۔ جولیا نے جب سے اس ادھیڑ عمر آدمی کو دیکھا تھا اس کا ذہن بار بار چیخ چیخ کر اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس ادھیڑ عمر آدمی کو جانتی ہے اور وہ اسے پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے۔ لیکن اسے اس ادھیڑ عمر آدمی کے بارے میں کچھ یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون ہے اور اس کا نام کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ جولیا کو یہ خیال ضرور آ رہا تھا کہ وہ اس ادھیڑ عمر آدمی کو بلیک گرل کے ساتھ ہی دیکھ چکی ہے۔

جولیا یہ سوچ کر تنویر کو لے کر صفدر کے فلیٹ کی طرف آئی تھی کہ وہ اس ادھیڑ عمر آدمی کے بارے میں صفدر کو بتائے گی تو ہو سکتا ہے کہ صفدر سے اس ادھیڑ عمر آدمی کے بارے میں اسے کچھ علم ہو سکے کہ وہ کون ہو سکتا ہے۔ کرانس کے اکثر مشنز پر جہاں ان کے ساتھ عمران جاتا تھا وہاں صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ان کے ہمراہ ہوتے تھے اور ان دونوں کی طرح صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بلیک گرل کے بارے میں بہت کچھ جانتے تھے۔

جب جولیا اور تنویر، صفدر کے فلیٹ پر پہنچے تو وہاں کیپٹن شکیل بھی موجود تھا۔ وہ دونوں اکثر ایک دوسرے کے ساتھ ہی دکھائی دیتے تھے۔ فارغ اوقات میں یا تو صفدر، کیپٹن شکیل سے گپ شپ کے لئے اس کے فلیٹ پر چلا جاتا تھا یا پھر کیپٹن شکیل اس کے پاس آ جاتا تھا۔

ان دونوں کو دیکھ کر صفدر اور کیپٹن شکیل نے انہیں ویلکم کیا اور پھر وہ سب سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے تنویر اور جولیا کے چہروں پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات محسوس کر لئے تھے۔ اس سے پہلے کہ صفدر یا کیپٹن شکیل ان سے کچھ پوچھتے جولیا نے انہیں خود ہی بلیک گرل کے بارے میں بتانا شروع کر دیا اور پھر اس نے یہ بھی بتا دیا کہ بلیک گرل کس طرح انہیں ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ جولیا نے جب صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس ادھیڑ عمر آدمی کے بارے میں بتایا تو وہ دونوں

بے اختیار چونک پڑے اور صفدر نے چونک کر دوبارہ جولیا سے ادھیڑ عمر کا حلیہ پوچھا تھا۔ صفدر کے پوچھنے پر جولیا نے ایک بار پھر ادھیڑ عمر آدمی کا اسے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"انکل شیلے۔ یہ تو انکل شیلے کا حلیہ معلوم ہو رہا ہے"...... صفدر کی بجائے کیپٹن شکیل نے چونکتے ہوئے انداز میں کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وہ بلیک گرل کا انکل شیلے ہی تھا۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں آ رہا تھا اس لئے میں بری طرح سے الجھی ہوئی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"شیلے۔ بلیک گرل کا انکل۔ کیا مطلب"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیلے انتہائی خطرناک اور شاطر سیکرٹ ایجنٹ ہے جو دنیا کے کسی سیکرٹ ایجنٹ کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ خود کو انتہائی ذہین۔ تیز طرار اور انتہائی طاقتور ایجنٹ سمجھتا ہے اور ہے بھی ایسا ہی وہ واقعی کرانس کا طاقتور اور انتہائی فعال ایجنٹ ہے۔ کرانسی ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ گل افشاں جس کا کوڈ نام بلیک گرل ہے، کا دور کا رشتہ دار بھی ہے اس لئے بلیک گرل اس کی بہت عزت کرتی ہے۔ چونکہ شیلے کی کوئی ایجنسی نہیں ہے اور وہ کرانسی سیکرٹ سروس کے لئے عمران صاحب کی طرح فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے اس لئے کرانس کی سیکرٹ سروس یا کوئی بھی ایجنسی اسے ہائر کر لیتی ہے۔

اور شیلے کی تمام وفاداریاں اسی کے ساتھ ہوتی ہیں جس نے اسے ہائر کیا ہوتا ہے۔ چونکہ شیلے، بلیک گرل کا انکل ہے اس لئے وہ زیادہ تر بلیک گرل کے لئے ہی کام کرتا ہے اور اس کے ہر کام کے عوض بلیک گرل اسے خطیر رقم دیتی ہے اس لئے شیلے کو کہیں اور جانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی اور چونکہ بلیک گرل اسے انکل کے طور پر عزت دیتی ہے اس لئے وہ کسی اور ایجنسی میں جانے یا اپنی ایجنسی بنانے کے بارے میں سوچتا بھی نہیں ہے۔ اسی لئے وہ ہر وقت بلیک گرل کے ساتھ ہی لگا رہتا ہے اور بلیک گرل بھی شیلے پر ہی انحصار کرتی ہے اور اپنے تمام ضروری مشنز میں وہ شیلے کو اپنے ساتھ رکھتی ہے اور شیلے اس کی بھرپور اور انتہائی حد تک مدد کرتا ہے۔ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ادھیڑ عمر آدمی ہونے کے باوجود اس میں جوان مردوں سے زیادہ طاقت ہے اور وہ ایک وقت میں دس دس طاقتور اور مارشل آرٹس کے ماسٹرز کا مقابلہ کر سکتا ہے اور انہیں لمحوں میں دھول چٹا سکتا ہے۔ اپنی ذہانت اور اپنی طاقت کی لحاظ سے وہ واقعی ون مین آرمی ہے اور اس میں اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ کسی بھی ماسٹر فائٹر کا مقابلہ کر سکے"...... صفدر نے تنویر کو انکل شیلے کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اسے خود پر بہت غرور ہے اسی لئے وہ ہماری طرف دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے انداز میں مسکرا رہا تھا"...... تنویر نے

غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے اپنی صلاحیتوں پر بے حد غرور ہے اور اس کی نظر میں دنیا کے بڑے بڑے اور نامور ایجنٹ بھی کل کے بچے ہیں"۔ کیپٹن شکیل کہا۔

"ہونہہ۔ کل کے بچے۔ ہم جیسے کل کے بچوں سے اگر اس کا ٹکراؤ ہوا تو ہم اسے آج کا بوڑھا ثابت کر دیں گے لنج منج بوڑھا"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"اس کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی خودسر اور سفاک انسان ہے۔ اپنے دشمنوں کو وہ اذیتیں دے دے کر اور تڑپا تڑپا کر ہلاک کرتا ہے اور ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک بار وہ میرے سامنے جائے پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔ میں اسے اذیت ناک موت ماروں گا اور اس کی لاش بھی اسی طرح جلا کر راکھ بنا دوں گا جس طرح وہ دوسروں کی لاشیں جلا کر راکھ بناتا ہے"...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

"فی الحال تو ہمیں چیف نے انتظار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب تک چیف آرڈر نہیں دیتا اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے کہا۔

"اگر چیف کی نظر میں بلیک گرل یہاں کسی مشن پر آئی ہے تو چیف کو ہمیں اس طرح انتظار کرنے کے لئے نہیں کہنا چاہئے تھا۔

اسے ہمیں اجازت دینی چاہئے تھی کہ ہم بلیک گرل کو پورے شہر میں تلاش کریں اور اسے اس کے انجام تک پہنچائیں"...... تنویر نے کہا۔

"انجام تک ہم اسے تب ہی پہنچا سکتے ہیں جب ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ وہ واقعی پاکیشیا کسی مشن پر کام کرنے کے لئے آئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر وہ کسی مشن پر نہیں آئی ہے تو پھر اسے ہمیں اس طرح ڈاج دینے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بلیک گرل کی اچانک آمد اور پھر اس کا آپ دونوں کو ڈاج دے کر نکل جانا کوئی عام بات نہیں ہے اور پھر اس کے انکل شیلے نے جس طرح آپ کی کار کو ہٹ کرتے ہوئے آپ کی کار کا فیول ٹینک تباہ کیا تھا۔ ان سب باتوں سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ بلیک گرل کا یہاں آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے ساتھ انکل شیلے بھی ہے جو بلیک گرل سے زیادہ طاقتور اور خطرناک ہے۔ ہمیں اس کی آمد کو بھی ایزی نہیں لینا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب کیا کریں۔ جب تک چیف ہمیں ان کی تلاش کا حکم نہیں دے دیتا اس وقت تک ہم ان کے خلاف کیا کر سکتے ہیں"۔ جولیا

نے سر جھٹک کر کہا۔ اسی لمحے اس کی کلائی میں ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ جولیا نے چونک کر ریسٹ واچ کی طرف دیکھا اور پھر وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا"...... اسے اچھلتے دیکھ کر ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

"چیف کی کال ہے"...... جولیا نے کہا۔ ریسٹ واچ پر دو کا ہندسہ چمک رہا تھا اور جولیا کی کلائی پر مسلسل وائبریشن ہو رہی تھی۔

"چیف شاید سیل فون کی بجائے واچ ٹرانسمیٹر پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا اور اس نے فوراً واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور سوئیاں گھما کر دو کے ہندسے پر لے آئی اور ساتھ ہی اس نے ونڈ بٹن اندر کی طرف پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے ونڈ بٹن اندر دبایا اسی لمحے واچ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دینا شروع ہو گئی۔

"چیف کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... چیف جولیا کو مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس چیف۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جولیا نے بڑے مؤدب لہجے میں کہا۔

"ممبران کو لے کر جلد سے جلد دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچو۔ ہری اپ۔ اوور"...... ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ کیا سب ممبران کو بلانا ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"یس۔ سب کو بلاؤ۔ اس وقت مجھے تم سب کی ضرورت ہے۔ ٹھیک آدھے گھنٹے کے بعد میں تم سب کو میٹنگ روم میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... ایکسٹو نے اسی انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ ہم پہنچ جائیں گے۔ اوور"...... جولیا نے کہا تو ایکسٹو نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب اچانک ایسا کیا ہو گیا ہے جو چیف ہمیں فوری طور پر دانش منزل میں طلب کر رہا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید چیف کے سامنے بلیک گرل کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے اور چیف اب ہمیں بلیک گرل کے خلاف اہم ٹاسک دینا چاہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چیف نے ہمیں آدھے گھنٹے میں دانش منزل پہنچنے کا کہا ہے۔ آپ فور اسٹارز کو کال کریں تب تک میں لباس بدل کر آتا ہوں۔ فور اسٹارز کو دانش منزل پہنچنے کا کہہ دیں۔ ہم یہاں سے ایک ساتھ جائیں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چیف نے کسی خاص وجہ سے سیل فون کی بجائے مجھ سے واچ ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس لئے مجھے بھی سیل فون کی بجائے واچ ٹرانسمیٹر استعمال کرنا چاہئے۔ میں واچ ٹرانسمیٹر پر صدیقی سے کہہ

دیتی ہوں کہ وہ باقی ممبران کو لے کر دانش منزل پہنچ جائے''۔ جولیا نے کہا۔

''یہی مناسب رہے گا اور صالحہ کو بھی آپ واچ ٹرانسمیٹر سے ہی چیف کا پیغام دے دیں تاکہ وہ بھی وقت پر پہنچ جائے''...... صفدر نے کہا۔

''فکر نہ کرو۔ پہلے میں اسے ہی کال کروں گی''...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ صفدر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور لباس بدلنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا اور جولیا واچ ٹرانسمیٹر سے صالحہ اور فور سٹارز کو چیف کا پیغام دینے کے لئے انہیں کال کرنے میں مصروف ہو گئی۔ صفدر پانچ منٹ میں ہی تیار ہو کر آ گیا تھا۔ اس کے باہر آتے ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ چاروں ایک کار میں سوار دانش منزل کی طرف اُڑے جا رہے تھے۔

جب وہ دانش منزل کے گیٹ کے پاس پہنچے تو انہیں وہاں صالحہ اور فور سٹارز کی کاریں دکھائی دیں۔ ایکسٹو نے انہیں دیکھ کر دانش منزل کا گیٹ کھول دیا تھا۔ وہ سب کاریں دانش منزل کی پورچ میں لے گئے اور پھر وہ کاروں سے نکل کر میٹنگ روم کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

''چیف نے عمران کو نہیں بلایا شاید''...... علیک سلیک کے بعد صدیقی نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو میٹنگ کے لئے بلایا ہے۔ عمران سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہے اس لئے اسے کیوں بلایا جائے گا''...... تنویر نے عمران کا نام سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے چیف نے اسے خود ہی کال کر دی ہو اور وہ آنے ہی والا ہو''...... جولیا نے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ وہ جولیا کی ایسی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا ورنہ جولیا اس پر برہم ہو جاتی تھی اور تنویر جولیا کی برہمی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ابھی انہیں آئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اسی لمحے جولیا کے سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز آ رہی تھی اور اس پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب سپارک کر رہا تھا۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو اس سے نہ صرف ٹوں ٹوں کی آواز آنا بند ہو گئی بلکہ سرخ رنگ کا بلب بھی بجھ گیا اور اس کی جگہ ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا ایک بلب جلنا شروع ہو گیا۔

''یس چیف۔ ہم سب یہاں پہنچ چکے ہیں''...... جولیا نے ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا بلب جلتے دیکھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس ٹرانسمیٹر میں چونکہ مائیک اور اسپیکر ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے بار بار اوور کہنے کی زحمت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

''میں تم سب کو انتہائی اہم مشن کے لئے ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ میری باتیں دھیان سے سننا اور تمہیں میرے احکامات پر ہر صورت میں عمل کرنا ہے''...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ ہم ہمہ تن گوش ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ بلیک گرل کا پاکیشیا میں آنا خالی از علت نہیں ہے۔ وہ پاکیشیا میں کسی اہم مشن پر کام کرنے کے لئے آئی ہے۔ اس کا مشن کیا ہے اس بات کا تو ابھی پتہ نہیں چل سکا ہے لیکن آپ سب کو یہ سن کر یقیناً افسوس ہوگا کہ اپنے اس مشن پر کام کرنے کے لئے بلیک گرل نے عمران کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے عمران نے اپنی تمام وفاداریاں بلیک گرل کے لئے وقف کر دی ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا اور ایکسٹو کے آخری الفاظ سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

''عمران، بلیک گرل سے مل گیا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے چیف۔ اگر بلیک گرل پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے یہاں آئی ہے تو عمران اس کے ساتھ کیسے کام کرسکتا ہے اور کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے بلیک گرل نے عمران کو مجبور کیا ہے۔ بلیک گرل نے عمران کو ایک گولڈ رنگ دی تھی۔ اس گولڈ رنگ میں کوئی ڈیوائس فکسڈ تھی جس کا علی عمران پر ایسا اثر ہوا ہے کہ وہ اپنی سابقہ یادداشت بھول چکا ہے۔ اب اس کے دماغ میں سوائے بلیک گرل

سے وفاداری کے اور کوئی جذبہ نہیں ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''عمران کی یادداشت ختم ہو چکی ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہوا ہے چیف''...... جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''گولڈ رنگ سے ایک خاص قسم کی وائٹ ریز نکلی جو عمران کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اس رنگ میں ایک پاور پلگ لگا ہوا تھا جو عمران کے ہاتھ لگاتے ہی چارج ہوگیا اور اس کا لنک یہاں سے دور کسی ماسٹر مشین سے ہوگیا جس پر بلیک گرل بیٹھی کام کر رہی تھی۔ جیسے ہی پاور پلگ کا بلیک گرل کی مشین سے لنک ہوا اس نے فوری طور پر ٹرانسنگ مشین سے عمران کے دماغ کو اپنے قابو میں کر لیا اور اس کا مائنڈ ہیک کر کے اس کے مائنڈ میں اپنے طور پر بنائی ہوئی میموری فیڈ کر دی جس میں ظاہر ہے بلیک گرل سے وفاداری کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ میں نے ابھی تک جو نتیجہ اخذ کیا ہے اس کے مطابق عمران مکمل طور پر اپنی یادداشت کھو چکا ہے اور اب وہ پہلے جیسا عمران نہیں ہے۔ یادداشت کی ہیکنگ کے بعد اب وہ نہ مجھے پہچان سکتا ہے اور نہ تم میں سے کسی کو۔ وہ چونکہ بلیک گرل کا وفادار بن گیا ہے اس لئے وہ اس کے احکامات پر عمل کرے گا اس لئے ہوسکتا ہے کہ بلیک گرل پاکیشیا میں اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے عمران کو تم سب کے مقابلے پر بھی لے آئے۔ اس لئے تمہیں بلیک گرل کے ساتھ ساتھ اب عمران سے بھی خود کو محفوظ رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ تم سب کی ذمہ داری ہے کہ تم

شہر میں پھیل کر نہ صرف بلیک گرل کو تلاش کرو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عمران کو بھی تلاش کرو اور بلیک گرل کے ساتھ ایک اور خطرناک ہستی بھی موجود ہے جس کا نام شیلے ہے اور وہ خود کو انکل شیلے کہلواتا ہے۔ ان تینوں کی تلاش میں تم زمین آسمان ایک کر دو۔ اگر وہ تمہارے قابو میں آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں ہلاک کر دینا۔ میں کسی طور پر یہ برداشت نہیں کروں گا کہ بلیک گرل اور اس کا انکل شیلے پاکیشیا میں اپنا کوئی بھی مشن پورا کر سکے''۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

''گولی مار کر ہلاک کرنے کے احکامات آپ نے صرف بلیک گرل اور انکل شیلے کے لئے دیئے ہیں یا اس حکم میں عمران کا نام بھی آتا ہے''...... تنویر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تو وہ سب چونک کر اور غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

''عمران بھی ان کا ساتھی بن چکا ہے اس لئے وہ اس حکم سے مبرا کیسے ہو سکتا ہے''...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا تو ان سب کے رنگ زرد پڑ گئے۔

''یس چیف''...... تنویر نے ہکلا کر کہا اور جولیا اور اپنے ساتھیوں کی تیز نظروں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''اطلاع کے مطابق اس وقت پاکیشیا میں بلیک گرل اور انکل شیلے سمیت تین اور کرانسی ایجنسیاں بھی موجود ہیں۔ جن میں سے

ایک فیڈ لے، دوسری مادام سموریا اور تیسری ایجنسی جان ہارڈ کی ہے۔ یہ تینوں ایجنسیاں ظاہراً عمران اور بلیک گرل کے پیچھے لگی ہوئی تھیں لیکن اب حالات اور واقعات اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جیسے یہ ایجنسیاں درپردہ بلیک گرل کو سپورٹ کر رہی تھیں تاکہ بلیک گرل جب عمران کے پاس پہنچے تو وہ عمران کے سامنے خود کو مظلوم ثابت کر سکے۔ بلیک گرل کا مقصد عمران تک گولڈ رنگ پہنچانا تھا جس میں وہ کامیاب رہی ہے۔ جان ہارڈ، فیڈ لے اور مادام سموریا کی ایجنسیاں اچانک غائب ہو گئی ہیں اور ایک اطلاع کے مطابق ان کی کمانڈ اب بلیک گرل کے ساتھی انکل شیلے نے سنبھال لی ہے۔ جسے بلیک گرل نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگانے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ ان سب کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس لئے تم سب کو ان تینوں ایجنسیوں سے بھی ہوشیار رہنا ہو گا''۔ چیف نے کہا۔

''اوہ۔ آخر پاکیشیا میں ایسا کون سا خاص مشن ہے جسے پورا کرنے کے لئے کرانس کی چار ایجنسیاں یہاں کام کر رہی ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر کہا۔

''میں اس کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جلد ہی بلیک گرل کا مشن بھی میرے سامنے آ جائے گا۔ مجھے عمران کی فکر ہے۔ وہ انجانے میں بلیک گرل کا ساتھ دیتے ہوئے ایسا کوئی کام نہ کر دے جس سے پاکیشیا کے مفادات کو شدید دھچکا لگتا ہو۔ جس طرح سے

بلیک گرل نے عمران کو اپنے قابو میں کیا ہے اس سے تو ایک بات صاف ہو جاتی ہے کہ بلیک گرل کا مشن عمران کی مدد کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ ورنہ وہ جس طرح انکل شلیے اور باقی ایجنسیوں کے ایجنٹوں کو تمہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دے سکتی ہے اسی طرح وہ عمران کو بھی ہلاک کرا سکتی تھی۔ اس لئے تمہاری ساری توجہ عمران کی طرف مبذول ہونی چاہئے اور جیسے بھی ممکن ہو تمہیں اسے بلیک گرل کا ساتھ دینے سے روکنا ہوگا“...... چیف نے کہا۔

”لیکن چیف ہم عمران کو کہاں تلاش کریں گے۔ عمران ایک ایسا پراسرار انسان ہے جس کے بارے میں آج تک میں بھی کچھ معلوم نہیں کرسکی ہوں کہ وہ کیا کرتا پھرتا ہے اور اس کا کون کون سا ٹھکانہ ہے۔ اگر اس کا مائنڈ ہیک ہوگیا ہے اور وہ بلیک گرل کا وفادار بن گیا ہے تو پھر وہ ہمارے لئے زیادہ خطرے کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ اسے ہمارے پتے ٹھکانوں کا علم ہے“...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وقتی طور پر تم اپنے ٹھکانے بدل لو اور ایسے میک اپ میں رہنے کی کوشش کرو کہ عمران بھی تمہیں پہچان نہ سکے۔ سٹور روم سے تم سب لانگ نیڈل تھروگنیں ساتھ لے جانا اور کوشش کرنا کہ کسی طرح عمران کو اس نیڈل سے اپنا نشانہ بنا سکو۔ عمران اگر لانگ نیڈل کا نشانہ بن گیا تو وہ فوراً بے ہوش ہو جائے گا اور اسے اس وقت تک ہوش نہیں آئے گا جب تک میں اسے ایک خاص انجکشن

نہیں لگا دوں گا۔ نیڈل پر لگا ہوا مخصوص کیمیکل عمران کے دماغ پر حاوی ہو جائے گا اور اس کا توڑ صرف میرے پاس ہے۔ اسے کسی اور طریقے سے ہوش میں لایا ہی نہیں جا سکے گا“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ عمران صاحب چونکہ غیر ارادتاً بلیک گرل کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس کی مائنڈ میموری واش ہوچکی ہے اس لئے میں بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ عمران صاحب کو ہم میں سے کوئی گولی مارے“...... صفدر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ آپشن بدستور موجود ہے۔ اگر عمران لانگ نیڈل کا نشانہ نہ بنے تو تم اپنی حفاظت اور اپنے ملک کے مفاد کے لئے اسے گولی مار سکتے ہو۔ مجھے عمران سے زیادہ اپنے وطن کے مفادات عزیز ہیں۔ وطن کی حفاظت کے لئے میں عمران جیسے کئی انسان تو کیا خود کو بھی قربان کرسکتا ہوں“...... چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ وطن کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس معاملے میں اگر عمران سے کوئی کوتاہی ہوئی تو سب سے پہلے میں اسے گولی ماروں گی“...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”یہی امنگ تم سب کے دلوں میں بھی ہونی چاہئے۔ تم سب کی جانیں ایک دوسرے کے لئے نہیں بلکہ ملک وقوم کے مفاد سے

وابستہ ہیں جس کے لئے تمہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا ضروری ہے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران کو ہم زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر اس نے ہمارے ہاتھوں سے پھسلنے کی کوشش کی اور وہ ملک وقوم سے غداری کا مرتکب بھی ہوا تو میں بھی اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا“......تنویر نے فوراً موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اب تم سب جاؤ اور جا کر کرانسی ایجنسیوں کے خلاف ایسا محاذ بناؤ کہ پاکیشیا میں انہیں کہیں بھی چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے اور وہ جہاں جائیں موت کی شکل میں تم ان سے پہلے ان کے سروں پر پہنچ جاؤ“...... چیف نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا چیف۔ ہم کرانسی ایجنسیوں کو ناکوں چنے چبوا دیں گے اور بلیک گرل جس نے ہم سے عمران صاحب کو چھینا ہے ہم اسے بھی چھٹی کا دودھ یاد دلا دیں گے“...... صدیقی نے کہا۔

”تمہیں ہر کام انتہائی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر کرنا ہو گا کیونکہ عمران ان کے ساتھ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم سب عمران کی وجہ سے مار کھا جاؤ۔ اگر ایسا ہوا اور بلیک گرل پاکیشیا میں اپنا مشن پورا کرنے میں کامیاب ہو گئی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف نام کی ہی سیکرٹ سروس رہ جائے گی“...... چیف نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا چیف۔ ہم یہ ٹاسک چیلنج کے ساتھ پورا کریں

گے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک بلیک گرل اور انکل شیلے سمیت تمام کرانسی ایجنسیاں موت کے منہ میں نہیں پہنچ جاتیں“...... صالحہ نے عزم بھرے لہجے میں کہا۔

”تم سب کے لئے میرے پاس ایک خوشخبری بھی ہے“۔ چیف نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”کیسی خوشخبری چیف“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کراسٹی، ایکریمیا سے واپس آ چکی ہے“...... چیف نے کہا تو کراسٹی کی واپسی کا سن کر ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہاں ہے وہ اور اگر وہ واپس آ گئی ہے تو اب تک وہ ہم سے ملی کیوں نہیں“...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ جہاں بھی ہے جلد ہی تمہارے سامنے آ جائے گی۔ اتفاق سے وہ بھی کرانسی ایجنسیوں میں الجھی ہوئی ہے جو بلیک گرل کے لئے کام کر رہی ہیں“...... چیف نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

”کراسٹی کرانسی ایجنسیوں کے خلاف کام کر رہی ہے۔ آپ کا مطلب ہے ان ایجنسیوں کے خلاف، جن کا آپ نے ہمیں ٹاسک دیا ہے“...... چوہان نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ایک ایجنسی کے ایجنٹوں نے اسے عمران کے فلیٹ کی

طرف جاتے ہوئے بلیک گرل سمجھ کر اغوا کر لیا تھا لیکن جلد ہی
انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ غلط لڑکی کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ کراسٹی کو
ان کے درمیان رہنے کا موقع مل گیا اور پھر اس نے وہی کیا جو
اسے کرنا چاہئے تھا''...... چیف نے کہا۔

''کیا کیا ہے اس نے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔
کراسٹی نے کچھ ایسا کیا تھا جس سے چیف بے حد مطمئن اور مسرور
لگ رہا تھا۔

''ان سب باتوں کا جواب تمہیں وقت آنے پر مل جائے گا۔ فی
الحال تم اپنے ٹاسکس کی طرف توجہ دو اور جا کر ابھی سے بلیک
گرل، انکل شیلے، کرانسی ایجنسیوں اور عمران کی تلاش شروع کر
دو''...... چیف نے کہا اور پھر اس نے میٹنگ از اوور کہہ کر رابطہ ختم
کر دیا۔

''لگتا ہے کراسٹی نے ایک بار پھر کوئی بڑا کام کیا ہے جس کی
وجہ سے چیف اس کی تعریف کر رہے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ پاکیشیا کب آئی اور اس نے مجھے اپنی آمد کی
اطلاع کیوں نہیں دی تھی''...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے آپ سے ملنے یا آپ کو اطلاع کرنے کا
وقت ہی نہ ملا ہو۔ چیف نے بتایا تو ہے کہ وہ عمران صاحب سے
ملنے ان کے فلیٹ کی طرف گئی تھی تو کرانسی ایجنسی اسے بلیک گرل

سمجھ کر اغوا کر کے لے گئی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہرحال اب چلو۔ ہم نے چیف سے جو
ٹاسک لیا ہے۔ اس ٹاسک کو ہم نے ہر حال میں پورا کرنا ہے اس
سے پہلے کہ دیر ہو جائے ہمیں جا کر ان سب کو تلاش کر کے بلیک
گرل کو اپنا مشن مکمل کرنے سے روکنا ہے''...... جولیا نے کہا تو وہ
سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ سب باری باری میٹنگ روم
سے نکلتے چلے گئے۔

عمران بڑے مؤدبانہ انداز میں بلیک گرل کے سامنے ایک مشین کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ایک بڑا سا شیشے کا ہیلمٹ جیسا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا۔ شیشے کے اس کنٹوپ میں کئی رنگ کے بلب جل رہے تھے اور اس میں کئی ڈیوائسز لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جن کے ساتھ تار منسلک تھے اور وہ تار ان ڈیوائسز سے نکلتی ہوئی عمران کے پیچھے موجود ایک مشین میں جا رہی تھیں۔ مشین بھی آن تھی اور اس پر کئی رنگوں کے بلب جل رہے تھے اور بے شمار بلب سپارک کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

عمران جس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ چمڑے کے مضبوط بیلٹ منسلک تھے جن سے عمران کے ہاتھوں اور ٹانگوں کو مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا۔

بلیک گرل مشین کے قریب عمران کے سامنے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مائیک لے کر بیٹھی اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ

مشین پر لگے ہوئے ایک سرخ بٹن پر تھی جس کے ساتھ ہی ایک بڑا سا ڈائل لگا ہوا تھا ڈائل کے ساتھ ایک میٹر تھا جس میں سوئی تھرتھراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ میٹر میں تین مختلف رنگ تھے۔ ایک زرد، دوسرا سبز اور تیسرا سرخ، سرخ رنگ سب سے آخری حصے میں تھا۔ بلیک گرل چند لمحے عمران کی طرف غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا اسی لمحے میٹر کی سوئی میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ زرد رنگ کے پوائنٹ پر آ کر رک گئی اور اسی لمحے عمران کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر سرخی دکھائی دے رہی تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلتے دیکھ کر بلیک گرل کا ہاتھ سرخ بٹن سے ہٹ کر اس کے ساتھ موجود ڈائل کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران کیا تم میری آواز سن سکتے ہو'' ...... بلیک گرل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مائیک میں پوچھا۔

''یس مادام۔ میں آپ کی آواز سن سکتا ہوں'' ...... عمران نے جیسے خوابناک لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ مجھے اپنا نام بتاؤ'' ...... بلیک گرل نے کہا۔

''علی عمران'' ...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مستقل رکن ہو'' ...... بلیک گرل نے اس سے عام سے انداز میں سوال کرتے ہوئے کہا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس نے عمران کے مائنڈ سے جو میموری ہیک کی تھی اس میں اس نے اتنی گنجائش ضرور چھوڑ دی تھی کہ عمران اس کے نارمل سوالوں کے جواب دے سکتا تھا۔

”نہیں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مستقل رکن نہیں ہوں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہوں“...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم اپنے ساتھیوں کے نام جانتے ہو“...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کچھ کچھ یاد ہیں مجھے۔ کچھ بھول گئے ہیں“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

”کیوں۔ نام کیوں بھولے ہو تم۔ میں نے تمہارے مائنڈ سے یہ سب باتیں تو ہیک نہیں کی ہیں“...... بلیک گرل نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں۔ جو یاد ہے وہ یاد ہے اور جو بھول گیا ہوں اسے بھول گیا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”طاہر کون ہے“...... بلیک گرل نے اس بار عمران سے طاہر کے بارے میں پوچھا۔ شاید اس کا نام ابھی تک اس کے دماغ میں پھنسا ہوا تھا۔

”اس کا نام مجھے یاد آ رہا ہے۔ اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے لیکن یہ مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس میں کس

حیثیت سے کام کرتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”سرداور کو جانتے ہو“...... بلیک گرل نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ ہمارے ملک کے مایہ ناز سائنسدان ہیں“...... عمران نے کہا۔

”وہ کس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں“...... بلیک گرل نے پوچھا۔

”زیرو لیبارٹری میں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تم زیرو لیبارٹری میں ان سے ملنے جا سکتے ہو۔ اس کے لئے تمہیں کوئی روک ٹوک تو نہیں ہے“...... بلیک گرل نے پوچھا۔

”نہیں۔ سرداور میرے اچھے استاد ہیں۔ مجھے زندگی میں ان سے سیکھنے کو بہت کچھ ملا ہے اور وہ مجھے بھی اپنا بہترین شاگرد مانتے ہیں اس لئے میں جب چاہوں اور جہاں چاہوں جا کر ان سے مل سکتا ہوں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارے دماغ میں میرے لئے کیا ہے۔ تم مجھے کس نظریئے سے دیکھتے ہو“...... بلیک گرل نے پوچھا۔

”تمہارا اصلی نام گل افشاں ہے اور تم کرانس کی ایجنسی بلیک گرل کی چیف ہو۔ جب تم کرانس میں پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ایجنسی چلاتی تھی تو تم نے کرانس میں میری کئی بار مدد کی تھی۔ تم چونکہ خود کو کرانسی سمجھتی ہو اس لئے تمہاری تمام تر وفاداریاں کرانس کے لئے

ہی ہیں اور تم کرانس کے مفادات کے لئے ہی سوچتی ہو۔ میری نظر میں تمہاری کوئی خاص حیثیت نہیں ہے لیکن اب چونکہ میں بلیک کنگ کا وفادار ہوں اس لئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے میں اس وقت تک تمہارے ساتھ کام کرنے کا پابند ہوں جب تک تم پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل نہیں کر لیتی''۔ عمران نے کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے یا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ میں یہاں کس مشن پر آئی ہوں''...... بلیک گرل نے کہا۔

''نہیں۔ اس کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب ایک بات انتہائی سوچ سمجھ کر اور اپنے دماغ کو ٹٹول کر بتاؤ کہ کیا تمہارے دماغ میں کوئی ایسی خاص بات ہے جسے میں ہیک نہیں کر سکی ہوں اور آنے والے وقتوں میں اس بات کا فائدہ اٹھا کر تم مجھے یا بلیک کنگ کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہو۔ اچھی طرح اپنے دماغ کو ٹٹولو اور پھر جواب دو''...... بلیک گرل نے اس بار ایک ایک لفظ رک رک کر اور عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس کے دماغ میں جھانکنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کی بات سن کر عمران خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر رہے تھے جیسے وہ اچانک زبردست ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گیا ہو اور کوئی بات اس کے دماغ میں ابھر ابھر کر مٹ رہی ہو جسے وہ زبان پر لانے کی کوشش کر رہا ہو لیکن وہ بات اس کی زبان تک نہ آ رہی ہو۔

''بتاؤ۔ کیا ہے وہ بات جو تمہارے دماغ میں تو ہے لیکن تمہاری زبان تک نہیں پہنچ رہی ہے''...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اپنا سارا دماغ کھنگال لیا ہے لیکن میرے دماغ سے سب کچھ غائب ہو چکا ہے۔ سوائے بلیک کنگ کے مفادات کے تحفظ اور اس کے لئے کام کرنے کے سوا میرے دماغ میں اور کچھ موجود نہیں ہے اور میرے ذہن کے کسی حصے میں ایسا کوئی خیال موجود نہیں ہے کہ میں تمہیں یا بلیک کنگ کو نقصان پہنچانے کا سوچ بھی سکوں''...... عمران نے کہا۔ بلیک گرل اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے بدستور ڈائل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ عمران کا جواب سن کر اس نے ڈائل گھمایا تو سوئی زرد پوائنٹ سے آگے بڑھ کر سبز پوائنٹ پر آ کر تھرتھرانے لگی۔ اور عمران کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''پھر بتاؤ۔ کیا تم واقعی میرے اور بلیک کنگ کے وفادار ہو یا نہیں''...... بلیک گرل نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں تمہارا اور بلیک کنگ کا وفادار ہوں''...... عمران نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا جیسے وہ کسی شدید اندرونی اذیت میں مبتلا ہو رہا ہو اور اس میں بولنے کی سکت نہ ہو۔ بلیک گرل جیسے اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئی تھی اس نے ڈائل مزید گھمایا تو میٹر کی

سوئی سبز اور سرخ رنگ کے درمیانی حصے میں تھرتھرانے لگی اور عمران کا جسم بری طرح سے کانپنا شروع ہو گیا اور اس کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا جیسے ابھی تپتی ہوئی بھٹی سے نکالا گیا ہو۔

"مجھے تمہاری زبان سے صرف سچ سننا ہے عمران۔ بولو۔ تم کس کے وفادار ہو بلیک کنگ کے یا پاکیشیا کے"...... بلیک گرل نے زہریلی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے پاکیشیا سے کوئی لگاؤ نہیں ہے"...... عمران نے اذیت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا تو اس بار جیسے بلیک گرل کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اس نے ڈائل کو آخری حد تک گھما دیا۔ اس بار جیسے ہی ڈائل گھوما میٹر کی سوئی سرخ پوائنٹ پر آ گئی اور بری طرح سے تھرتھرانے لگی جیسے بلیک گرل نے مشین کی فل پاور آن کر دی ہو اور ڈائل گھومتے ہی عمران کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھانے لگا۔ اس کا جسم اگر کرسی سے مضبوط بیلٹوں سے بندھا نہ ہوتا تو وہ اچھل کر نیچے آ گرتا اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنا شروع کر دیتا۔ عمران نے دانتوں پر دانت جما کر ہونٹ بھینچ رکھے تھے جیسے وہ اپنے جسم کو لگنے والے زور دار جھٹکوں سے ہونے والی تکلیف برداشت کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہو لیکن پھر اس کے برداشت کی حد ختم ہو گئی اور اس کے منہ سے چیخوں کا طوفان امنڈ پڑا۔ عمران کی دردناک چیخوں سے کمرے کی چھت اڑ رہی تھی اور اس کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھا رہا تھا۔

"تمہارے دماغ میں اگر کچھ ہے تو بتا دو عمران۔ ورنہ میں نے تمہیں جس پاور مشین سے لنک کر رکھا ہے اس سے لگنے والے زور دار جھٹکوں سے تمہارے دماغ کی تمام رگیں پھٹ جائیں گی۔ بولو۔ جواب دو۔ کیا ہے ہمارے خلاف تمہارے دماغ میں۔ بولو"۔ بلیک گرل نے چیختے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میرے دماغ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو تمہارے لئے اور بلیک کنگ کے لئے نقصان کا باعث بنے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ بند کرو یہ سب ورنہ سچ مچ میرا دماغ پھٹ جائے گا"...... عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور بلیک گرل کے چہرے پر یکلخت فاتحانہ چمک ابھر آئی۔ اس نے ڈائل گھما کر مشین کی پاور کم کرنی شروع کر دی۔ جیسے جیسے وہ پاور کم کرتی جا رہی تھی عمران کے جسم کو لگنے والے جھٹکوں کی شدت میں کمی آتی جا رہی تھی اور اس کے چہرے پر بھی سکون آتا جا رہا تھا اور پھر بلیک گرل نے سرخ بٹن آف کیا تو عمران کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا جیسے وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا ہو۔

"پاور مشین کے سامنے کوئی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ عمران کا دماغ جتنا مرضی طاقتور ہو لیکن پاور مشین کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس مشین سے کسی کے بھی جھوٹ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر عمران جھوٹ بولنے کے لئے اپنے دماغ کے کسی حصے کو کنٹرول کر رہا ہوتا تو میں نے جس طرح پاور مشین کی فل پاور آن

کی تھی اس سے عمران کے دماغ کی تمام رگیں پھٹ جاتیں اور یہ ہلاک ہو جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ عمران نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ مائنڈ میموری ہیک ہونے کے بعد اب وہ بلیک کنگ کا غلام ہے۔ اس کے دماغ میں ہماری وفاداری کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ کچھ بھی نہیں“...... بلیک گرل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کیا اور پھر اس نے مائیک اٹھا کر اپنے منہ کے پاس کر لیا۔

”عمران۔ تم دس منٹ تک اسی طرح سوتے رہو گے۔ دس منٹ کے بعد تمہارا دماغ جاگ جائے گا اور تم بھول جاؤ گے کہ میں نے تمہارا دماغ اسکین کرنے کے لئے تمہیں پاور مشین سے اذیت پہنچائی تھی۔ اب تم وہی کرو گے جو میں تمہیں کرنے کے لئے کہوں گی۔ میرے احکامات پر عمل کرنا تمہارا فرض ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اپنے اس فرض کو کبھی نہیں بھولو گے“...... بلیک گرل نے عمران سے کہا۔ عمران کا سر اسی طرح ڈھلکا ہوا تھا وہ بے ہوش تھا لیکن بلیک گرل جانتی تھی کہ عمران کا مائنڈ اس کے کنٹرول میں ہے اور اس کی کہی ہوئی باتیں نہ صرف عمران سن رہا تھا بلکہ اس کے دماغ میں بھی بلیک گرل کی ہدایات بیٹھ رہی تھیں جو کسی صورت میں نہیں نکل سکتی تھیں۔

انکل شیلے نے کار ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا اور تیز تیز چلتا ہوا لفٹ ایریا کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

وہ ایک لفٹ کے پاس آ کر رک گیا۔ وہاں چھ لفٹیں کام کر رہی تھیں اور چھ کی چھ مصروف تھیں۔ انکل شیلے نے چند لمحے انتظار کیا تو ایک لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ لفٹ سے کئی افراد باہر نکل آئے اور لفٹ خالی ہو گئی۔ انکل شیلے تیزی سے اس لفٹ کی طرف بڑھا اور لفٹ میں داخل ہو گیا۔

”یس پلیز“...... لفٹ آپریٹر نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نائنتھ فلور“...... انکل شیلے نے کہا تو لفٹ آپریٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نویں فلور کا بٹن پریس کیا اور ڈور کلوز کر دیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ کے فرش کو ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ تیزی سے اوپر اٹھنا شروع ہو گئی۔ کچھ لمحوں کے بعد لفٹ ایک

ہلکے سے جھٹکے سے رکی اور لفٹ کا دروازہ خود کار طریقے سے کھلتا چلا گیا۔

"نائنتھ فلور سر"...... لفٹ آپریٹر نے انکل شیلے سے مخاطب ہو کر کہا تو انکل شیلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور تیز تیز چلتا ہوا لفٹ سے باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ اس فلور پر رہائشی فلیٹس تھے۔ انکل شیلے نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک تصویر نکالی۔ یہ صفدر کی تصویر تھی۔ انکل شیلے نے تصویر کے پیچھے صفدر کا نام دیکھا اور ایڈریس پڑھنے لگا۔ ایڈریس اسی پلازہ اور فلور کا تھا جس پر صفدر ایک فلیٹ میں رہائش پذیر تھا۔ پتہ دیکھ کر انکل شیلے نے تصویر جیب میں رکھی اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا دائیں سائیڈ پر جانے والی ایک راہداری میں داخل ہو گیا۔

انکل شیلے کے گروپ میں جان ہارڈ اور فرانک تھے۔ اور ان کے حصے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پانچ افراد آئے تھے اس لئے انکل شیلے چاہتا تھا کہ فور سٹارز کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے اسے صفدر کو ٹھکانے لگا دینا چاہئے۔ وہ خود صفدر کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اپنے ساتھ جان ہارڈ اور فرانک کو نہیں لایا تھا۔ اس کے خیال میں صفدر کو ہلاک کرنے کے لئے وہ اکیلا ہی کافی تھا۔ ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے اسے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم ہو گیا تھا اس لئے اس نے جان ہارڈ اور فرانک کو فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا کر روانہ کر دیا تھا کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر

کی نگرانی کریں اور جیسے ہی فور سٹارز وہاں پہنچیں وہ فوراً اسے مطلع کریں تاکہ وہ ان چاروں کو انہی کے ہیڈ کوارٹر میں ہلاک کر دے۔ تب تک وہ صفدر کو آسانی سے ٹھکانے لگا دے گا۔

انکل شیلے راہداری سے گزرتا ہوا دائیں طرف موجود ایک فلیٹ کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔ دروازے پر فلیٹ نمبر ٹو زیرو سکس لکھا ہوا تھا۔ یہ فلیٹ کا نمبر تھا اور سائیڈ میں ڈاکٹر صفدر عباس کے نام کی نیم پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی۔ گویا صفدر یہاں ڈاکٹر صفدر عباس کے نام سے رہائش پذیر تھا۔

انکل شیلے نے سائیڈ پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اندر بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ فلیٹ میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ انکل شیلے نے چند لمحے انتظار کیا اور پھر اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا کیپسول نکالا اور اسے انگلیوں سے پریس کرتے ہوئے دروازے کے پاس زمین پر گرا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے پیر مار کر پچکا ہوا کیپسول دروازے کے نیچے سے اندر دھکیل دیا۔ جیسے ہی کیپسول دروازے کے نیچے سے دوسری طرف گیا ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور انکل شیلے نے دروازے کے نیچے سے ہلکا ہلکا دھواں نکلتے دیکھا۔ دھواں دیکھتے ہی انکل شیلے نے اپنا سانس روک لیا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا لیکن راہداری میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ انکل شیلے نے کوٹ کی دوسری جیب

میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک ماسٹر کی نکال لی۔ اس نے ماسٹر کی دروازے کے لاک کے ہول میں ڈالی اور اسے مخصوص انداز میں گھمانے لگا۔ چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ لاک کھل گیا۔ جیسے ہی لاک کھلا انکل شیلے نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر انکل شیلے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اندر آ کر اس نے دروازہ بند کیا اور دوبارہ لاک لگا دیا۔

سامنے ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو رہائشی حصے کی طرف جا رہی تھی۔ وہاں ہر طرف ہلکا ہلکا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ یہ اسی کیپسول کا دھواں تھا جسے پریس کر کے انکل شیلے نے جوتے کی ٹو سے دروازے کے نیچے سے اندر دھکیل دیا تھا۔ انکل شیلے نے بدستور سانس روک رکھا تھا۔ انکل شیلے نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ایک ریوالور نکال لیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے ریوالور تھامے قدموں کی آواز نکالے بغیر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ راہداری کے سائیڈ میں ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا ہال تھا جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ سٹنگ روم کی دوسری جانب دو کمرے اور ایک کچن تھا۔ انکل شیلے نے آگے بڑھ کر سائیڈ کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا لیکن دروازہ لاک تھا۔ اس نے سٹنگ روم کی طرف دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔ کچن اور سائیڈ کے کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ انکل شیلے احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا ان کمروں کی طرف بڑھا۔ اس

نے انتہائی محتاط انداز میں کمروں میں جھانک کر دیکھا لیکن دونوں کمرے خالی تھے۔ احتیاط کی خاطر اس نے کمرے میں داخل ہو کر واش رومز میں دیکھ لئے تھے۔ اس نے کچن میں بھی جھانکا اور پھر وہ مطمئن انداز میں راہداری کی سائیڈ میں موجود اس کمرے کے دروازے کے پاس آ گیا جو لاکڈ تھا۔

انکل شیلے نے جیب سے ایک بار پھر ماسٹر کی نکالی اور اس سے کمرے کا لاک کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی وہ کمرے کا لاک کھول ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اسے بیرونی دروازے کی طرف سے کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ انکل شیلے کے ہاتھ وہیں رک گئے۔ اس نے فوراً کمرے کے لاک سے ماسٹر کی نکالی اور تیزی سے سائیڈ میں ہٹ گیا۔ قدموں کی آواز اسی فلیٹ کے دروازے کے پاس آ کر رک گئی تھی اور پھر انکل شیلے نے لاک میں چابی گھومنے کی آواز سنی تو وہ تیزی سے حرکت میں آیا اور چھلانگ لگا کر سٹنگ روم سے ہوتا ہوا کچن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچن میں آتے ہی اس نے جیب سے ایک بار پھر سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ سائیڈ میں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس سے راہداری اور راہداری کے آخر میں موجود بیرونی دروازے کو دیکھا جا سکتا تھا۔ انکل شیلے اس کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور احتیاط کے ساتھ کھڑکی سے بیرونی دروازے کی طرف دیکھنے لگا جو کھل رہا تھا۔ اس وقت تک فلیٹ میں کیپسول کا

دھواں ختم ہو چکا تھا۔ دھوئیں کی وہاں بو بھی نہیں تھی اس لئے انکل شیلے اب آسانی سے سانس لے سکتا تھا۔

دروازہ کھلا اور انکل شیلے نے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان کو اندر آتے دیکھا۔ اس نوجوان کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ مسلسل اور دن بھر سفر کر کے واپس لوٹ رہا ہو۔ اس کا چہرہ تو مختلف تھا لیکن اس کی چال ڈھال اور اس کا قد کاٹھ دیکھ کر انکل شیلے سمجھ گیا کہ آنے والا فلیٹ کا مالک صفدر سعید تھا جس کی ہلاکت کا ٹاسک لے کر وہ یہاں آیا تھا۔

صفدر کو اندر آتے دیکھ کر انکل شیلے کے اعصاب تن گئے اور اس کی ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور پر گرفت مضبوط ہو گئی۔ وہ چاہتا تو کھڑکی سے ریوالور کی نال نکال کر آسانی سے اندر آتے ہوئے صفدر کو گولی مار سکتا تھا لیکن نجانے کیوں وہ خاموشی سے صفدر کو دیکھ رہا تھا۔ صفدر سٹنگ روم میں آیا اور پھر وہ بڑے تھکے ہوئے انداز میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں جیسے وہ واقعی بری طرح سے تھکا ہوا ہو اور اب کچھ دیر وہ ریسٹ کرنا چاہتا ہو۔

انکل شیلے چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر وہ دبے قدموں کچن سے نکلا اور ریوالور لئے آہستہ آہستہ چلتا ہوا صفدر کی جانب بڑھنے لگا۔ صفدر کا منہ دوسری طرف تھا وہ انکل شیلے کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ انکل

شیلے آہستہ آہستہ چلتا ہوا صفدر کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں ریوالور کی نال صفدر کے سر کے عقبی حصے سے لگا دی۔

"کیسے ہو برخوردار"...... انکل شیلے نے کہا اور اپنے سر پر ریوالور کی نال لگتے اور انکل شیلے کی آواز سن کر صفدر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"بس بس۔ اسی طرح بیٹھے رہو برخوردار۔ اگر اٹھنے کی کوشش کی یا کوئی بھی حرکت کی تو گولی تمہارے سر میں گھس جائے گی اور تمہاری کھوپڑی کسی ناریل کی طرح ٹوٹ کر بکھر جائے گی"۔ انکل شیلے نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم"...... صفدر نے غرا کر کہا۔

"تمہاری موت"...... انکل شیلے نے اسی انداز میں کہا۔

"ہونہہ۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اور تم مجھے کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... صفدر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا ہے برخوردار اور نہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ میرے سامنے تمہاری حیثیت ایک دودھ پیتے بچے سے زیادہ نہیں ہے۔ تمہارا قصور صرف اتنا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اور میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو ہلاک کرنے کا ٹاسک لیا ہے۔ میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں تم آئے ہو اس لئے میں تمہیں ہلاک کرنے یہاں پہنچ

گیا ہوں“...... انکل شیلے نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ کیا ہوتی ہے۔ میرا تو کسی بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے“...... صفدر نے جان بوجھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام پہلی بار سنا ہو۔

”یہ احمقانہ باتیں میرے سامنے مت کرو۔ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں جو تمہاری اس اداکاری سے متاثر ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا نام صفدر سعید ہے اور تم سیکرٹ سروس میں کس حیثیت سے کام کرتے ہو“...... انکل شیلے نے منہ بنا کر کہا اور ریوالور لئے صوفے کے پیچھے سے گھومتا ہوا صفدر کے سامنے آ گیا۔ اسے دیکھ کر صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے انکل شیلے کو پہچان لیا تھا۔

”تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ لیکن یہ درست ہے کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ایک عام سا ڈاکٹر ہوں اور شہر میں میرا ایک چھوٹا سا کلینک ہے۔ تم چاہو تو میرے ہمسایوں سے یا پھر میرے کلینک میں جا کر میرے بارے میں معلومات کر سکتے ہو“...... صفدر نے کہا۔

”مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہاں جس کام سے آیا ہوں وہ کام کر کے میں یہاں سے نکل جاؤں گا“...... انکل شیلے نے کہا۔ وہ ریوالور لئے صفدر کے سامنے کھڑا تھا اور اس کی انگلی ٹریگر پر جمی ہوئی تھی۔ اسی لمحے صفدر بجلی کی طرح تڑپا اور اس سے پہلے کہ انکل شیلے کچھ سمجھتا اچانک صفدر بجلی کی تیزی سے اچھلا اور پوری قوت سے انکل شیلے سے آ ٹکرایا۔ اس کی ٹانگ بھرپور انداز میں انکل شیلے کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر پڑی اور انکل شیلے کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا، صفدر کی زوردار ٹکر نے انکل شیلے کو لڑکھڑا کر قدرے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

”بہت خوب۔ اب بھی کہو کہ تم سیکرٹ سروس سے تعلق نہیں رکھتے۔ تمہارا یہ ماہرانہ انداز ماسٹر ایجنٹ جیسا ہے جو ہر خطرے کی پرواہ کئے بغیر اپنے دفاع کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے“...... انکل شیلے نے صفدر کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تم نے یہاں آ کر اپنی موت کو خود دعوت دی ہے شیلے۔ اب تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے“...... صفدر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو تم میرا نام بھی جانتے ہو۔ میں تم سے عمر میں بڑا ہوں برخوردار اس لئے تم مجھے شیلے نہیں۔ انکل شیلے کہو۔ صرف اور صرف انکل شیلے“...... انکل شیلے نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے ہاتھ سے ریوالور نکلنے کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو۔

”تم جیسے ملک دشمن عناصر کو میں انکل کہنا پسند نہیں کرتا“۔ صفدر نے منہ بنا کر کہا تو انکل شیلے زہریلے انداز میں مسکرا دیا۔ اسی لمحے صفدر نے اچھل کر ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیا۔ اسے اپنی طرف

آتے دیکھ کر انکل شیلے کا اوپر والا جسم بائیں سائیڈ پر جھکا جیسے اس کی کمر میں ہڈیوں کی بجائے ربڑ لگا ہوا ہو جبکہ اس کا نچلا جسم ویسے ہی اپنی جگہ پر رکا ہوا تھا۔ صفدر نے ذرا دائیں طرف ہٹ کر اس پر حملہ کیا تھا۔ جیسے ہی وہ انکل شیلے کے دائیں طرف آیا، انکل شیلے کا جسم بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے صفدر کا جسم اس کے دونوں ہاتھوں کی تھپکی کھا کر قلابازی کھاتا ہوا اس کے عقب کی طرف گیا اور انکل شیلے اسے تھپکی دے کر مڑ ہی رہا تھا کہ صفدر کے سر کی ضرب پوری قوت سے انکل شیلے کے سینے پر پڑی اور انکل شیلے بے اختیار لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

صفدر نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنے جسم کو پیچھے کی طرف جھٹکا دے کر انکل شیلے کے مڑنے کی وجہ سے اس کے سینے پر زور دار ٹکر ماری تھی اور یہ دیکھ کر صفدر کی آنکھیں پھیل گئی تھیں کہ اس کی زور دار ٹکر کے باوجود انکل شیلے محض لڑکھڑایا ہی تھا ورنہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس کے سینے کی کئی ہڈیاں ٹوٹ کر اندر گھس چکی ہوتیں۔

انکل شیلے کے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہی صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی اور اس نے دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اٹھا کر انکل شیلے کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے انکل شیلے کا جسم یکلخت کسی کمان کی طرح پیچھے کو جھکا اور صفدر کے نچلے جسم پر اس کی دونوں پیروں کی ضرب لگی اور صفدر کا جسم اس طرح

چھت کی طرف اٹھتا چلا گیا جیسے کسی بچے نے فٹ بال پر ٹھوکر لگا کر اسے اوپر کی طرف اچھال دیا ہو۔ چھت کے قریب پہنچ کر صفدر نے الٹی قلابازی کھائی اور بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف آیا۔ انکل شیلے اس دوران سیدھا ہو چکا تھا اور پھر اس نے شہتیر کی طرح نیچے آتے ہوئے صفدر کو دونوں ہاتھوں سے زور دار ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن یہیں وہ مار کھا گیا کیونکہ جیسے ہی ضرب لگانے کے لئے انکل شیلے کا جسم اٹھا صفدر کا جسم تیزی سے گھوم گیا اور انکل شیلے کی گردن کے عقبی حصے میں صفدر کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے پڑیں اور اس کے ساتھ ہی صفدر اچھل کر قلابازی کھاتا ہوا انکل شیلے کے عقب میں جا کھڑا ہوا جبکہ انکل شیلے کو اپنی گردن کے عقبی حصے میں زور دار ضرب کھا کر بے اختیار نیچے کو جھکنا پڑا لیکن انکل شیلے میں بھی کسی سانڈ کی سی طاقت تھی۔ زور دار جھٹکا کھا کر نیچے جھکتے ہوئے اسے منہ کے بل زمین سے ٹکرانا چاہئے تھا لیکن اس نے کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ آگے کر کے نہ صرف اپنا چہرہ زمین سے لگنے سے بچایا بلکہ ہاتھوں کی طاقت سے اس نے اپنے جسم کو گھماتے ہوئے اس تیزی سے مڑ کر صفدر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا کہ اسے اس طرح اٹھتے اور اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر صفدر بھی حیران رہ گیا۔ اب وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔

”تم واقعی اچھے لڑاکا ہو لیکن تمہارے لئے انکل شیلے کو شکست

دینا ناممکن ہے''...... انکل شیلے نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھا جائے گا''...... صفدر نے غرا کر کہا اور اس کا جسم تیزی سے حرکت میں آیا اور انکل شیلے نے اس کے بھرپور وار سے بچنے کے لئے تیزی سے سائیڈ بدل لی لیکن صفدر کا جسم قریب آتے ہی کسی لٹو کی طرح گھوم گیا اور اس کا بازو پوری قوت سے انکل شیلے کی پسلیوں کو چھوتا ہوا انتہائی خوفناک انداز میں ٹکرایا لیکن صرف پلک جھپکنے کے وقفے میں بالکل ویسی ہی ضرب صفدر کی پسلیوں پر بھی پڑی اور صفدر کراہ کر رہ گیا۔ انکل شیلے نے بالکل صفدر جیسے انداز میں اس پر جوابی وار کیا تھا۔ دونوں کی ضربوں میں بے حد طاقت تھی جس سے دونوں کے چہروں پر تکلیف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور لڑکھڑاتے ہوئے صفدر صوفے پر جا گرا جبکہ انکل شیلے لڑکھڑاتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

دیوار سے ٹکراتے ہی انکل شیلے حیرت انگیز طور پر سنبھلا اور اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور صفدر جو صوفے سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا انکل شیلے نے اسے اچھل کر پوری قوت سے فلائنگ کک مار دی اور صفدر صوفے سمیت عقبی طرف الٹتا چلا گیا اور انکل شیلے فلائنگ کک مار کر یکلخت قلابازی کھاتا ہوا ایک بار پھر ہوا میں بلند ہوا اور صوفے کے پیچھے سے اٹھتے ہوئے صفدر کو ایک بار پھر اس کی فلائنگ کک کھانی پڑی اور صفدر اس بار اچھل کر پوری قوت سے پیچھے دیوار سے ٹکرا گیا۔ انکل شیلے قلابازی کھاتا ہوا

ایک بار پھر صفدر کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔ صفدر دیوار سے ٹکرا کر گرنے کی بجائے جیسے دیوار سے کمر لگا کر چپک کر رہ گیا تھا۔ اس بار جیسے ہی انکل شیلے اچھل کر اس کے سامنے آیا۔ تکلیف کے باوجود صفدر کی ٹانگ بھرپور انداز میں حرکت میں آئی اور انکل شیلے کے سینے پر پڑی۔ انکل شیلے کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ الٹے ہوئے صوفے کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا صفدر نے الٹے ہوئے صوفے کے اوپر سے چھلانگ لگائی اور بجلی کی سی تیزی سے انکل شیلے کے سر پر پہنچ گیا۔ انکل شیلے نے اچھل کر اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن اسی لمحے صفدر کا جسم گھوما اور انکل شیلے کے پہلو پر صفدر کی بیک کک پڑی تو انکل شیلے کا جسم رول ہوتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر رکنے کی بجائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر سٹنگ روم انکل شیلے کی انتہائی دردناک اور تیز چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ صفدر کی ٹانگیں بھرپور انداز میں انکل شیلے کی پسلیوں، اس کے سر اور اس کے چہرے پر ضربیں لگا رہی تھیں۔ انکل شیلے اچھل اچھل کر صفدر کی ٹانگیں پکڑنے اور اسے خود پر حملہ کرنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن صفدر کے جسم میں جیسے پارہ بھرا ہوا تھا۔ اس کی ٹانگیں مشینی انداز میں چل رہی تھیں اور انکل شیلے کا چہرہ لہولہان ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اچانک صفدر اچھلا اور اپنے دونوں گھٹنے موڑ کر پوری قوت سے انکل شیلے کے سینے پر آ گرا۔ انکل شیلے کے

حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس نے دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر صفدر کو اپنے جسم سے نیچے دھکیل دیا۔ صفدر زمین پر لڑھکنی کھا کر سیدھا ہوا اور غصے سے انکل شیلے کی طرف بڑھا لیکن اس کے گھٹنوں کی ضرب نے جیسے انکل شیلے کے سینے کی کئی ہڈیاں توڑ دی تھی۔ انکل شیلے بری طرح سے چرمر ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ناک اور اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر صفدر آگے بڑھا اور اس نے ایک بار پھر زور دار ٹھوکر انکل شیلے کی کنپٹی پر مار دی۔ انکل شیلے کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکلی اور اس کا نہ صرف تڑپتا ہوا جسم ساکت ہوتا چلا گیا بلکہ اس کی آنکھیں بھی بند ہوگئی تھیں۔

"ہونہہ۔ اب معلوم ہوا ہے تمہیں کہ میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں۔ تم خود کو بگ ماسٹر فائٹر سمجھتے تھے شیلے لیکن تم شاید یہ بھول گئے تھے دوسروں کو کمزور سمجھنے والے ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں اور ہاتھی جیسے گرانڈیل جانور کو ہلاک کرنے کے لئے ایک چیونٹی بھی کافی ہوتی ہے"...... صفدر نے انکل شیلے کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ انکل شیلے ساکت پڑا تھا۔ صفدر احتیاط سے آگے بڑھا کہ کہیں انکل شیلے مکر نہ کر رہا ہو۔ اس نے انکل شیلے کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کی اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کی انکل شیلے کے سینے پر لگائی ہوئی گھٹنوں کی ضرب نے واقعی کام کر دکھایا تھا اور انکل شیلے کی کئی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ان

میں سے شاید کوئی ہڈی اس کے دل میں گھس گئی تھی جس سے وہ چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوگیا تھا۔

"بس اتنی ہی جان تھی تم میں۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم اب تک بڑے بڑے ماسٹر فائٹرز کو دھول چٹا چکے ہو لیکن میرے مقابلے میں تو تم بالکل بودے ہی ثابت ہوئے ہو"...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔ وہ چند لمحے انکل شیلے کی لاش دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور اس نے سائیڈ پر گرا ہوا اپنا سیل فون اٹھایا جو انکل شیلے سے لڑائی کے دوران اس کی جیب سے نکل کر گر گیا تھا۔ اس نے سیل فون آن کیا اور انکل شیلے کے بارے میں جولیا کو بتانے کے لئے اسے کال کرنے میں مصروف ہوگیا۔

''کیا تم تیار ہو عمران''...... بلیک گرل نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اس کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا جبکہ بلیک گرل اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''یس مادام''...... عمران نے مؤدب لہجے میں جواب دیا۔

''کیا تم نے وہ تمام چیزیں اپنے لباس میں چھپا لی ہیں جو میں نے تمہیں دی تھیں''...... بلیک گرل نے پوچھا۔

''یس مادام''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ زیرو لیبارٹری میں داخل ہوتے وقت تمہاری تلاشی نہیں لی جائے گی اور کسی کو ان چیزوں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو گا''...... بلیک گرل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میری تلاشی کے طور پر میرے پورے جسم کی ایک مخصوص ریز سے سکیننگ کی جائے گی مادام۔ لیکن آپ فکر نہ کریں۔ میں نے

تمام چیزیں اپنے جسم کی کھال جیسی ایک نرم اور باریک جھلی میں رکھی ہوئی ہیں۔ سکیننگ کے وقت ریز اس جھلی سے نہیں گزر سکے گی اور نہ ہی لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر جھلی میں چھپے ہوئے آلات کو سرچ کر سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو چلو۔ میں اپنا کام آج ہی ختم کر لینا چاہتی ہوں''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یس مادام لیکن جانے سے پہلے میں سرداور کو ایک فون کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''فون۔ مگر کیوں''...... بلیک گرل نے چونک کر پوچھا۔

''وہ انتہائی مصروف آدمی ہیں مادام۔ مجھے بھی ان سے ملنے کے لئے خاص طور پر ان سے پوچھنا پڑتا ہے۔ اگر ان کے پاس وقت ہوا تو وہ مجھے لیبارٹری آنے سے نہیں روکیں گے اور اگر وہ مصروف ہوئے تو ہمارا لیبارٹری میں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ وہ پھر کسی دن آنے کا کہہ کر ہمیں باہر سے ہی واپس بھیج دیں گے اس طرح ہمارا وہاں جانا بے فائدہ ہی ثابت ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے تم کر لو ان سے بات اور انہیں یہ بھی بتا دینا کہ میں بھی تمہارے ساتھ آ رہی ہوں۔ اب میرے لئے تم سرداور سے کیا بہانہ بناتے ہو یہ تمہاری اپنی سوچ پر منحصر ہے''۔ بلیک گرل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ سرداور میرے کہنے پر آپ کو لیبارٹری میں داخل ہونے سے نہیں روک سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ان سے تم اپنے سیل فون سے بات کرو گے یا میں تمہیں اپنا سیل فون دوں"...... بلیک گرل نے کہا۔

"نو مادام۔ سرداور غیر متعلقہ نمبروں کی کال اٹنڈ نہیں کرتے ہیں۔ انہیں میں اپنے ہی سیل فون سے کال کروں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک گرل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر وہ سرداور کا نام سیل فون کی فون بک میں تلاش کرنے لگا۔ نمبر ملتے ہی اس نے کالنگ بٹن پریس کر دیا۔

"لاؤڈر آن کر دو۔ میں تمہاری اور سرداور کی باتیں سننا چاہتی ہوں"...... بلیک گرل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا کر لاؤڈر آن کر دیا۔

"سرداور سے اسی انداز میں بات کرنا جیسے تم اس سے پہلے کرتے آئے ہو۔ انہیں اس بات کا پتہ نہیں لگنا چاہئے کہ تم بدل گئے ہو یا تمہارے بولنے کے انداز میں تبدیلی آ گئی ہے"۔ بلیک گرل نے عمران کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہ"...... رابطہ ملتے ہی سرداور کی شگفتہ آواز سنائی دی۔ انہوں نے کال رسیو کرتے ہی مکمل سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ کیسے مزاج ہیں جناب۔ میں مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران بیٹا تم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن آج تمہاری صحت کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہو رہی ہے"...... سرداور نے عمران کی آواز پہچان کر مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیوں جناب۔ آپ کو میری صحت خراب ہونے کا کیسے علم ہوا۔ کیا آپ نے سائنس چھوڑ کر پیری مریدی شروع کر دی ہے یا پھر آپ نے ستارگانِ عالم۔ میرا مطلب ہے علم نجوم کی پریکٹس کرنا شروع کر دی ہے جو آواز سنتے ہی آپ دوسروں کی صحت کے بارے میں جان لیتے ہیں کہ کس کی صحت اچھی ہے اور کس کی صحت خراب"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تمہارا انداز تو پر مزاح ہے لیکن تم شاید بھول رہے ہو کہ میں نے تمہیں مکمل سلام کیا ہے۔ جواب میں تمہیں بھی مجھے سلام کا مکمل جواب دینا چاہئے تھا۔ تم نے ہی مجھے اس بات کی تاکید کی تھی اور مجھے اس بات کے لئے عادی بنایا ہے کہ میں مکمل سلام کیا کروں اور جواب میں سلام کا مکمل جواب دیا کروں اور یہ بات تم خود ہی بھول رہے ہو"...... سرداور نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ واقعی میں بھول گیا تھا جناب۔ آپ شاید وہ محاورہ بھول گئے ہیں کہ خود دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت۔ آج کل میری بھی حالت کچھ ایسی ہے۔ ضروری باتیں میں بھول جاتا ہوں اور غیر ضروری باتیں میری زبان سے خود بخود پھسلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اب یہی دیکھ لیں کہ میں یہ بھی بھول گیا ہوں کہ میں آپ کو سرداور کہتا ہوں کہ پروفیسر داور یا پھر صرف داور صاحب بہرحال وعلیکم والسلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ''...... عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تمہاری یہی چرب زبانی تو مجھے پسند ہے ناٹی بوائے۔ تم سے بات کر کے سارے دن کی بلکہ ہفتوں کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے''...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میری باتیں آپ کو ریلیکس کر دیتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔ تم سے باتیں کر لو یا ریلیکس کرنے کے لئے کوئی کیپسول کھا لو دونوں کا ایک جیسا ہی اثر ہوتا ہے''۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید آج موڈ میں تھے اس لئے وہ ہر بات پر ہنس رہے تھے۔

''تب پھر آپ مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔ ریلیکس دینے والے کیپسول صحت پر برا اثر ڈالتے ہیں اور ایسی تمام میڈیسنز کسی بھی وقت ری ایکشن کر سکتی ہیں جن سے جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا

ہے۔ اگر آپ مجھے اپنے پاس رکھیں گے اور میری باتوں سے لطف اندوز ہوں گے تو آپ کو صرف ریلیکس ملے گا۔ آپ کی صحت پر میری باتوں کا کوئی ری ایکشن نہیں ہو گا اور آپ کی صحت ڈاؤن ہونے سے بھی بچ جائے گی''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''تب تو تمہیں اپنے پاس مجھے پرمانٹ رکھنا پڑے گا وہ بھی بغیر تنخواہ کے''...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بغیر تنخواہ کے، ارے وہ کیوں''...... عمران نے حیرت سے کہا۔

''تم میرے بیٹے ہو اور بیٹے پر بوڑھے ماں باپ کی خدمت فرض ہے۔ تم اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مجھ سے تنخواہ لو یہ نہ تمہیں اچھا لگے گا اور نہ مجھے۔ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرنے کا صلہ آخرت میں ملتا ہے۔ اب کیا خیال ہے''...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ مجھے صلہ حاصل کرنے کے لئے آخرت تک کا انتظار کرنا پڑے گا''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو دوسری طرف سرداور، عمران کا انداز سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ہاں بالکل۔ انتظار تو کرنا ہی پڑے گا''...... سرداور نے کہا۔

''یہ انتظار تو بے حد طویل ہو جائے گا۔ آپ نے مجھے بیٹا بنا ہی یا ہے تو میں بھی آپ کی خدمت کرنے سے نہیں ہچکچاؤں گا لیکن آپ کو بھی اس بیٹے کے لئے کچھ کرنا پڑے گا''...... عمران نے

کہا۔

''کیا''......سرداور نے پوچھا۔

''آپ کو اپنے اس بیٹے کے لئے ایک وصیت بنوانی پڑے گی جس میں، آپ کے جانے کے بعد آپ کی ساری دولت، زمین جائیداد اس بیٹے کے نام ہی ہو گی''......عمران نے کہا۔

''بڑے مطلبی اور خود غرض بیٹے ہو تم۔ دھن دولت کے لئے تم میری خدمت کرو گے''......سرداور نے کہا۔

''کیا کروں۔ کڑکی کا زمانہ چل رہا ہے۔ اس عمر میں کوئی دولت مند بیوہ کے ملنے کی بھی کوئی امید نہیں ہے۔ آپ نے خود ہی بیٹا بنا کر راہ دکھا دی ہے تو میں کیوں نہ اس کا فائدہ اٹھاؤں''......عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

''اچھا کس لئے فون کیا تھا''......سرداور نے چند لمحے ہنتے رہنے کے بعد سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم تھا کہ آپ مجھے اپنا بیٹا بنانے والے ہیں اس لئے میں نے آپ کی ساری دولت اور زمین جائیداد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنے نام کی ایک وصیت بنوا لی ہے۔ اب بس مجھے اس وصیت پر آپ کے دستخطوں کی ضرور ہے اور آپ سے دستخط کرانے ہیں۔ چونکہ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا بلکہ پیاسے کو ہی کنویں کے پاس جانا پڑتا ہے اس لئے اگر آپ اس پیاسے کو اپنے دستخطوں کی سیاہی سے سیراب ہونے کے لئے اپنے

پاس آنے کا موقع عنایت فرما دیں تو میری آنے والی نسلیں بھی آپ کی احسان مند ہوں گی''......عمران نے کہا۔

''تو تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو۔ کیوں خیریت''......سرداور نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''بتایا تو ہے۔ مجھے آپ سے اس وصیت پر دستخط کرانے ہیں جس میں آپ اپنی ساری جائیداد میرے نام کر چکے ہیں''۔عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کب ملنا چاہتے ہو''......سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔ وہ جانتے تھے کہ عمران سیدھے انداز میں بات کرنا جانتا ہی نہیں تھا اور نہ ہی اس سے کسی سیدھی بات کی توقع کی جا سکتی تھی۔

''آج بلکہ ابھی۔ کہتے ہیں کہ وصیت کے معاملے پر دیر نہیں کرنی چاہئے۔ بڑھاپے میں انسان موت کی سرحدوں کے پاس پہنچ چکا ہوتا ہے اور اس سے کوئی بعید نہیں ہوتا کہ وہ کب سرحد پار کر جائے''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم میرے مرنے کا انتظار کر رہے ہو''......سرداور نے چونک کر کہا۔

''اللہ نہ کرے۔ میں تو اس وقت تک آپ کے درازیٔ عمر کے لئے دعا گو رہوں گا جب تک آپ وصیت نامے پر دستخط نہیں کر دیتے''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداور کے منہ سے بے

اختیار قہقہہ امنڈ پڑا۔

''بہت تیز ہو تم۔ بہرحال آ جاؤ۔ میں اس وقت فارغ ہی ہوں۔ دو تین گھنٹوں تک مجھے کوئی کام نہیں ہے۔ بعد میں کوئی کام نکل آیا تو پھر میرا تم سے ملنا مشکل ہو جائے گا''...... سرداور نے کہا۔

''میں اکیلا نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اکیلا نہیں ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی اور بھی تمہارے ساتھ آ رہا ہے''...... سرداور نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ روشی ان دنوں پاکیشیا آئی ہوئی ہے۔ اس کے پاس ایک ایسا فارمولا ہے جس سے ہم اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی کی طاقت میں ہزاروں گنا اضافہ کر سکتے ہیں اور دنیا کے انتہائی تیز رفتار اور طاقتور میزائل بنا سکتے ہیں۔ اس فارمولے میں چند ایک خامیاں ہیں جس کے لئے وہ آپ سے ڈسکس کرنا چاہتی ہے''...... عمران نے بلیک گرل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''روشی۔ یہ وہی لڑکی ہے نا جو پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی تھی اور سائنس دان بھی ہے لیکن اب وہ ایکریمیا میں اپنے باپ کا بزنس چلا رہی ہے۔ اور سنا ہے کہ اس کا بزنس ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے''...... سرداور نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسی روشی کی بات کر رہا ہوں۔ اپنے والد محترم کا بزنس سنبھالنے کے باوجود وہ سائنس میں بے حد دلچسپی رکھتی ہے

اور نئی ایجادات اور فارمولوں کے لئے وہ خصوصی طور پر وقت نکالتی ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ کئی فارمولے بنا کر مجھے دکھا چکی ہے لیکن میں نے اس کے فارمولوں پر کوئی دلچسپی نہیں لی تھی اور نہ ہی اس کا آپ سے کبھی ذکر کیا تھا لیکن اب وہ جو فارمولا لائی ہے وہ واقعی یونیک ہے۔ اس لئے میں اسے لے کر آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ اگر اس فارمولے کی معمولی خامیوں کو دور کر لیا جائے تو پاکیشیا کی ایٹمی ٹیکنالوجی کو بے حد عروج حاصل ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک گرل اسے ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی۔ عمران واقعی بڑی ذہانت سے اسے اپنے ساتھ زیرو لیبارٹری میں لے جانے کے لئے سرداور کو قائل کر رہا تھا۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں اس سے ضرور ملوں گا۔ تم اسے اور اس کے فارمولے کو لے کر ابھی اور اسی وقت یہاں آ جاؤ۔ میں تم دونوں کا بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں''...... سرداور نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں روشی کے ساتھ بیس منٹ تک پہنچ جاؤں گا۔ تب تک آپ میرے اور روشی کے قیام و طعام کا بندوبست کر لیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''قیام کا تو نہیں مگر طعام کا بندوبست ہو جائے گا۔ تم بس آ جاؤ''...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”گڈ شو۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ میں سمجھ رہی تھی کہ تمہارا مائنڈ ہیک ہو جانے کے بعد تم میں لاابالی اور مسخرہ پن ختم ہو جائے گا لیکن بلیک کنگ نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ اس نے تمہارے مائنڈ میں جو میموری فیڈ کی ہے اس میں وہ سب موجود ہے تو تمہاری ذہانت اور تمہارے کھلنڈرے پن کا غماز ہے۔ واقعی اگر تم مکمل طور پر بدل جاتے تو تم میں عمرانیت نام کی کوئی چیز باقی نہ رہتی“...... بلیک گرل نے ہنستے ہوئے کہا تو جواب میں عمران بھی مسکرا دیا۔

”اب چلیں۔ سرداور کے پاس ہم جتنی جلدی پہنچ جائیں ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا۔ وہ لیبارٹری میں ہیں اگر وہاں ان کا کوئی کام نکل آیا تو ہمیں ان کا گھنٹوں نہیں بلکہ کئی دنوں تک انتظار کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد بھی وہ ہم سے ملنے کے لئے وقت نکال پائیں گے یا نہیں اس کے بارے میں مجھے بھی کوئی امید نہیں ہوتی“...... عمران نے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ یہ روشی ہے کون جسے تم سرداور کے پاس لے جا رہے ہو“...... بلیک گرل نے پوچھا۔

”وہ پہلے سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی تھی لیکن پھر اس نے سیکرٹ سروس چھوڑ دی اور ایکریمیا شفٹ ہو گئی تھی“...... عمران نے کہا اور پھر وہ اسے روشی کے بارے میں بتانے لگا۔

”او کے۔ چلو“...... بلیک گرل نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے صوفے پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور عمران کی طرف دیکھنے لگی جو اسی طرح کھڑا تھا۔

”کیا ہوا۔ اب چل کیوں نہیں رہے ہو“...... بلیک گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چلیں میں نے کب منع کیا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ بلیک گرل ابھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اسے اپنی گردن میں ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا۔ اس نے بوکھلا کر اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ اس نے چٹکی بھری اور پھر یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کہ اس کی چٹکی میں ایک چھوٹی اور باریک سوئی دکھائی دے رہی تھی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے“...... بلیک گرل نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ عمران اسی طرح سے مطمئن انداز میں کھڑا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ بھی خالی دکھائی دے رہے تھے۔

”کیا ہوا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ۔ یہ نیڈل“...... بلیک گرل نے چٹکی میں پکڑی ہوئی سوئی عمران کو دکھاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اسی لمحے بلیک گرل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اس نے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل۔ دوسرے لمحے وہ اسی صوفے پر گرتی چلی گئی جس سے وہ اٹھی تھی۔

جان ہارڈ اور فرانک نئی تعمیر شدہ کالونی کی ایک فرنشڈ رہائش گاہ کے سامنے درختوں میں چھپے ہوئے تھے۔ سردیوں کے دنوں میں چونکہ جلد ہی اندھیرا چھا جاتا تھا اس لئے وہ احتیاطاً ایک نائٹ ٹیلی سکوپ اپنے ساتھ لے آئے تھے جو فرانک کے گلے میں لٹک رہی تھی اور اس سے فرانک بار بار عمارت اور اس کے دائیں بائیں سڑک کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن وہاں اسے کوئی گاڑی آتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ رہائش گاہ کے ارد گرد اور کوئی رہائش گاہ نہیں تھی۔ رہائش گاہ کے چاروں طرف کھلے پلاٹس تھے جہاں جھاڑیاں اور درخت اُگے ہوئے تھے۔

رہائش گاہ کے سامنے بھی درختوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جو دور تک پھیلا ہوا تھا۔ جان ہارڈ اور فرانک کافی دیر سے درختوں میں چھپے اس رہائش گاہ پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انکل شیلے نے انہیں بتایا تھا کہ یہ فور سٹارز کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ انکل شیلے نے انہیں یہ بھی

بتایا تھا کہ اسے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے فور سٹارز کے بارے میں جو معلومات ملی تھیں اس کے تحت فور سٹارز کے پاس جب سیکرٹ سروس کے طور پر کوئی مشن نہیں ہوتا تھا تو وہ سماجی اور معاشرتی برائیوں کے خلاف نبرد آزما ہو جاتے تھے اور پھر وہ دن بھر کی رپورٹ ایک دوسرے کو دینے کے لئے اسی ٹھکانے پر جمع ہوتے تھے اور فور سٹارز کے چیف صدیقی کو اپنی دن بھر کی کارروائیوں سے آگاہ کرتے تھے۔

ورلڈ کراس آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق فور سٹارز کے آپس میں ملنے کے اوقات رات کے وقت تھے وہ سب رات نو بجے ہیڈ کوارٹر آنا شروع ہو جاتے تھے اور دس بجے تک وہ چاروں اسی ہیڈ کوارٹر میں موجود رہتے تھے۔ اس وقت نو بج چکے تھے اور چونکہ جان ہارڈ اور اس کا ساتھی فرانک کافی دیر سے یہیں موجود تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ نو بجتے ہی فور سٹارز کے ممبران کا اپنے اس ٹھکانے پر آمد کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

جان ہارڈ اور فرانک نے اس بات کی پہلے ہی تسلی کر لی تھی کہ فور سٹارز کا ہیڈ کوارٹر خالی تھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا اس لئے وہ اس عمارت میں گھس گئے تھے اور انہوں نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی طاقتور ڈائنا مائٹس لگا دیئے تھے جنہیں ان دونوں نے ایک ریموٹ کنٹرول ڈیوائس سے منسلک کر دیا تھا۔ اب صرف ان کے ایک بٹن پریس کرنے کی دیر تھی۔

بٹن پریس ہوتے ہی عمارت میں لگے ڈائنا مائٹس پھٹ جاتے اور وہاں سے عمارت کا فور سٹارز سمیت نام ونشان تک غائب ہو جاتا۔

''ہم نے انکل شیلے کی اجازت کے بغیر یہ سب کارروائی کی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ انکل شیلے اس بات سے ناراض ہو جائے کہ ہم نے اسے بتائے بغیر اس عمارت میں ڈائنا مائٹس کیوں لگا دیئے ہیں''...... فرانک نے جان ہارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں عمارت سے کافی فاصلے پر ایک اونچے اور بڑے درخت پر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ سڑک کے دونوں اطراف سے وہ اس طرف آنے والے افراد کو چیک کر سکیں۔

''نہیں۔ انکل شیلے کو بھلا اس بات پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنا ہے۔ اسی نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ یہاں آنے والے ممبران کو ہم ہلاک کریں یا انکل شیلے۔ کیا فرق پڑتا ہے''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ہے لیکن ہمیں یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ انکل شیلے ہمارا باس ہے اور اس نے ہمیں اس ٹھکانے کی صرف نگرانی کے لئے بھیجا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ جب ممبران ہیڈ کوارٹر واپس آئیں گے تو ہم فوری طور پر اس بات کی اسے اطلاع دیں تاکہ وہ یہاں آئے اور ہمارے ساتھ مل کر فور سٹارز کو ہلاک کر سکے''...... فرانک نے کہا۔

''ہم نے اس عمارت میں ڈائنا مائٹس لگائے ہیں۔ جب ممبران

آئیں گے تو ہم ڈائنا مائٹس بلاسٹ کرنے سے پہلے انکل شیلے کو اطلاع کر دیں گے۔ وہ ہماری طرح بلیک کنگ کا ہی وفادار ہے اور بلیک کنگ اس بات سے ناراض نہیں ہو گا کہ ہم نے انکل شیلے کو بتائے بغیر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار ممبران کو ایک ساتھ اُڑا دیا ہے''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''نو بج رہے ہیں۔ اب تک تو ان کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جانا چاہئے تھا''...... فرانک نے ریسٹ واچ اور پھر خالی سڑکوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہیں آنے میں دیر ہو جائے۔ انکل شیلے نے کہا تھا کہ وہ آئیں گے ضرور''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''آ جائیں تو اچھا ہے ورنہ ہم ان کے انتظار میں یونہی بیٹھے بھوکے پیاسے سڑتے رہیں گے اور یہاں تو مچھروں کی بھی بہتات ہے جو مسلسل ہمارا خون چوس رہے ہیں''...... فرانک نے کہا۔

''دشمنوں کے ہاتھوں اپنا سارا خون بہانے سے بہتر ہے کہ مچھر ہمارا تھوڑا سا خون چوس لیں''...... جان ہارڈ نے مسکرا کر کہا۔

''آپ شاید مذاق کر رہے ہیں''...... فرانک نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا میں تم سے مذاق نہیں کر سکتا''...... جان ہارڈ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیوں نہیں باس۔ آپ نہیں تو کون مذاق کرے گا مجھ سے''۔

فرانک نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے انہیں دور سے ایک کار کی ہیڈ لائٹس دکھائی دیں۔

"لو شاید وہ آ رہے ہیں۔ نائٹ ٹیلی سکوپ دو مجھے"...... جان ہارڈ نے کہا تو فرانک نے گلے سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ جان ہارڈ نے نائٹ ٹیلی سکوپ لے کر آنکھوں پر لگائی اور اس سے دور سے آنے والی گاڑی کو فوکس کرنا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں اسے وہ کار صاف دکھائی دینے لگی۔ کار سفید رنگ کی تھی اور کار میں دو نوجوان بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ جن میں سے ایک کار ڈرائیو کر رہا تھا اور دوسرا سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا یہ دونوں فور سٹارز سے تعلق رکھتے ہیں"...... فرانک نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ ان کی شکلیں وہ نہیں ہیں جن کی ہمیں انکل شیلے نے تصاویر دی تھیں"...... جان ہارڈ نے کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ یہ میک اپ میں ہوں"...... فرانک نے کہا۔

"ہاں۔ ہوسکتا ہے"...... جان ہارڈ نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جب تک یہ اس عمارت کی طرف نہیں آئیں گے اس وقت تک یہ کنفرم نہیں ہو گا کہ یہ فور سٹارز سے ہی تعلق رکھتے ہیں"...... فرانک نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہاں دور دور ہی سہی لیکن کافی رہائش گاہیں موجود

ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی اور ہوں اور کسی دوسری طرف جا رہے ہوں۔ فور سٹارز کا پتہ تب ہی چلے گا جب وہ اسی عمارت میں آئیں گے جو ان کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... جان ہارڈ نے کہا تو فرانک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ ہی دیر میں کار ٹھیک اسی عمارت کے گیٹ کے پاس آ کر رک گئی جس میں انہوں نے ڈائنا مائنٹس لگا رکھے تھے۔

"گڈ شو۔ یہ وہی ہیں"...... جان ہارڈ نے کار رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے رکتے دیکھ کر کہا۔

"کار میں دو افراد ہیں۔ ابھی دو افراد آنا باقی ہیں لیکن اگر یہ یہاں آئے ہیں تو باقی دو کا بھی آنا طے ہے۔ جیسے ہی وہ دونوں آئیں گے ہم اس رہائش گاہ سمیت ان چاروں کو ایک ساتھ ہلاک کر دیں گے"...... جان ہارڈ نے کہا۔ اسی لمحے ایک نوجوان کار سے نکلا اور اس نے گیٹ کی سائیڈ میں جا کر نجانے کیا کیا کہ گیٹ خود کار نظام کے تحت کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی پہلا نوجوان کار اندر لے گیا۔ کار کے اندر جاتے ہی دوسرا نوجوان بھی اندر گیا اور اس کے اندر جاتے ہی گیٹ خود کار انداز میں بند ہوتا چلا گیا۔

"موت کا شکار ہونے کے لئے دو کبوتر پنجرے میں جا چکے ہیں۔ اب باقی دو بچے ہیں۔ بس وہ آ جائیں تو ہم ان کا کام تمام کر دیں گے۔ ہمارے ہاتھوں ایک ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار ممبران کی ہلاکت کا سن کر نہ صرف انکل شیلے خوش ہو جائے گا

بلکہ بلیک کنگ کو بھی پتہ چلے گا تو وہ بھی ہمیں داد دے گا''۔ جان ہارڈ نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں ان دو افراد کی آمد کی اطلاع انکل شیلے کو دے دوں''...... فرانک نے کہا۔

''ہاں دے دو اور اسے یہ بھی بتا دینا کہ ہم نے ان چاروں کو ہلاک کرنے کا پورا بندوبست کر رکھا ہے۔ اگر وہ آنا چاہے تو آ جائے ورنہ ہم عمارت کو بلاسٹ کر کے یہاں سے نکل جائیں گے''...... جان ہارڈ نے کہا تو فرانک نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے اپنا سیل فون نکال کر اس پر انکل شیلے کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

''بی فائیو ٹرانسمیٹر نہیں لائے ساتھ۔ انکل شیلے نے کہا تھا کہ ہم جب بھی اس سے بات کریں بی فائیو ٹرانسمیٹر پر ہی کریں''۔ جان ہارڈ نے اسے سیل فون پر انکل شیلے کے نمبر ملاتے دیکھ کر کہا۔

''جلدی میں، میں ٹرانسمیٹر ساتھ لانا بھول گیا تھا''...... فرانک نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب انکل کو تو اطلاع دینی ہی ہے چاہے فون پر دی جائے یا ٹرانسمیٹر پر کیا فرق پڑتا ہے''...... جان ہارڈ نے کہا۔ فرانک نے کال ملا کر سیل فون اپنے کان سے لگا لیا تھا۔

''ہونہہ۔ انکل شیلے کا سیل فون آف ہے''...... فرانک نے سیل فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اسے سیل فون میں کمپیوٹرائزڈ آواز

سنائی دی تھی جو فون آف ہونے کا بتا رہی تھی۔

''پھر کوشش کرو''...... جان ہارڈ نے کہا تو فرانک ایک بار پھر انکل شیلے کو کال کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی لمحے جان ہارڈ کو سڑک پر ایک اور کار کی ہیڈ لائٹس دکھائی دیں۔ اس نے فوراً نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں پر لگائی اور دوسری کار کو چیک کرنے لگا۔ یہ بھی نئے ماڈل کی سفید رنگ کی کار تھی اور اس کار میں بھی اسے دو افراد بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔

''باقی دو کبوتر بھی آ گئے ہیں''...... جان ہارڈ نے کار میں سوار افراد کو نائٹ ٹیلی سکوپ سے کلوز کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن انکل شیلے کا فون مسلسل آف مل رہا ہے''...... فرانک نے کہا۔

''ہونہہ۔ رہنے دو۔ اب ہم اس کا انتظار نہیں کر سکتے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں انکل شیلے کا انتظار کرتے رہ جائیں اور کبوتر موقع کا فائدہ اٹھا کر ہمارے بچھائے ہوئے موت کے جال سے ہی نکل جائیں''...... جان ہارڈ نے کہا۔

''ہاں۔ اب رسک لینا مناسب نہیں ہے۔ اگر یہ یہاں سے بچ کر نکل گئے تو پھر شاید ہی یہ ہمارے ہاتھ آ سکیں''۔ فرانک نے کہا

''تم بے فکر رہو۔ میں اس موقع کو ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ ان چاروں کی موت آج اور ابھی ہو گی''...... جان ہارڈ نے کہا۔ اس دوران دوسری کار بھی آ کر ٹھیک اسی عمارت کے گیٹ پر رک

گئی تھی اور کار سے ایک نوجوان نکل کر اسی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے پہلے آنے والے نوجوان نے کوئی بٹن پریس کر کے خودکار انداز میں گیٹ کھولا تھا۔ گیٹ کھلا تو کار اندر چلی گئی اور کار کے اندر جاتے ہی پہلا نوجوان بھی عمارت میں چلا گیا اور گیٹ بند ہوتا چلا گیا۔ جان ہارڈ نے جیسے ہی گیٹ بند ہوتے دیکھا اس نے اپنی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹائی اور پھر اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول آلہ نکال لیا۔

"عمارت میں ہم نے انتہائی طاقتور ڈائنا مائٹس لگائے ہیں۔ ان کے تباہ ہوتے ہی عمارت ہوا میں اُڑ جائے گی اور عمارت کا ملبہ دور دور تک بکھر جائے گا۔ ہم عمارت سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی عمارت کی تباہی کی زد میں آ جائیں۔ اس عمارت کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں یہاں سے دور ہٹ جانا چاہئے"...... فرانک نے جان ہارڈ کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول دیکھ کر کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ہمیں عمارت سے دور ہٹنا ہو گا ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد کے ساتھ ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے"...... جان ہارڈ نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے درخت سے اترنا شروع ہو گئے۔ درخت سے اترتے ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ وہ عمارت سے دو ہزار میٹر پیچھے ہٹ آئے تھے ورنہ واقعی وہ ڈائنا مائٹس سے تباہ ہونے والی تباہی کی زد میں آ سکتے تھے۔

"اب ٹھیک ہے۔ اب عمارت کا ملبہ ہم پر نہیں گرے گا۔ ہم یہاں سے آسانی سے اس عمارت کو اُڑا سکتے ہیں"۔ فرانک نے کہا

"اوکے۔ تو پھر میں عمارت اُڑانے لگا ہوں"...... جان ہارڈ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا۔ اچانک زمین بری طرح سے لرزی۔ دوسری لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں نے درختوں کے اس پار آگ اور گرد کا طوفان بلند ہوتے دیکھا۔ عمارت میں لگے ہوئے ڈائنا مائٹس ایک ساتھ پھٹ گئے تھے جس سے عمارت ایک لمحے میں تنکوں کی طرح فضا میں بکھر گئی تھی۔ دھماکے کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ وہ دو ہزار میٹر دور ہونے کے باوجود دھماکے کی رزٹنس سے اچھل کر دور جا گرے تھے۔

"ہرا۔ ہرا۔ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار ممبران کو ایک ساتھ ہلاک کر دیا ہے۔ ہرا ہرا"...... جان ہارڈ نے زمین سے فوراً اٹھ کر انتہائی جوشیلے انداز میں نعرے لگاتے ہوئے کہا۔ درختوں کے پیچھے سے اٹھتے ہوئے شعلے دیکھ کر فرانک کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ اسی لمحے ماحول یکے بعد دیگرے دو فائر کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ جان ہارڈ اور فرانک کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ چند لمحے وہ تڑپتے رہے اور پھر ان کے دماغوں میں موت کا اندھیرا بھرتا چلا گیا اور وہ ساکت ہو گئے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل اس وقت شمالی پہاڑیوں میں موجود ایک پرانے قلعے میں تھے۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچے تھے اور انہوں نے آتے ہی قلعے کے مختلف حصوں میں پوزیشنیں سنبھال لی تھی اور قلعے کی فصیلوں میں ایسی جگہوں پر چھپ گئے تھے جہاں سے وہ قلعے کی طرف آنے والے تمام راستوں کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ ان سب کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس قلعے میں چھپ کر کسی کا انتظار کر رہے ہوں یا ان کے پیچھے دشمنوں کی فوج لگی ہو جس سے مقابلہ کرنے کے لئے انہوں نے یہاں مورچے سنبھال لئے ہوں۔ ان سب کے پاس دور مار رائفلیں موجود تھیں جن پر ٹیلی سکوپس بھی لگی ہوئی تھیں۔

ان سب کے کانوں میں ایئر فونز جیسی ڈیوائسز لگی ہوئی تھیں۔ ڈیوائسز آن تھیں اور ان ڈیوائسز میں ایسی سہولت موجود تھی کہ وہ نہ صرف ایک دوسرے کی بات سن سکتے تھے بلکہ ایک دوسرے سے

بات بھی کر سکتے تھے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ سب یہیں آئیں گے''...... صالحہ نے ایئر فون میں جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ ہماری لوکیشن کے بارے میں ان سب کو بتا دیا گیا ہے اور وہ لوگ ہم پر حملہ کرنے کے لئے نکل بھی چکے ہیں۔ بس کچھ ہی دیر میں وہ سب یہاں پہنچ جائیں گے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''کیا وہ بھی ان سب کے ساتھ ہی ہو گی''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اسے ان کے ساتھ آنے سے روک دیا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ ہم چاروں ہی ان سب کے لئے کافی ہوں گے۔ اسے ہمارے لئے یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ وہ بھی دشمنوں پر ہمارے کئے ہوئے حملوں کی زد میں آ سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا بتایا ہے اس نے۔ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کتنے افراد آ رہے ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''ان سب کے الگ الگ گروپ ہیں۔ ان سب نے ہم سب کو الگ الگ گروپس کی شکل میں ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ ان میں سے ایک گروپ مادام سموریا اور اس کے ساتھی ایڈلی کا تھا جس نے مجھے اور صالحہ کی ہلاکت کا ٹاسک لیا تھا۔ تمہیں اور کیپٹن شکیل کو ہلاک کرنے کا ٹاسک فیڈلے اور اس کے ساتھی ڈالٹن کے

پاس تھا۔ اسی طرح صفدر اور فور سٹارز کی ہلاکت کا ذمہ انکل شیلے، جان ہارڈ اور اس کے ساتھی فرانک نے لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہماری تلاش میں نکلتے ہم نے خود ہی انہیں اپنے پیچھے لگا لیا اور ان تک یہ بات پہنچا دی کہ ہم انہیں کن جگہوں پر مل سکتے ہیں۔ اب تک مجھے جو رپورٹ ملی ہے۔ انکل شیلے ہماری طرف سے دی گئی اطلاع کے مطابق صفدر کے فلیٹ میں گیا تھا اور صفدر کی اس سے بھرپور جسمانی فائٹ ہوئی تھی جس کے نتیجے میں انکل شیلے، صفدر کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ دوسری طرف جان ہارڈ اور اس کا ساتھی فرانک فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں ان کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ ان سے نپٹنے کے لئے میں نے فور سٹارز کو وہیں بھیج دیا تھا۔ ابھی تک ان کی طرف سے مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ باقی دو گروپ تھے جن میں ایک گروپ مادام سموریا اور اس کے ساتھی ایڈلی کا ہے اور دوسرا گروپ فیڈلے اور اس کے ساتھی ڈالٹن کا۔ جو ہم چاروں کے پیچھے ہیں اور ہم نے خود ہی انہیں اپنے بارے میں اطلاع پہنچا دی ہے کہ ہم انہیں کہاں مل سکتے ہیں اس لئے وہ ہمارا شکار کرنے کے لئے یہیں آ رہے ہیں۔ مجھے جو اطلاع دی گئی ہے اس کے مطابق مادام سموریا اور اس کا ساتھی ایڈلی ایک ساتھ ہیں جبکہ فیڈلے اور ڈالٹن ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اپنے ساتھ دس افراد لا رہے ہیں تاکہ ہم یہاں سے نکل نہ سکیں"۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ہمیں ابھی تک یہ نہیں بتایا ہے کہ آخر آپ کو ان تمام گروپس کے بارے میں پتہ کیسے چلا تھا اور آپ نے کس ذریعے سے ان تمام افراد کو اطلاع پہنچائی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران انہیں کہاں کہاں مل سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔

"ہاں واقعی۔ اس سارے کھیل میں ہمارے ساتھ اور کون شامل ہے جس کی مدد سے آپ نے یہ سب پلاننگ کی تھی"...... تنویر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ذرا صبر کر لو۔ وقت آنے پر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اس بار تو آپ عمران صاحب جیسا انداز اختیار کر رہی ہیں وہ بھی ہمیں اصل صورتحال سے آگاہ نہیں کرتے تھے اور ٹال مٹول سے کام لیتے رہتے تھے۔ لگتا ہے اس بار آپ پر بھی عمران صاحب کا رنگ چڑھ گیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس تم تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو۔ جلد ہی سب کچھ تمہارے سامنے آ جائے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی عمران صاحب کے ڈائیلاگ ہیں"...... صالحہ نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سارے کھیل کے پیچھے عمران کا کوئی ہاتھ ہے"۔ تنویر

نے عمران کا نام سن کر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس معاملے میں عمران ملوث نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر۔ آپ کو انکل شیلے، جان ہارڈ، فرانک، مادام سموریا، ایڈلی، فیڈلے اور ڈالٹن کی پلاننگ کا کیسے پتہ چلا تھا اور آپ نے انہیں کیسے ہینڈل کیا تھا کہ وہ اس جگہ پر ہی پہنچیں جہاں ہم انہیں آسانی سے مل جائیں گے''...... تنویر نے اسی طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کہا ہے نا کچھ دیر انتظار کرو۔ سب کچھ تمہارے سامنے آ جائے گا''...... جولیا نے اس بار ناگوار سے لہجے میں کہا۔

''کیا اس معاملے میں مس کراسٹی کا بھی ہاتھ نہیں ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

''کراسٹی۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''چیف نے بتایا تھا کہ مس کراسٹی کو مادام سموریا اور اس کے ساتھی بلیک گرل سمجھ کر اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گئے تھے جب وہ عمران صاحب سے ملنے ان کے فلیٹ کی طرف جا رہی تھیں۔ مس کراسٹی کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ وہ اتنا بھی تر نوالہ نہیں ہیں کہ وہ مادام سموریا کے قابو میں آ جائیں۔ اگر ہمیں ہلاک کرنے کا ان سب نے ٹاسک حاصل کیا ہے اور ان میں مادام سموریا بھی شامل ہے تو پھر مجھے نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ مادام سموریا ہی

اصل میں مس کراسٹی ہیں۔ وہ چونکہ اس ساری پلاننگ میں انکل شیلے اور باقی سب کے ساتھ رہی ہیں اس لئے انہوں نے ہی آپ کو کال کر کے ساری حقیقت سے آگاہ کیا ہو گا اور آپ کے مشورے سے یہ پلان بنایا ہو گا کہ قاتل گروپ ہمیں تلاش کرتے ہوئے اس جگہ پہنچیں اور وہ ہمارا شکار کرنے کی بجائے ہمارے ہاتھوں شکار ہو سکیں۔ کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''کیا ہوا۔ آپ خاموش کیوں ہیں۔ کیا کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کیا مادام سموریا ہی مس کراسٹی ہیں اور یہ سب کچھ آپ ان کے کہنے سے ہی کر رہی ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''شاید''...... جولیا نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''شاید یا یقیناً''...... صالحہ نے کہا۔

''وہ آ رہے ہیں''...... اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی اسی لمحے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو وہ سب سر اٹھا کر قلعے کے سامنے والے حصے کی طرف دیکھنے لگے جہاں پہاڑی راستوں سے چار گاڑیاں دھول اڑاتی ہوئی تیزی سے قلعے کی طرف بھاگی آ رہی تھیں۔

''سائیڈ فصیلوں سے نکل کر فرنٹ فصیل پر آ جاؤ۔ ہری اپ اور آنے والوں کو نشانہ بناؤ۔ ان کے پاس میزائل لانچر بھی ہو سکتے۔ جس سے وہ دور سے ہی اس قلعے پر حملہ کر سکتے ہیں۔ جن کے

پاس میزائل لانچر یا منی میزائل گنیں نظر آئیں سب سے پہلے انہیں نشانہ بنانا اور پھر باقی سب کو“...... جولیا نے رائفل اٹھا کر اس پر لگی ٹیلی سکوپ پر آنکھ لگاتے ہوئے سامنے سے آنے والی کاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ چند ہی لمحوں میں جولیا کے ساتھی اس کے قریب پہنچ گئے اور ان سب نے بھی اپنی رائفلیں اٹھائیں اور ان کی ٹیلی سکوپس سے آنکھیں لگا کر آنے والی کاروں کو دیکھنے لگے۔

”ان کے ساتھ اگر مادام سموریا، میرا مطلب ہے کراسٹی بھی ہوئی تو“...... صالحہ نے کہا۔

”جب تم سب کو علم ہوگیا ہے کہ مادام سموریا، کراسٹی ہے تو پھر یہ کہنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ اسے نشانہ نہ بنایا جائے“۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا تو صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کی اطمینان بھرے انداز میں سانسیں لینے کی آوازیں سنائی دیں۔ جولیا کی اس بات سے تصدیق ہوگئی تھی کہ مادام سموریا کے بھیس میں کراسٹی ہی تھی۔

چاروں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آ رہی تھیں۔ پھر چاروں کاریں قلعے سے دو سو میٹر کے فاصلے پر رک گئیں اور پھر کاروں کے دروازے کھلے اور ان میں سے مسلح افراد نکلنا شروع ہو گئے۔ ان میں ایک نوجوان لڑکی بھی تھی جو مادام سموریا کے روپ میں کراسٹی تھی اور ان سب کو معلوم ہوگیا تھا کہ مادام سموریا، کراسٹی ہے۔ اس لئے وہ ان مسلح افراد پر نظریں جمائے ہوئے تھے جن کی

تعداد کراسٹی سمیت چودہ تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان کی جیبیں پھولی ہوئی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بم اور باقی اسلحہ ان کی جیبوں میں موجود ہے۔

”ان کے پاس مشین گنوں کے سوا کچھ نہیں ہے“......تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ تم انہیں اپنے نشانے پر رکھو اور جب یہ کاروں سے ہٹ کر آگے آ جائیں تب ان کا نشانہ لینا ورنہ یہ کاروں کی آڑ لے لیں گے اور آسانی سے ہمارے نشانے پر نہیں آئیں گے“...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اوکے کہہ دیا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان، مادام سموریا سے بات کر رہا تھا پھر انہوں نے ان سب کو مشین گنیں لئے انتہائی احتیاط بھرے انداز میں قلعے کی طرف بڑھتے دیکھا۔

”وہ آ رہے ہیں۔ جب یہ پچاس میٹر کی دوری پر آ جائیں تو ان پر فائرنگ شروع کر دینا تاکہ یہ واپس پیچھے نہ بھاگ سکیں“۔ جولیا نے کسی فوجی کمانڈر کے انداز میں کہا۔

”اوکے“...... صالحہ نے کہا اور وہ سب فصیل میں چھپے رائفلوں پر لگی ٹیلی سکوپس سے کراسٹی کے ساتھ آنے والے افراد پر نظر رکھنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر اطمینان کر لیا تھا کہ کراسٹی جان بوجھ کر ان سے دور رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ قدرے لنگڑاتے ہوئے چل رہی تھی جیسے اس کی ٹانگ میں تکلیف ہو اور

اسے چلنے میں مشکل پیش آ رہی ہو۔

فیڈلے اور اس کے ساتھی مادام سموریا کی طرف توجہ نہیں دے رہے تھے وہ مشین گنیں لئے نیم دائرے کی شکل میں پھیل کر قلعے کے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"کراسٹی نے عقلمندی کی ہے وہ ان سے کافی پیچھے رہ گئی ہے تاکہ وہ ان افراد پر ہونے والے ہمارے اچانک حملے کی زد میں نہ آ جائے"...... صالحہ نے کہا۔ جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مسلسل ٹیلی سکوپ سے آنکھ لگائے باری باری آنے والے مسلح افراد پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ فیڈلے اور ڈالٹن اپنے ساتھیوں کو لئے کمانڈوز کے انداز میں مشین گنیں ہاتھوں میں لئے قلعے کی جانب بڑھے آ رہے تھے۔ چونکہ ان کے راستے میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جہاں وہ خود پر اچانک ہونے والے حملے کی صورت میں چھپ کر اپنی جانیں بچا سکتے اس لئے وہ تیزی سے قلعے کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

"فائر"...... جولیا نے اچانک تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک مشین گن بردار کا نشانہ لیتے ہوئے اس پر فائر کر دیا۔ یکے بعد دیگر تین اور دھماکے ہوئے اور انہوں نے حملہ آوروں میں سے چار افراد کو اچھل اچھل کر گرتے دیکھا۔ ان چاروں نے بیک وقت فائرنگ کر کے چار افراد کو مار گرایا تھا۔ اپنے چار ساتھیوں کو اس طرح اچانک گرتے دیکھ کر باقی سب بوکھلا گئے تھے اور انہوں نے

فوراً زمین پر دائیں بائیں چھلانگیں لگا دیں اور زمین پر گرتے ہی انہوں نے قلعے کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ماحول یکلخت مشین گنوں کی مخصوص ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ چونکہ ان کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں تھا اور شاید انہوں نے قلعے کی طرف سے ہونے والی فائرنگ کی چمک دیکھ لی تھی اس لئے وہ اس فصیل کی طرف ہی گولیاں برسا رہے تھے جہاں سے ان کے چار ساتھیوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کو اپنے اوپر سے گولیاں گزرتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ مسلسل ہونے والی فائرنگ سے بچنے کے لئے انہوں نے سر نیچے کر لئے تھے۔ اسی لمحے انہیں فائرنگ کی آواز کے ساتھ تیز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک لمحے بعد پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دی۔ اس بار فائرنگ ہوئی تھی لیکن فصیل کی طرف کوئی گولی نہیں آئی تھی۔ جولیا نے فوراً سر اٹھایا تو اسے سامنے مادام سموریا کے روپ میں کراسٹی بھاگتی دکھائی دی۔ اس کے پیچھے دو افراد فائرنگ کرتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ فیڈلے اور اس کے ساتھیوں کو فصیل کی طرف فائرنگ کرتے دیکھ کر کراسٹی نے اچانک ان پر فائرنگ کر دی تھی جس کے نتیجے میں ان کے مزید دو افراد ہلاک ہو گئے تھے اور مادام سموریا کو فائرنگ کرتے دیکھ کر مسلح افراد نے اس کی طرف مڑتے ہوئے جواباً اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ اب وہاں چھ افراد تھے جن میں سے دو افراد

فائرنگ کرتے ہوئے کراسٹی کے پیچھے بھاگ رہے تھے اور چار افراد رینگتے ہوئے تیزی سے قلعے کی طرف آ رہے تھے۔ جولیا نے فوراً کراسٹی کے پیچھے بھاگتے ہوئے ایک آدمی کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلی اور دوسرے لمحے ان میں سے ایک آدمی اچھل کر گرتا دکھائی دیا۔ ایک لمحے بعد دوسرا آدمی بھی اچھل کر گر پڑا۔ اسے صالحہ نے فائر کر کے گرایا تھا۔ جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے قلعے کی طرف رینگ کر آنے والے چاروں افراد پر فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔

بھاگتی ہوئی کراسٹی نے جب اپنے پیچھے آنے والے دونوں افراد کو قلعے کی طرف سے ہونے والی فائرنگ کا نشانہ بنتے دیکھا تو وہ مشین گن لئے تیزی سے مڑی اور ان چاروں افراد کی طرف فائرنگ کرتی ہوئی بھاگتی چلی گئی جو رینگتے ہوئے قلعے کی طرف جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے لیٹے لیٹے مڑ کر کراسٹی پر فائرنگ کرنی چاہی لیکن اسی لمحے وہ کیپٹن شکیل کی چلائی ہوئی گولی کا نشانہ بن گیا۔ اپنے ایک اور ساتھی کو ہلاک ہوتے دیکھ کر باقی تین افراد بوکھلا کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے جیسے ہر بات کی پرواہ کئے بغیر فائرنگ کرتے ہوئے ایک بار پھر قلعے کی طرف دوڑ لگا دی۔ یہ دیکھ کر کراسٹی نے مشین گن کا برسٹ مارا تو ایک آدمی اور اچھل کر گر گیا۔ باقی دو افراد نے بھاگتے بھاگتے اچانک جیبوں سے بم نکالے اور دانتوں سے ان کے پن نکال کر پوری قوت سے

قلعے کے گیٹ کی طرف اچھال دیئے۔ اس سے پہلے کہ بم قلعے کے گیٹ سے ٹکرا کر پھٹتے تنویر اور جولیا نے ان دو افراد کو بھی مار گرایا۔ وہ دونوں گولیاں کھا کر گرے اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے کراسٹی بھاگتی ہوئی ان کے سروں پر پہنچ گئی اور اس نے تڑپتے ہوئے دونوں افراد پر مشین گن سے فائرنگ کھول دی۔ دونوں افراد کے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔

بم گیٹ سے ٹکرا کر دھماکوں سے پھٹ گئے تھے جس سے قلعے کا گیٹ تباہ ہو گیا تھا لیکن اس سے سیکرٹ سروس کے ممبران کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا کیونکہ وہ سب گیٹ سے کافی دور تھے۔

جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل نے انتہائی کامیاب حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آخر کار ایڈلی، فیڈلے، ڈالٹن اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور یہ سب کراسٹی کی وجہ سے ممکن ہوا تھا جس نے مادام سموریا کا روپ دھار کر ان کی پلاننگ کے بارے میں جولیا کو بروقت آگاہ کر دیا تھا اور ان سب کو لے کر اس قلعے تک پہنچ گئی تھی اور جولیا نے کراسٹی کی اطلاع پر پلاننگ کرتے ہوئے ان افراد کو ہلاک کرنے کے لئے پہلے سے ہی قلعے میں مورچے بنا لئے تھے جس کے نتیجے میں وہ سب اپنے انجام کو پہنچ گئے تھے اور انہیں آنچ تک بھی نہیں آئی تھی۔

بلیک گرل کی آنکھیں کھلی تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر مضبوطی کے ساتھ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ مجھے کیا ہوا تھا اور مجھے یہاں کس نے باندھا ہے"...... بلیک گرل کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے جب اس نے عمران کو اپنی ٹرانس میں لے کر زیرو لیبارٹری میں اس کے ساتھ جانے کے لئے عمران کو زیرو لیبارٹری کے انچارج سرداور سے بات کرائی تھی اور عمران نے اسے اپنی پرانی ساتھی روشی بنا کر سر داور سے اس بات کی اجازت بھی لے لی تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر زیرو لیبارٹری آ سکتا ہے۔ بلیک گرل نے وہ آلات جن کے ذریعے وہ عمران کے ساتھ زیرو لیبارٹری جا کر سرداور اور ان جیسے تمام سائنس دانوں کے مائنڈ ہیک کرنا چاہتی تھی عمران کو

دے دیئے تھے تاکہ زیرو لیبارٹری میں داخل ہوتے وقت عمران ان آلات کو زیرو لیبارٹری کے حفاظتی سسٹم سے خفیہ رکھ سکے اور پھر بلیک گرل، عمران کے ساتھ زیرو لیبارٹری جانے کے لئے اٹھی ہی تھی کہ اسے اپنے گردن میں تیز چبھن کا احساس ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار چبھن والی جگہ چٹکی بھری تو اسے اپنی گردن میں ایک چھوٹی اور باریک سی سوئی گھسی ہوئی ملی تھی اور فوراً ہی اس کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور اب وہ ایک بند کمرے میں موجود تھی۔ کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا اس لئے وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ وہ کون سی جگہ ہے اور کمرے میں اس کے ساتھ اور کون ہے۔

"عمران۔ تو یہ سب عمران نے کیا ہے۔ بے ہوشی کی نیڈل اس نے ہی مجھ پر فائر کی تھی لیکن کیوں۔ وہ تو میرا وفادار تھا۔ میں نے اس کا مائنڈ بھی ہیک کر رکھا ہے اور پھر میں نے اس کا مائنڈ سپیشل اسکینگ مشین میں بھی چیک کیا تھا۔ اس کا دماغ مکمل طور پر میری ٹرانس میں تھا پھر وہ یہ سب کیسے کر سکتا ہے۔ کیا چکر ہے یہ سب"...... بلیک گرل نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ عمران کا کام نہیں ہو سکتا۔ میں نے بے ہوش ہونے سے پہلے آخری بار جب اس کی شکل دیکھی تھی تو اس کے چہرے پر مجھے بدلے ہوئے کوئی تاثرات دکھائی نہیں دیئے تھے اور

اس کے ہاتھ بھی خالی تھے۔ اگر مجھ پر اس نے نیڈل تھرو کی تھی تو نیڈل تھرو کرنے والی گن اس کے ہاتھوں میں ہونے چاہئے تھے۔ پھر کون تھا وہ۔ کس نے مجھ پر نیڈل تھرو کی تھی اور کیوں''...... بلیک گرل نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش اور پریشانی کے تاثرات تھے۔ وہ بے حد الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ابھی وہ حیران اور پریشان تھی کہ اسی لمحے اچانک کمرہ تیز روشنی سے بھرتا چلا گیا۔ تیز روشنی کی وجہ سے بلیک گرل کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا ہے گل افشاں عرف بلیک گرل''۔ اچانک اسے ایک شوخ آواز سنائی دی اور اس آواز کو سن کر بلیک گرل بری طرح سے چونک اٹھی۔ چند ہی لمحوں میں اس کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو گئیں اور دوسرے لمحے اس کی نظریں اپنے سامنے کھڑے ہوئے عمران پر پڑیں تو حیرت کی زیادتی سے اس کا منہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اس کے سامنے بڑے مطمئن انداز میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔

''عمران تم''...... بلیک گرل نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں عمران نہیں۔ اس کا بھوت ہوں۔ اصلی عمران کو تو تم نے اپنا اور اپنے آقا بلیک کنگ کا غلام بنا لیا ہے۔ میں تو محض

اس عمران کا عکس ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بلیک گرل بدستور اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر بھی حیرانی ہو رہی تھی کہ وہ اپنی ہی رہائش گاہ کے اس تہہ خانے میں تھی جہاں اس نے ایک مشین سے عمران کے دماغ کی سکیننگ کی تھی۔ وہ اسی مشین کے سامنے کرسی پر جکڑی ہوئی تھی۔

''تو تم میری ٹرانس میں نہیں تھے''...... بلیک گرل نے اسے دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

''نہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ سکیننگ مشین سے تو تم مجھے یوں جواب دے رہے تھے جیسے تم مکمل طور پر میری ٹرانس میں ہو اور پھر تمہارا مائنڈ تمہارے کنٹرول میں کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارا مائنڈ تو میں نے ہیک کر لیا تھا۔ تمہارے دماغ میں سوائے میرے اور بلیک کنگ کی وفاداری کے اور کچھ بھی باقی نہیں تھا''...... بلیک گرل حیرت بھرے انداز میں بولتی چلی گئی۔

''اگر میں کہوں کہ نہ تم میرے مائنڈ کو ٹرانس میں لے سکی ہو اور نہ ہی تم میرا مائنڈ ہیک کر سکی ہو تو کیا تم میری بات پر یقین کرو گی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ناممکن۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ تم نے جیسے ہی گولڈ رنگ کو ہاتھ لگایا تھا اسی وقت گولڈ رنگ سے وائٹ ریز نکل کر تمہارے جسم میں سرایت کر گئی تھی اور تمہارے مائنڈ کا لنک میری ماسٹر مشین سے ہو

گیا تھا اور میں نے یہیں بیٹھ کر تمہارا سارا مائنڈ بلینک کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے تمہارے مائنڈ میں وہ میموری فیڈ کر دی تھی جس سے تم بلیک کنگ کے وفادار بن جاتے اور بظاہر سب کچھ ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا لیکن تمہاری اس طرح کایا پلٹ جانا میری سمجھ سے بالا تر ہے۔ تم اس وقت تک نارمل نہیں ہو سکتے تھے جب تک کہ تمہارے دماغ سے نکالی ہوئی میموری دوبارہ تمہارے مائنڈ میں فیڈ نہ کر دی جاتی پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ آخر کیسے''...... بلیک گرل نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

''تم نے میرے مائنڈ کے بیک اپ کو ہیک کیا تھا بلیک گرل اور اس بیک اپ میں ایسا کچھ نہیں تھا جو میرے دماغ کو بلینک کر سکتا ہو''...... عمران نے کہا۔

''بیک اپ۔ میں سمجھی نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... بلیک گرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح کسی بھی کمپیوٹر میں کسی بھی پروگرام کا بیک اپ بنایا جاتا ہے اسی طرح میں نے اپنے مائنڈ میں مائنڈ ہیک ہونے سے پہلے ہی اس کا ایک بیک اپ تیار کر لیا تھا اور اس بیک اپ میں وہ سب کچھ تھا جو نہ تمہارے کام آ سکتا تھا اور نہ تمہارے آقا بلیک کنگ کے۔ اپنے دماغ کا بیک اپ بناتے ہی میں نے اصلی مائنڈ کو لاک کر لیا تھا۔ میرے دماغ میں جو کچھ بھی چھپا ہوا تھا وہ سب میرے لاکڈ مائنڈ میں چلا گیا تھا۔ مائنڈ لاکڈ کرتے ہوئے میں نے

اپنے مائنڈ میں کچھ دیر کی ٹائمنگ بھی فکسڈ کر لی تھی تاکہ کچھ دیر بعد میرا لاکڈ مائنڈ کھل جائے اور میرے مائنڈ کی ساری میموری بحال ہو جائے اور ایسا ہی ہوا تھا۔ تم نے میرے مائنڈ کے بیک اپ کو ہیک کیا تھا اور اس کی جگہ میرے مائنڈ میں اپنی تیار شدہ میموری فیڈ کر دی تھی لیکن جیسے ہی میرے مائنڈ کا لاک کھلا تو اسی وقت تمہاری فیڈ شدہ میموری میرے مائنڈ سے صاف ہو گئی اور اس کی جگہ میری اپنی میموری فیڈ ہو گئی اور میں پہلے جیسا نارمل ہو گیا۔ اس طرح نہ میرا مائنڈ ہیک ہوا تھا اور نہ ہی بلینک جس سے تم مجھے اپنا اور بلیک کنگ کا غلام بنا سکتی تھی''...... عمران نے کہا تو بلیک گرل کی منہ ایک بار پھر حیرت سے کھل گیا۔

''تو پھر وہ سب کیا تھا جو تم ظاہر کر رہے تھے اور سکیننگ مشین میں تم نے جو کچھ کہا تھا کیا وہ سب بھی غلط تھا''...... بلیک گرل نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میرا مائنڈ میرے کنٹرول میں تھا پھر بھلا میرے سامنے تمہاری سکیننگ مشین کیا حیثیت رکھتی تھی۔ میں نے کچھ دیر تکلیف ضرور برداشت کی تھی لیکن میں نے تمہیں جو کچھ بتایا تھا وہ سب میں نے سوچ سمجھ کر ہی بتایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں گولڈ رنگ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تھا اسی لئے تم نے اپنے مائنڈ کا بیک اپ بنا کر مائنڈ لاکڈ کر لیا تھا''...... بلیک گرل نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چار گھنٹوں کی مغز ماری کے بعد میں نے آخر کار گولڈ رنگ میں چھپا ہوا پاور پلگ تلاش کر لیا تھا اور میں نے اس پاور پلگ کی حقیقت کا بھی پتہ چلا لیا تھا اور مجھے سفید نگینے کی حقیقت کا بھی علم ہو گیا تھا جسے ہاتھ لگانے سے یا رنگ کسی انگلی میں پہننے سے وائٹ ریز فائر ہوتی تھی۔ میں اس رنگ اور اس میں موجود پاور پلگ کو وہیں تباہ کر سکتا تھا لیکن میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ تمہیں یہ رنگ کہاں سے ملا ہے اور تم اس رنگ کے ذریعے میرا مائنڈ کیوں ہیک کرنا چاہتی ہو اور پھر میرے لئے یہ جاننا بھی ضروری تھا کہ پاکیشیا میں تم ایسا کون سا مشن لائی ہو جو میری مدد کے بغیر تم پورا نہیں کر سکتی ہو۔ جب مجھے اس رنگ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تو میں نے وقتی طور پر تمہاری ہی پلاننگ پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تا کہ تم یہی سمجھو کہ تم نے نہ صرف میرا مائنڈ ہیک کر لیا ہے بلکہ میں تمہارے حکم کا غلام بھی بن چکا ہوں۔ تمہارے نزدیک آ کر ہی مجھے اس بات کا علم ہو سکتا تھا کہ تم مجھ سے کیا چاہتی ہو اور یہ سب تم کس کے لئے کر رہی ہو اور پھر یہی سب ہوا۔ تمہارے پاس آتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ تم اب کرانس کے لئے نہیں بلکہ بلیک کنگ کے لئے کام کرتی ہو۔ بلیک کنگ نے تمہارا مائنڈ اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اور تم اس کی کنیز ہو اور آخری لمحات میں تم نے مجھ پر یہ بھید بھی کھول دیا کہ بلیک کنگ کی ایماء پر تم پاکیشیا میں کون سے مشن پر آئی ہو۔ تمہارا مشن میرے ذریعے زیرو لیبارٹری میں

داخل ہونا تھا تا کہ تم میری طرح سرداور اور پاکیشیا کے ان تمام نامور سائنس دانوں کے مائنڈ ہیک کر سکو۔ مجھے اس بات کا تو پتہ نہیں ہے کہ بلیک کنگ، پاکیشیائی سائنس دانوں کے مائنڈ کیوں ہیک کرانا چاہتا ہے لیکن میں اس بات کا اندازہ ضرور لگا سکتا ہوں کہ پاکیشیائی سائنس دانوں کے مائنڈ ہیک کر کے جب تم ان کے مائنڈ بلینک کر دیتی تو پاکیشیا بڑے بڑے اور نامور سائنس دانوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا اور پاکیشیا جو ایٹمی ٹیکنالوجی میں دن بدن ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اس کی ترقی رک جاتی اور یہ بھی ممکن تھا کہ ان سائنس دانوں کا مائنڈ ہیک کر کے تم ان کے مائنڈز میں بھی بلیک کنگ کی بنائی ہوئی میموری فیڈ کر کے انہیں بھی بلیک کنگ کا غلام بنا دیتی تا کہ وہ انہیں اپنی ٹرانس میں لے کر اپنے طور پر استعمال کر سکے۔ کیوں ایسا ہی ہے نا سب کچھ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ بلیک کنگ پوری دنیا کے سائنس دانوں کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے تا کہ دنیا کی ساری ایٹمی طاقت اس کے قبضے میں آ جائے اور وہ پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کر سکے۔ اس کی ابتدا اس نے پاکیشیا سے ہی کی تھی لیکن تم۔ ہونہہ۔ تم نے ہماری ساری کی ساری پلاننگ پر پانی پھیر کر رکھ دیا ہے"...... بلیک گرل نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی مکمل طور پر میں نے تمہاری پلاننگ پر پانی نہیں

پھیرا ہے۔ ابھی بہت کچھ پانی میں بہانا باقی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... بلیک گرل نے چونک کر کہا۔

''تم نے جب بلیک کنگ سے بات کی تھی اور میری اس سے بات کرائی تھی تو اس وقت بلیک کنگ نے تم سے خاص طور پر کہا تھا کہ تم میرے ساتھ پاکیشیا کا مشن مکمل کرو اور پھر مجھے اور میری ہیک شدہ مائنڈ میموری لے کر ہیڈ کوارٹر واپس آ جاؤ۔ اس کی باتوں سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ تم بلیک کنگ کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو اور تمہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ بلیک کنگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتی کہ بلیک کنگ کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... بلیک گرل نے درشت لہجے میں کہا۔

''تم نہیں بتاؤ گی تو میں یہ سب تمہارے دماغ سے معلوم کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... بلیک گرل نے چونک کر کہا۔

''جس طرح تم نے میرا مائنڈ سکین کیا تھا اسی طرح اب میں تمہارا مائنڈ سکین کروں گا بلکہ میں اسی ٹیکنالوجی سے تمہاری مائنڈ میموری ہیک کروں گا اور پھر جب میں تمہارے مائنڈ کی میموری کی ریڈنگ کروں گا تو مجھے اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ تم کیا جانتی ہو اور کیا نہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم تم''...... بلیک گرل نے عمران کا پروگرام سن کر بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم زندہ ہو اور اپنے ہی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو اور ٹھیک اسی مشین کے سامنے بیٹھی ہو جس سے تم نے میرا مائنڈ ہیک کیا تھا۔ اب بس مجھے تمہارے سر پر یہ کنٹوپ چڑھانا ہے۔ مشین کی تکنیک میں تمہاری بے ہوشی کے دوران سمجھ چکا ہوں۔ میرے لئے تمہارا مائنڈ ہیک کرنا مشکل نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس مشین سے بلیک کنگ کا بھی لنک ہے۔ وہ تمہیں میرا مائنڈ ہیک نہیں کرنے دے گا۔ اگر تم نے میرا مائنڈ ہیک کرنے کی کوشش کی تو میری ہیک ہونے والی مائنڈ میموری اس کے پاس پہنچ جائے گی اور تم کچھ بھی نہیں کر سکو گے''...... بلیک گرل نے کہا۔

''یہ مشین بلیک کنگ کی ایجاد کردہ ہو سکتی ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ اس مشین کا بلیک کنگ سے کوئی لنک نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو تم نے جب میرا مائنڈ اس مشین سے ہیک کیا تھا تو اسے تم کسی ڈسک ڈرائیو میں سیو نہ کرتی بلکہ ڈائریکٹ بلیک کنگ تک پہنچا دیتی۔ مجھے تمہارے ہینڈ بیگ سے وہ ڈسک ڈرائیو مل گئی ہے جس میں تم نے میری مائنڈ میموری ہیک کر کے سیو کر رکھی تھی''۔ عمران نے کہا تو بلیک گرل غرا کر رہ گئی۔

"تم یہ سب کیوں کر رہے ہو"...... بلیک گرل نے غرا کر پوچھا۔

"جس طرح تم نے میرے ساتھ گیم کھیلی تھی اسی طرح میں نے تمہارے ساتھ گیم ہی کھیلی تھی۔ اب اس گیم میں کسی ایک کی تو ہار ہونی ہی تھی اور یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم جیت نہ سکی ہو۔ گولڈ رِنگ دیتے وقت جب میں نے تمہاری آنکھوں میں مخصوص چمک دیکھی تھی تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ معاملہ گڑ بڑ ہے اور اس گڑ بڑ کا پتہ لگانے کے لئے مجھے بے حد احتیاط سے کام لینا پڑا تھا اور میں نے اس بات کا خاص دھیان رکھا تھا کہ میری کوئی انگلی انگوٹھی کے نگینے سے نہ چھو جائے۔ اگر میں تمہاری آنکھوں میں کامیابی کی مخصوص چمک ابھرتے نہ دیکھ لیتا تو شاید میں تمہاری گیم کا شکار بن جاتا لیکن افسوس۔ تمہاری خوبصورت آنکھیں نے ہی تمہاری ساری گیم کا پانسہ پلٹ دیا تھا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ حسیناؤں کو اپنی قاتل آنکھیں سنبھال کر رکھنی چاہئیں۔ پتہ نہیں کب کون ان قاتل آنکھوں کا شکار ہو جائے۔ میرا ابھی قتل ہونے کا کوئی پروگرام نہیں تھا اس لئے میں تمہاری قاتل آنکھوں کا شکار بننے سے بچ گیا تھا کوئی اور ہوتا تو اب تک اس کا نجانے کیا سے کیا ہو گیا ہوتا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک گرل اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

"ہونہہ۔ کچھ بھی ہو۔ تم میرے مائنڈ سے کچھ حاصل نہیں کر سکو

گے اور نہ ہی میرا مائنڈ تم بلینک کر سکو گے"...... بلیک گرل نے کہا۔

"چلو۔ آزما کر دیکھ لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر مشین کے ساتھ لگا ہوا شیشے کا کنٹوپ اتارا اور اسے لے کر بلیک گرل کی طرف بڑھا۔ بلیک گرل اسے کنٹوپ اپنی طرف لاتے دیکھ کر بری طرح سے چیخنے اور آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن عمران بھلا اسے کہاں معاف کر سکتا تھا اس نے بلیک گرل کو چمڑے کی مضبوط بیلٹوں سے باندھ رکھا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر کنٹوپ بلیک گرل کے سر پر چڑھا دیا اور اس پر لگے ہوئے تسمے بلیک گرل کی گردن کے گرد باندھنے شروع کر دیئے۔

"چھوڑ دو۔ میں کہتی ہوں مجھے چھوڑ دو عمران۔ تم میرا مائنڈ بلینک نہیں کر سکو گے۔ چھوڑ دو مجھے اور جانے دو مجھے یہاں سے"...... بلیک گرل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مشین کی طرف بڑھ گیا تھا اور اس نے جب مشین آن کی تو بلیک گرل کے منہ سے ایسی چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں جیسے اسے زبردست شاکس لگ رہے ہوں۔ عمران پاور پینل کے ذریعے اس کے دماغ کو زبردست شاکس دے رہا تھا۔ کچھ دیر تک بلیک گرل چیختی اور تڑپتی رہی پھر اس کی قوت مدافعت دم توڑ گئی اور اس کے دماغ میں ایک بار پھر اندھیرے بھرتے چلے گئے۔

اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے جیب سے وہ کرسٹل ڈسک نکالی جس پر بلیک گرل نے اس کی ہیک شدہ مائند میموری سیو کر رکھی تھی۔ اس نے وہ ڈسک مشین کے مخصوص حصے میں ڈالی اور ڈسک پر موجود اپنی مائنڈ میموری اریز کرنا شروع ہو گیا۔ عمران نے گولڈ رنگ اتار کر پہلے ہی بلیک گرل کی ایک انگلی میں پہنا دی تھی۔ اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اسی لمحے بلیک گرل کی انگوٹھی کا نگینہ چمکا اور نگینے سے سفید رنگ کی تیز روشنی بلیک گرل کے جسم میں سرایت کرتی چلی گئی۔ عمران نے فوراً مشین کے چند اور بٹن پریس کئے تو سکرین اچانک روشن ہو گئی اور دوسرے ہی لمحے سکرین پر بلیک گرل کے جسم کا خاکہ پھیلتا چلا گیا۔ یہ خاکہ بالکل ایسا ہی دکھائی دے رہا تھا جس طرح بلیک گرل نے عمران کے جسم کے خاکے کو اس سکرین پر لا کر اس کا مائنڈ ہیک کرنے کی کوشش کی تھی۔ عمران نے ڈسک کو بلیک گرل کے مائنڈ سے لنک کیا اور پھر وہ بڑے مطمئن انداز میں بلیک گرل کا مائنڈ ہیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

آدھے گھنٹے کے بعد اس نے اطمینان بھرے انداز میں مشین سے ڈسک نکال لی۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں بلیک گرل کا مائنڈ ہیک کر کے اس ڈسک میں فیڈ کر لیا تھا۔ اب وہ اس ڈسک کو کمپیوٹرائزڈ مشین پر چیک کر کے آسانی سے بلیک گرل کی مائنڈ میموری ریڈ کر سکتا تھا اور بلیک گرل کے مائنڈ میں جو بھی ہوتا

ریڈنگ کر کے اس کے سامنے آ سکتا تھا۔

عمران کو چونکہ بلیک گرل کی ساری حقیقت کا علم ہو گیا تھا اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک گرل کا مشن کیا ہے اس لئے اس نے بلیک گرل کو اپنے ساتھ زیرو لیبارٹری میں لے جانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ اس نے اس وقت تک انتظار کیا تھا جب تک بلیک گرل نے اسے اپنے مشن کے بارے میں نہ بتا دیا۔ عمران، بلیک گرل جیسی چالاک اور خطرناک لڑکی کو اپنے ساتھ زیرو لیبارٹری لے جانے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنے جوتے کی ایڑی دبا کر جوتے کے نچلے حصے میں چھپی ہوئی نیڈل تھرو گن سے بلیک گرل کی گردن پر سوئی مار دی تھی جس پر ایسا مواد لگا ہوا تھا جس سے بلیک گرل بے ہوش ہو کر گر گئی تھی اور پھر عمران اسے اٹھا کر اس تہہ خانے میں لے آیا تھا تاکہ وہ اس سے بلیک کنگ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔ عمران کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ بلیک گرل آسانی سے زبان نہیں کھولے گی اس لئے اس نے بلیک گرل کی بے ہوشی کے دوران ہی اس کا مائنڈ ہیک کرنے کا سیٹ اپ کر لیا تھا اور اب بلیک گرل کی مائنڈ میموری ایک ڈسک میں اس کے پاس تھی۔

بلیک گرل کا مائنڈ ہیک کرنے کے بعد عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے ٹائیگر اور رانا ہاؤس میں کال کر کے جوزف اور جوانا کو بھی وہیں بلا لیا۔ اگلے آدھے گھنٹے بعد نہ صرف

جوزف اور جوانا بلکہ ٹائیگر بھی وہاں پہنچ گیا۔

عمران نے انہیں ساری حقیقت سے آگاہ کیا اور پھر اس نے ٹائیگر سے کہا کہ وہ یہاں موجود ساری مشینری کھول کر اپنے ساتھ لے جائے۔ جوزف اور جوانا کو اس نے بلیک گرل کو بے ہوشی کی حالت میں رانا ہاؤس لے جانے کا حکم دیا تھا۔ وہ ابھی بلیک گرل کو زندہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اگر اس کی ہیک شدہ مائنڈ میموری میں کوئی کمی ہو تو وہ اس سے ڈائریکٹ بات کر سکے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ بلیک گرل کو حفاظت سے لے جا کر رانا ہاؤس کے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دے اور اسے اس وقت تک ہوش نہیں آنا چاہئے جب تک وہ خود وہاں نہ آئے۔

جوزف اور جوانا، بلیک گرل کو ایک بند باڈی والی وین میں ڈال کر لے گئے اور ٹائیگر وہاں موجود مشینری کھولنے اور اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے تیاری کرنے لگا اور عمران بلیک گرل کی مائنڈ میموری کی ریڈنگ کے لئے دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

تیز سیٹی کی آواز سن کر آفس میں بیٹھے ہوئے مضبوط جسم کے مالک ایک نوجوان نے چونک کر اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھا اور پھر ریسٹ واچ کا ڈائل چمکتے دیکھ کر وہ اچھل پڑا۔ سیٹی کی آواز اسی ریسٹ واچ سے نکل رہی تھی۔

نوجوان نے فوراً ریسٹ واچ کے اوپر لگا ہوا شیشہ پریس کیا تو ریسٹ واچ سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی لیکن اس کا ڈائل بدستور چمک رہا تھا۔ نوجوان نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ کر تیزی سے سوئیوں کو حرکت دینا شروع کر دی۔ جیسے ہی ساری سوئیاں بارہ کے ہندسے پر آئیں اسی لمحے ڈائل کی چمک ختم ہو گئی لیکن اب واچ کی سوئیاں چمکنا شروع ہو گئی تھیں۔

''ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... اسی لمحے ریسٹ واچ میں لگے ہوئے اسپیکروں سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ڈریگن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"بلیک کنگ۔ اوور"...... نوجوان نے کہا جس نے اپنا تعارف ڈریگن کے طور پر کرایا تھا۔

"کوڈ غلط ہے۔ دوسرا کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... مشینی آواز نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بلیک کنگ ہی اصل کوڈ ہے۔ اوور"...... ڈریگن نے مطمئن انداز میں کہا۔

"او کے۔ کنگ سے بات کرو۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا اور اسی لمحے کنگ کی آواز سنائی دی۔

"بلیک کنگ سپیکنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک کنگ کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"یس کنگ۔ اوور"...... ڈریگن نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور"...... بلیک کنگ نے غراہٹ بھری آواز میں پوچھا۔

"میں اس وقت اپنے کلب میں ہوں کنگ۔ حکم۔ اوور"۔ ڈریگن نے اسی لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیا میں میرے ریزرو ایجنٹ ہو ڈریگن۔ اب ایک ایسا معاملہ درپیش آ گیا ہے جس سے میری نہ صرف ساکھ متاثر ہو رہی ہے بلکہ میری ایک قابل اور بہترین لیڈی ایجنٹ بھی شدید خطرے

میں ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مسلح افراد کو ساتھ لو اور فوری طور پر ایکشن کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ تمہیں پوری قوت سے ایک جگہ اٹیک کرنا ہے اور وہاں موجود لیڈی ایجنٹ کو بازیاب کرانا ہے۔ اس لیڈی ایجنٹ کو بچانے کے لئے چاہے تمہیں لاشوں کے پشتے ہی کیوں نہ لگانے پڑیں لگا دینا لیکن اس لیڈی ایجنٹ کو ہر صورت میں بچنا چاہئے۔ اوور"۔ بلیک کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس کنگ۔ آپ مجھے بس لوکیشن بتا دیں کہ مجھے کہاں اٹیک کرنا ہے اور وہ لیڈی ایجنٹ کون ہے جسے بچانا ہے۔ اس کے بعد کا سارا کام میں سنبھال لوں گا۔ اوور"...... ڈریگن نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیڈی ایجنٹ بلیک گرل ہے ڈریگن۔ اس کی پاکیشیا آمد اور اس کے مشن کے بارے میں تمہیں میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا اور اسی لئے میں نے تمہیں پہلے سے ہی ریزرو کر لیا تھا کہ اگر بلیک گرل کسی مشکل میں پڑی تو اسے بچانے کی ذمہ داری تمہاری ہو گی۔ بلیک گرل کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور اسے عمران نے پکڑ کر ایک جگہ قید کر دیا ہے۔ میں نے چونکہ بلیک گرل کے جسم میں ایک مخصوص ڈیوائس لگا رکھی ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ عمران نے اسے کہاں قید کیا ہے۔ میں تمہیں اس جگہ کی نوکیشن بتا دیتا ہوں۔ تم جاؤ اور وہاں سے بلیک گرل کو آزاد کراؤ۔ اوور"...... بلیک کنگ

نے کہا اور پھر اس نے ڈریگن کو رانا ہاؤس کی لوکیشن کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"اوکے کنگ۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ میں عمران کے اس ٹھکانے پر پوری قوت سے حملہ کروں گا اور وہاں سے بلیک گرل کو نکال لاؤں گا۔ اوور"...... ڈریگن نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ بلیک گرل میری سب سے قابل اور ذہین ایجنٹ ہے اسے کسی بھی حال میں نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ تم اسے بس عمران کی قید سے آزاد کرانے میں مدد کرو۔ قید سے آزاد ہوتے ہی وہ پاکیشیا سے نکل جائے گی۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ میں اس کام کے لئے ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔ اوور"...... ڈریگن نے کہا۔

"اس ٹھکانے پر سائنسی حفاظتی نظام کام کر رہا ہے لیکن تم فکر نہ کرو۔ بلیک گرل کے جسم میں جو ڈیوائس موجود ہے میں اسے چارج کر دوں گا۔ جیسے ہی بلیک گرل کے جسم میں موجود ڈیوائس چارج ہو گی اس کے جسم سے ایسی ریز نکلنا شروع ہو جائے گی جس سے اس ٹھکانے میں موجود تمام حفاظتی نظام وقتی طور پر بلاک ہو جائیں گے۔ جس سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس ٹھکانے میں داخل ہونے اور وہاں ایکشن کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"کیا اس ٹھکانے پر عمران اور اس کے ساتھی بھی موجود ہیں۔

اوور"...... ڈریگن نے پوچھا۔

"اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں اس ٹھکانے کو مانیٹر نہیں کر سکتا ورنہ میں تمہیں بتا دیتا کہ وہاں کتنے افراد موجود ہیں۔ لیکن بہرحال یہ طے ہے کہ وہ عمران کا مخصوص ٹھکانہ ہے اور سائنسی حفاظتی نظام کے ساتھ ساتھ وہاں اس نظام کو آپریٹ کرنے والے افراد بھی موجود ہوں گے اور ظاہر ہے وہ مسلح بھی ہو سکتے ہیں اسی لئے تو میں نے تمہیں وہاں ہر قسم کا اسلحہ ساتھ لے جانے اور وہاں بھرپور انداز میں اٹیک کرنے کا حکم دیا ہے۔ تمہارے راستے میں جو بھی آئے اسے اڑا دینا۔ مجھے بس بلیک گرل چاہئے اور وہ بھی زندہ۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اس ٹھکانے پر جو سائنسی حفاظتی نظام ہے اسے آپ کب تک معطل رکھیں گے۔ اوور"...... ڈریگن نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"میں ایک گھنٹے کے بعد بلیک گرل کے جسم میں موجود ڈیوائس چارج کر کے اسے آن کروں گا تو وہ ڈیوائس اگلے ایک گھنٹے تک کارگر رہے گی۔ تمہیں اس ایک گھنٹے کے اندر اندر اپنی کارروائی پوری کرنی ہو گی۔ ایک گھنٹہ گزرتے ہی ڈیوائس کی چارجنگ ختم ہو جائے گی اور وہاں کا حفاظتی نظام دوبارہ بحال ہو جائے گا۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"میرے لئے ایک گھنٹہ بہت ہے۔ میں دس منٹ میں وہاں کارروائی مکمل کر لوں گا۔ اوور"...... ڈریگن نے کہا۔

"جب بلیک گرل کے جسم میں لگی ہوئی ڈیوائس چارج ہو جائے گی تو میں تمہارے واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دوں گا۔ کاشن ملتے ہی تم اس عمارت پر حملہ کر دینا۔ اوور"...... بلیک کنگ نے کہا۔

"یس بلیک کنگ۔ آپ کی طرف سے کاشن ملتے ہی میں اس عمارت کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دوں گا۔ اوور"...... ڈریگن نے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ اس عمارت میں بلیک گرل موجود ہے۔ اگر تم نے عمارت بموں اور میزائلوں سے اُڑانے کی کوشش کی تو بلیک گرل بھی اس عمارت تلے دفن ہو جائے گی۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے بلیک گرل زندہ چاہئے۔ سمجھے تم۔ اوور"...... بلیک کنگ نے گرجتے ہوئے کہا اور اس کی غصیلی آواز سن کر ڈریگن کا رنگ زرد ہو گیا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری کنگ۔ میرے کہنے کا مقصد تھا کہ بلیک گرل کو وہاں سے آزاد کرنے کے بعد میں اس عمارت کو تباہ کر دوں گا تاکہ اس عمارت میں موجود عمران اور اس کے ساتھی ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں۔ اوور"...... ڈریگن نے بات بناتے ہوئے کہا تو بلیک کنگ نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ واچ ٹرانسمیٹر کے آف ہوتے ہی ڈریگن نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ڈریگن کی پرسنل سیکرٹری کی نسوانی آواز سنائی دی۔

"میری کالی سے بات کراؤ۔ فوراً"...... ڈریگن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈریگن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈریگن نے فوراً ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈریگن ہیئر"...... ڈریگن نے خشک لہجے میں کہا۔

"کالی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کالی۔ دس افراد کا گروپ تیار کرو۔ ہر طرح کا اسلحہ ساتھ لے لو اور فوراً میرے بتائے ہوئے ایک پتے پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہمیں اس جگہ تیز، بھرپور اور نان سٹاپ ایکشن کرنا ہے"...... ڈریگن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... کالی نے جواب دیا اور ڈریگن نے اسے رانا ہاؤس کی طرف جانے والی ایک سڑک کے بارے میں بتا دیا۔ کالی کو ہدایات دے کر ڈریگن نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور اس نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے اپنا مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول لیا۔ میگزین فل تھا۔ اس نے مشین پسٹل اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے اپنے آفس

سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنی ایک تیز رفتار کار میں اُڑا جا رہا تھا۔ آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ رانا ہاؤس جانے والی اس سڑک پر آ گیا جہاں اس نے اپنے ساتھی کالی کو پہنچنے کی ہدایات دی تھی۔ وہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں کالی سمیت دس افراد موجود تھے۔ ڈریگن نے جیپیں اور اپنے آدمیوں کو پہچان کر کار ان کے قریب روک دی تو دبلا پتلا سیاہ رنگ کا بدمعاش ٹائپ کا ایک نوجوان اچھل کر جیپ سے باہر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کی کار کے پاس آ گیا۔

''سب تیار ہیں''...... ڈریگن نے کھڑکی سے اس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ہم سب تیار ہیں''...... نوجوان نے کہا۔

''گڈ شو۔ آؤ میرے پیچھے''...... ڈریگن نے کہا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اسے کار سڑک پر لے جاتے دیکھ کر نوجوان جو اس کا ساتھی کالی تھا، تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھا اور پھر کار اور دونوں جیپیں تیزی سے آگے پیچھے دوڑتی چلی گئیں۔ دو تین سڑکیں مڑ کر ڈریگن نے کار ایک سڑک کے کارنر پر روک دی۔ اس کے پیچھے جیپیں بھی رکتی چلی گئی۔ ڈریگن کار سے اترا تو اس کے پیچھے کالی اور اس کے ساتھی بھی اچھل اچھل کر جیپوں سے باہر آ گئے۔

''ہمیں دائیں سڑک پر سامنے والی ایک عمارت پر حملہ کرنا ہے۔ اسلحہ سنبھالو اور چلو اس عمارت کی طرف''...... ڈریگن نے کہا

تو کالی تیز آواز میں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس کے ساتھی فوراً حرکت میں آئے اور انہوں نے جیپوں میں رکھے ہوئے تھیلوں سے اپنا اسلحہ نکالنا شروع کر دیا۔ ڈریگن بار بار اپنی ریسٹ واچ دیکھ رہا تھا۔ بلیک کنگ نے ایک گھنٹے کے بعد بلیک گرل کے جسم میں موجود ڈیوائس چارج کر کے آن کرنے کا کہا تھا اور ابھی ایک گھنٹہ پورا ہونے میں دس منٹ باقی تھے۔ ڈریگن اس وقت تک رانا ہاؤس میں کارروائی نہیں کرنا چاہتا تھا جب تک بلیک کنگ، بلیک گرل کے جسم میں موجود ڈیوائس چارج کر کے اسے آن نہ کر دیتا۔ دس منٹ پورے ہوتے ہی اچانک ڈریگن کو اپنی کلائی میں موجود ریسٹ واچ سے ضربیں لگنی شروع ہو گئی۔ یہ بلیک کنگ کی طرف سے اسے کاشن دیا جا رہا تھا جس کے مطابق اس نے بلیک گرل کے جسم میں موجود ڈیوائس چارج کر کے آن کر دی تھی اور اس ڈیوائس کے آن ہوتے ہی اس عمارت کا تمام حفاظتی سسٹم بلاک ہو گیا تھا۔

''کام ہو گیا ہے۔ آؤ۔ جلدی کرو''...... ڈریگن نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس سڑک کی طرف بڑھ گیا جہاں رانا ہاؤس کا بڑا سا گیٹ تھا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکے۔

''ہمیں اس عمارت سے ایک لڑکی کو آزاد کرانا ہے اس لئے احتیاط کرنا۔ عمارت میں داخل ہو کر اندرونی حصوں میں کمروں اور تہہ خانوں میں بمباری مت کرنا ورنہ جس لڑکی کو ہم نے یہاں سے

زندہ نکالنا ہے وہ بھی ہلاک ہو جائے گی“...... ڈریگن نے کہا تو اس
کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”وہ کون سی لڑکی ہے باس جسے ہم یہاں بچانے کے لئے آئے
ہیں“...... کالی نے پوچھا۔

”ضروری نہیں ہے کہ تمہیں ہر بات بتائی جائے۔ جو تم سے کہا
جا رہا ہے اس پر عمل کرو نانسنس“...... ڈریگن نے سخت لہجے میں کہا
تو کالی نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس عمارت کے چاروں طرف پھیل جاؤ اور چاروں طرف
سے عمارت کی دیواریں بموں سے اُڑا کر اندر گھس جاؤ اور جو بھی
اندر دکھائی دے اسے اُڑا دو“...... ڈریگن نے کہا تو وہ سب تیزی
سے عمارت کے گرد پھیلنے کے لئے بھاگتے چلے گئے۔ ڈریگن کے
ساتھ کالی اور دو افراد وہیں رک گئے تھے۔

”تم گیٹ کو اُڑاؤ کالی“...... ڈریگن نے کہا تو کالی نے اثبات
میں سر ہلایا اور تیزی سے گیٹ کی طرف لپکا۔ گیٹ کے پاس جا کر
اس نے جیب سے دو بم نکالے اور انہیں گیٹ کی دونوں سائیڈوں
پر چپکا دیئے اور ان کے بٹن آن کرتا ہوا تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا
گیا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور گیٹ کی
دیواریں تباہ ہو گئیں اور گیٹ اکھڑ کر اندر جا گرا۔

”چلو۔ جلدی“...... ڈریگن نے چیختے ہوئے کہا اور جیب سے
مشین پسٹل نکال کر تیزی سے ٹوٹے ہوئے گیٹ کی طرف بھاگتا

چلا گیا۔ کالی اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکے۔
گیٹ کے قریب پہنچتے ہی انہوں نے اندر کی طرف مسلسل فائرنگ
کرنا شروع کر دی تاکہ اندر جو بھی ہو وہ انہیں اندر آتے دیکھ کر
فوری طور پر ان پر فائرنگ نہ کر سکے۔ مگر دوسری طرف کوئی نہیں
تھا۔ ڈریگن کے دوسرے ساتھی بھی بموں سے عمارت کی دیواریں
اُڑا کر اندر آ گئے تھے اور انہوں نے اندر آتے ہی فائرنگ کرتے
ہوئے عمارت میں پھیلنا شروع کر دیا تھا۔ اسی لمحے عمارت کے اندر
سے ان پر جوابی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ سب تیزی سے
چھلانگیں لگا کر دائیں بائیں لڑھکتے چلے گئے۔ ڈریگن اور کالی تیزی
سے دائیں طرف لپکے۔ اسی لمحے سائیڈ سے ایک فائر ہوا اور ڈریگن
کو اپنے کان کے پاس سے ایک گولی گزرتی ہوئی محسوس ہوئی۔
ڈریگن نے فوراً چھلانگ لگائی اور زمین سے چپک گیا۔ اس پر فائر
برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے سے ہوا تھا۔

”ستون کے پیچھے کوئی ہے۔ اس طرف فائرنگ کرو۔ جلدی“۔
ڈریگن نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بھی ستون کی
طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ کالی اور اس طرف موجود اس کے
ایک ساتھی نے بھی ستون کی طرف مسلسل فائرنگ کرنا شروع کر دی
تھی جس سے ستون کے پرخچے اُڑتے جا رہے تھے۔ اسی لمحے
انہوں نے ایک انتہائی طاقتور اور دیو قامت سیاہ فام کو ستون کے
پیچھے سے نکل کر برآمدے کے فرش پر چھلانگ لگاتے دیکھا۔ سیاہ

فام کے دونوں ہاتھوں میں بھاری ریوالور تھے۔ فرش پر گرتے ہی
وہ تیزی اپنے جسم کو گھماتا ہوا دوسرے ستون کی طرف گھسیٹتا چلا
گیا۔ اسے دیکھ کر ڈریگن، کالی اور تیسرے آدمی نے فوراً مشین
گنوں کے رخ اس کی طرف کرتے ہوئے فائرنگ کر دی۔ مشین
گنوں سے نکلنے والی گولیاں زمین پر گھسٹتے ہوئے دیو قامت سیاہ
فام کے اردگرد پڑنے لگیں۔ سیاہ فام بھی زمین پر گھسٹتے ہوئے اور
مخصوص انداز میں اپنا جسم گھماتے ہوئے ان پر فائرنگ کرتا ہوا گزر
رہا تھا۔ دوسرے ستون کی آڑ میں جانے سے پہلے وہ ڈریگن کے
تیسرے ساتھی کو گولی کا نشانہ بنا چکا تھا۔ اب وہاں ڈریگن اور کالی
ہی تھے جنہوں نے دوسرے ستون کے پیچھے جانے والے شخص پر
فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی لیکن اس دوران سیاہ فام دوسرے
ستون کے پیچھے پہنچ گیا تھا اس لئے ان کی چلائی ہوئی گولیاں
ستون کو ادھیڑنے کے سوا کچھ نہیں کر سکی تھیں۔

”میں ستون کی طرف فائرنگ کر کے تمہیں کور کرتا ہوں۔ تم
ستون کی طرف جاؤ اور اسے اُڑا دو“..... ڈریگن نے کالی کی طرف
دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو کالی فوراً اٹھا اور اس نے اس ستون کی
طرف دوڑنا شروع کر دیا جس کے پیچھے سیاہ فام چھپا ہوا تھا۔ اسے
ستون کی طرف جاتے دیکھ کر ڈریگن نے ستون کی طرف مسلسل
فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی تاکہ ستون کے پیچھے چھپے ہوئے سیاہ
فام کو ستون کی آڑ سے بھی کالی پر فائرنگ کرنے کا موقع نہ مل

سکے۔ کالی بھی ستون کی طرف فائرنگ کرتا ہوا بڑھ رہا تھا لیکن سیاہ
فام ان کی توقع سے زیادہ چالاک تھا۔ اس نے فائرنگ کی پرواہ نہ
کرتے ہوئے پہلے کی طرح ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور چکنے فرش
پر آ کر تیزی سے اپنا جسم گھماتے ہوئے اس نے ریوالوروں کا رخ
برآمدے کی طرف بھاگ کر آنے والے کالی کی طرف کیا اور اس
سے پہلے کہ کالی چھلانگ لگا کر دائیں بائیں ہوتا اسی لمحے سیاہ فام
کے ریوالوروں سے شعلے نکلے اور کالی چیختا ہوا اچھل کر گرتا چلا گیا۔
کالی کو گولیوں کا شکار بنتے دیکھ کر ڈریگن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو
گیا اور اس نے تیزی سے فرش پر گھسٹ کر دوسرے ستون کی
طرف جانے والے سیاہ فام پر فائرنگ کرنا شروع کر دی لیکن اتنی
دیر تک سیاہ فام ایک اور ستون کے پیچھے جا چکا تھا۔

عمارت کے ہر حصے سے مسلسل فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں
سنائی دے رہی تھیں جس سے ڈریگن کو اندازہ ہو رہا تھا کہ عمارت
خالی نہیں تھی وہاں مسلح افراد موجود تھے جن سے اس کے ساتھیوں کی
جنگ چھڑ گئی ہے اور وہ ان کا مقابلہ کر رہے تھے۔

سیاہ فام کو ستون کی طرف جاتے دیکھ کر ڈریگن نے ایک ہاتھ
سے مشین گن پکڑی اور ستون کی طرف فائرنگ کرتے ہوئے اس
نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک راڈ بم نکالا اور اس کا بٹن
پریس کرتے ہوئے پوری قوت سے اسے اس ستون کی طرف
اچھال دیا جس کے پیچھے سیاہ فام چھپا ہوا تھا۔ راڈ بم ستون سے ٹکرا

کر نیچے گرا۔ سیاہ فام نے شاید اسے راڈ بم اچھالتے دیکھ لیا تھا۔
جیسے ہی راڈ بم ستون سے ٹکرا کر نیچے گرا سیاہ فام بجلی کی سی تیزی
سے ستون کی آڑ سے نکلا اور سیاہ فام نے اس بار برآمدے کی
طرف جانے کی بجائے اس طرف چھلانگ لگا دی جس طرف
ڈریگن موجود تھا۔ سیاہ فام نے چھلانگ لگائی ہی تھی کہ اسی لمحے
ایک زور دار دھماکہ ہوا اور راڈ بم پھٹ گیا۔ راڈ بم کے دھماکے کی
رزسٹنس کی وجہ سے ہوا میں اچھلا ہوا سیاہ فام اور زیادہ ہوا میں
اچھل گیا۔ جیسے اسے کسی دیو نے پکڑ کر پوری قوت سے پھینک دیا
ہو۔ وہ اڑتا ہوا ڈریگن کے اوپر سے گزر کر پیچھے جا گرا۔

راڈ بم کے دھماکے سے بچنے کے لئے ڈریگن نے اپنا سر فوراً
زمین سے لگا دیا تھا۔ جیسے ہی دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی۔ ڈریگن
فوراً اٹھا اور پلٹ کر اس طرف دیکھنے لگا جس طرف اس نے سیاہ
فام کو اپنے اوپر سے گزر کر پیچھے گرتے دیکھا تھا اور پھر یہ دیکھ کر
اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ سیاہ فام بے حس و حرکت اوندھا
گرا ہوا تھا۔

سیاہ فام کو الٹا پڑے دیکھ کر ڈریگن مشین گن لئے آہستہ آہستہ
چلتا ہوا اس کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ سیاہ فام کے نزدیک پہنچ
کر وہ رک گیا۔ چند لمحے وہ ساکت پڑے سیاہ فام کو دیکھتا رہا اور
پھر سیاہ فام کے جسم میں اچانک حرکت ہوتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔
اس نے فوراً مشین گن کے ٹریگر پر دباؤ ڈالا تا کہ وہ حرکت کرنے

والے سیاہ فام پر فائرنگ کر سکے لیکن اسی لمحے سیاہ فام بجلی کی سی
تیزی سے پلٹا اور اس کے ریوالوروں والے ہاتھ جو اس کے نیچے
دبے ہوئے تھے تیزی سے مڑے اور اس سے پہلے کہ ڈریگن اس
پر فائرنگ کرتا ریوالوروں سے دو شعلے نکلے اور ڈریگن کو اپنے سینے
میں گرم سلاخیں گھستی ہوئی محسوس ہوئیں۔ سیاہ فام زخمی ضرور تھا لیکن
وہ ہلاک یا بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ وہ جان بوجھ کر الٹا پڑا رہا تھا اور
پھر جیسے ہی ڈریگن مشین گن لے کر اس کی طرف آیا اس نے
اچانک اپنا رخ پلٹتے ہوئے اس پر فائرنگ کر دی۔

گولیاں چونکہ ڈریگن کے ٹھیک سینے پر پڑی تھیں اس لئے وہ
اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا تھا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو
گیا۔ اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری تھی۔ اسی
لمحے سیاہ فام اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم کا اگلا حصہ خون
سے بھرا ہوا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چل رہا تھا۔

ڈریگن نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ سیاہ فام کا چہرہ
دیکھ کر خوف سے کانپ اٹھا۔ سیاہ فام کا چہرہ غیظ وغضب سے سرخ
ہو رہا تھا۔

''کون ہو تم اور تم نے یہاں حملہ کیوں کیا ہے''...... سیاہ فام
نے ریوالوروں کا رخ ڈریگن کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو''...... ڈریگن نے تکلیف کی شدت
سے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

''جوزف۔ میں جوزف دی گریٹ ہوں۔ اب تم بولو۔ کون ہو تم اور تم نے اس طرح یہاں اٹیک کیوں کیا تھا''...... سیاہ فام نے غراتے ہوئے کہا لیکن ڈریگن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ جان کنی کے عالم میں اس کے منہ سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی۔

''بولو۔ کون ہو تم۔ بولو''...... جوزف نے اس کی آنکھیں بند ہوتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ڈریگن کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس کے دماغ میں یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا۔ موت کا اندھیرا جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

جوزف بار بار چیخ رہا تھا لیکن نوجوان ساکت تھا۔ جوزف چند لمحے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے جھک کر نوجوان کو چیک کیا تو نوجوان کی سانس رک چکی تھی۔ اس کے دل کی دھڑکن اور نبض بھی ڈوب چکی تھی۔

''ہونہہ۔ کچھ بتانے سے پہلے ہی یہ ختم ہو گیا ہے۔ بودا کہیں کا''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔ عمارت کے مختلف حصوں سے دوڑنے بھاگنے اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوزف چند لمحے ڈریگن کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے پلٹ کر اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف سے اسے فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمارت کے عقبی حصے میں اسے دو افراد دکھائی دیئے جو مشین گنوں سے عمارت کی ایک کھڑکی کی طرف فائرنگ کر رہے تھے۔ جوزف جانتا تھا کہ عمارت کے اس حصے میں جوانا موجود ہے اس لئے وہ تیزی سے سائیڈ میں ہوا اور اس نے بیک

وقت دونوں مشین گن برداروں کا نشانہ لیا اور ان پر ایک ساتھ فائرنگ کر دی۔ دونوں افراد کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ ان کے گرتے ہی عمارت میں ہونے والی فائرنگ کا سلسلہ رک گیا۔

راڈ بم کے دھماکے سے جوزف بری طرح سے زخمی ہو گیا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرے کی یلغار ہوتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والے اندھیرا دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن چونکہ اس کا خاصا خون ضائع ہو گیا تھا اور اس پر شدید نقاہت طاری ہو چکی تھی اس لئے وہ کسی بھی طرح خود کو سنبھال نہیں پا رہا تھا۔ اس نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ اسی لمحے وہ لہرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرف کر دیئے جس طرف سے اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔ ریوالور اس کے دونوں ہاتھوں میں بدستور موجود تھے۔ آنکھوں کے سامنے پھیلے ہوئے خون کی وجہ سے اسے بھاگ کر آنے والے شخص کا چہرہ تو دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس کا قد کاٹھ دیکھ کر جوزف سمجھ گیا کہ وہ جوانا تھا۔

"جوزف جوزف۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا تم ٹھیک ہو"...... جوانا نے اس کی طرف بھاگ کر آتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ کیا تمام حملہ آور ختم ہو گئے ہیں"۔

جوزف نے سر اٹھا کر ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سب ختم ہو گئے ہیں۔ تم نے فرنٹ کی طرف سے آنے والے حملہ آوروں کو مار گرایا ہے اور میں نے عقبی حصے سے آنے والے باقی افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ مگر یہ کون تھے اور یہاں کیوں آئے تھے"...... جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ تم عمارت کا چکر لگاؤ اور دیکھو اگر کوئی اور ہو تو اسے زندہ پکڑنے کی کوشش کرو تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ کون تھے اور انہوں نے یہاں کا حفاظتی سسٹم کیسے ختم کیا تھا اور یہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے تھے"...... جوزف نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اور تم"...... جوانا نے اس کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری فکر نہ کرو۔ میں تمہارے آنے تک بے ہوش نہیں ہوں گا"...... جوزف نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"بلیک روم میں ایک نظر اس لڑکی کو بھی دیکھ لینا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اسے ہی چھڑانے کے لئے یہاں آئے ہوں"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بھاگتا چلا گیا۔ اسے جاتے دیکھ کر جوزف نے اپنا سر زمین سے لگا دیا اور اپنے زخموں کی تکلیف برداشت کرتے ہوئے خود کو ہوش میں رکھنے کی

کوشش کرنے لگا۔

تھوڑی ہی دیر میں جوانا واپس آ گیا۔ وہ بے حد پریشان اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا ہوا''...... جوزف نے اسے تشویش زدہ دیکھ کر کہا۔

''عمارت میں کوئی نہیں ہے۔ تمام افراد مارے جا چکے ہیں لیکن......'' جوانا نے کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

''بلیک گرل بلیک روم سے غائب ہے۔ ہم نے اسے راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا تھا لیکن اب کرسی کے راڈز کھلے ہوئے ہیں اور لڑکی غائب ہے''...... جوانا نے کہا تو جوزف ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ تو حملہ آور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ اسی لڑکی کو چھڑانے کے لئے یہاں آئے تھے۔ حفاظتی سسٹم بلاک ہونے کی وجہ سے شاید کرسی کے راڈز کھل گئے تھے اور لڑکی کو یہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا''...... جوزف نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لڑکی حملہ آوروں کی مدد کے بغیر ہی یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئی ہے کیونکہ ہم دونوں نے بلیک روم سے دور ہی ان حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا تھا۔ لڑکی کے پاس کوئی سائنسی ہتھیار تھا جس سے اس نے بلیک روم کے دروازے کا لاک پگھلا دیا تھا اور موقع ملتے ہی یہاں سے نکل گئی ہے''...... جوانا نے

کہا۔

''باس نے ہمیں لڑکی کو حفاظت میں رکھنے کا حکم دیا تھا۔ اب ہم اسے کیا جواب دیں گے کہ ہماری موجودگی میں وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے''...... جوزف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ماسٹر سے میں بات کر لوں گا۔ لڑکی ہماری وجہ سے نہیں سسٹم بلاک ہونے کی وجہ سے بھاگی ہے اور پھر ہم لڑکی پر توجہ دیتے یا ان حملہ آوروں پر۔ ماسٹر کو جب پتہ چلے گا کہ ہم نے یہاں حملہ کرنے والے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے تو وہ ہم سے بلیک گرل کے بارے میں کوئی باز پرس نہیں کرے گا''...... جوانا نے کہا۔ اس کی بات سن کر جوزف ایک طویل سانس لے کر رہ گیا اور پھر اچانک اس کی ہمت جواب دے گئی۔ اس کی آنکھیں اچانک بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

''جوزف۔ جوزف۔ سنبھالو خود کو۔ میں ماسٹر کو فون کرتا ہوں۔ اس سے بات کر کے میں تمہیں کسی ہسپتال لے جاؤں گا۔ خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کرو۔ جوزف''...... جوزف کی آنکھیں بند ہوتے دیکھ کر جوانا نے اس کے کاندھے پکڑ کر اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن اس وقت تک جوزف بے ہوش ہو چکا تھا۔

میٹنگ روم میں اس وقت عمران سمیت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے جن میں فور سٹارز بھی شامل تھے اور کراسٹی بھی موجود تھی۔

عمران کو وہاں دیکھ کر اور اسے سنجیدہ دیکھ کر وہ سب حیران ہو رہے تھے کیونکہ چیف نے انہیں بتایا تھا کہ بلیک گرل نے عمران کا مائنڈ ہیک کر کے اسے اپنا ماتحت بنا لیا ہے اور اب عمران، بلیک گرل کے اشاروں پر کام کر رہا ہے لیکن اس وقت عمران کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ بلیک گرل کے ماتحت تھا یا اس کے لئے کام کرتا رہا تھا۔ وہ سب ابھی کچھ دیر پہلے ہی میٹنگ روم میں آئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کوئی سوال کرتے اسی لمحے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز نکلنا شروع ہوگئی۔

جولیا نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور ساتھ ہی انہیں چیف کی آواز سنائی دی۔

”جولیا۔ کیا سب ممبر پہنچ چکے ہیں“...... چیف نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یس چیف۔ ہمارے ساتھ عمران بھی موجود ہے“...... جولیا نے عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اسے میں نے ہی یہاں بلایا ہے“...... چیف نے کہا۔

”لیکن چیف آپ نے تو کہا تھا کہ......“ تنویر نے کہنا چاہا۔

”میں نے تم سب کو کیس کی تفصیلات بتانے کے لئے یہاں بلایا ہے۔ تفصیلات میں تمہیں اس بات کا بھی جواب مل جائے گا“۔ چیف نے کرخت لہجے میں کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

”اس کیس کا سلسلہ عمران کو ملنے والی بلیک گرل کی فون کال سے شروع ہوا تھا۔ بلیک گرل نے عمران کے فلیٹ میں فون کیا تھا کہ وہ اس سے ملنے کے لئے پاکیشیا پہنچ رہی ہے۔ چونکہ عمران بلیک گرل کے بارے میں جانتا تھا کہ بلیک گرل اب ڈیبیکٹو ایجنسی نہیں چلاتی بلکہ اسے کرانس نے مستقل طور پر ایک سرکاری ایجنسی کا چیف بنا دیا تھا۔ اس لئے کرانسی نژاد اس لیڈی ایجنٹ کا پاکیشیا آنا نیک شگون نہیں ہو سکتا ہے اس لئے عمران نے فوری طور پر بلیک گرل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا

تھا تا کہ اس بات کا علم ہو سکے کہ بلیک گرل خاص طور پر پاکیشیا کیوں آ رہی ہے۔ بلیک گرل کا ایک فرینڈ ہے جس کا نام ریڈ لائن ہے ہے۔ ریڈ لائن سے معلومات حاصل کرتے ہوئے عمران کو اس بات کا علم ہوا تھا کہ کرانس میں بلیک گرل کی ایجنسی ختم کر دی گئی ہے۔ اس نے کرانسی حکام کا کوئی حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر کرانسی حکومت نے نہ صرف اس کی ایجنسی ختم کر دی تھی بلکہ اس پر بغاوت کا فرد جرم بھی عائد کر دیا تھا اور اب کئی کرانسی ایجنسیاں بلیک گرل کے پیچھے لگی ہوئی تھیں جن سے بچنے کے لئے بلیک گرل بھاگتی پھر رہی تھی۔ عمران کو بلیک گرل نے اس کلب سے کال کی تھی جہاں اس کا سپیشل ہیڈ کوارٹر تھا۔ عمران کو اس بات کی حیرت تھی کہ اگر کرانسی ایجنسیاں بلیک گرل کے پیچھے لگی ہوئی ہیں تو پھر بلیک گرل نے اسے خاص طور پر کرانس اور اپنے ہی کلب سے کال کیوں کی تھی۔ وہاں سے کال کرنے کا مطلب تھا کہ کرانسی ایجنسیوں کو اس بات کا علم ہو جاتا کہ بلیک گرل کرانس میں اور اپنے ہی کلب میں موجود ہے اور پھر ایسا ہی ہوا تھا کرانسی ایجنسیوں کو جیسے ہی پتہ چلا کہ بلیک گرل کرانس میں اپنے کلب میں موجود ہے تو انہوں نے فوری طور پر اس کے کلب کا محاصرہ کر لیا لیکن اس وقت تک بلیک گرل انہیں ڈاج دے کر وہاں سے نکل چکی تھی اور وہ میک اپ کر کے ڈائریکٹ پاکیشیا آنے والے طیارے میں سوار ہو گئی تھی۔

پاکیشیا میں بلیک گرل سے پہلے چند کرانسی ایجنسیوں کے ایجنٹ پہنچ چکے تھے جن میں فیڈ لے، جان ہارڈ اور مادام سموریا شامل تھے۔ انہیں یہی ٹاسک دیا گیا تھا کہ اگر بلیک گرل پاکیشیا پہنچے تو وہ اس کے خلاف فوری کارروائی کرتے ہوئے اس پر لگاتار حملے کریں اور اسے ہلاک کر دیں۔ بلیک گرل نے کرانس سے عمران کو جو کال کی تھی وہ کال چونکہ ٹریس کر لی گئی تھی اس لئے پاکیشیا میں موجود ایجنسیوں کے ایجنٹوں کو ایکٹیو کر دیا گیا تھا کہ وہ بلیک گرل کو عمران کے پاس جانے سے روکیں۔ ایک اطلاع کے مطابق بلیک گرل کے پاس کوئی ایسی چیز تھی جو وہ عمران کو دینا چاہتی تھی۔ پاکیشیا میں موجود ایجنٹوں کو یہ حکم جاری کیا گیا تھا کہ وہ بلیک گرل اور عمران دونوں کا ہی خاتمہ کر دیں تا کہ بلیک گرل کے پاس موجود چیز کسی طرح عمران تک نہ پہنچ سکے اور عمران اس کا راز نہ جان سکے۔ اس بات کا ان ایجنٹوں کو بھی کچھ علم نہیں تھا کہ بلیک گرل کے پاس ایسا کون سا راز ہے جسے وہ عمران تک لے جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ وہ سب حرکت میں آ گئے اور انہوں نے بلیک گرل کے ساتھ عمران کو بھی ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔

عمران نے بلیک گرل کے لئے جولیا اور تنویر کو ایئر پورٹ بھیجا تا کہ جب بلیک گرل آئے تو وہ اس کی نگرانی کر سکیں اور اس دوران عمران اس بات کا پتہ چلا سکے کہ بلیک گرل کا پاکیشیا آنے کا اصل مقصد کیا ہے لیکن بلیک گرل جو ایئر ہوسٹس کے روپ میں

پاکیشیا پہنچی تھی وہ جولیا اور تنویر کو ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہوگئی۔ بلیک گرل کا ایک ساتھی جو انکل شیلے کہلاتا تھا اس نے جولیا کی کار کو ٹکر مار کر اس کا فیول ٹینک تباہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے دونوں انکل شیلے کا بھی تعاقب نہیں کر سکے تھے۔ ادھر کرانسی ایجنٹوں نے بلیک گرل سے پہلے ہی عمران پر حملے کرنا شروع کر دیئے لیکن عمران اپنی مخصوص حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان حملوں سے بچتا چلا گیا۔

ادھر بلیک گرل، جولیا اور تنویر کو ڈاج دے کر اپنی پلاننگ میں تھوڑی سی تبدیلی کرتے ہوئے سر سلطان کے پاس پہنچ گئی اور اس نے سر سلطان کو بتا دیا کہ اس کے پاس ایک گولڈ رنگ ہے جس میں ایک کیمرہ اور مخصوص ڈیوائس لگی ہوئی ہے اور اس رنگ میں بلیک کنگ کے بارے میں ایسی معلومات ہیں جس کے ذریعے دنیا کے سب سے بڑے اور تیزی سے اپنا نیٹ ورک پھیلا کر دنیا پر قبضہ کرنے والے مجرم تک پہنچا جا سکتا ہے۔ بلیک گرل نے عمران کو رنگ تو دے دی لیکن اس نے عمران کو یہ تفصیل نہیں بتائی تھی کہ اس نے بلیک کنگ کے بارے میں معلومات کیسے حاصل کی ہیں اور اس رنگ میں اس کے خلاف کیا ثبوت موجود ہیں۔ وہ بار بار عمران کو رنگ میں موجود مواد چیک کرنے پر زور دے رہی تھی اور جب عمران نے اس سے انگوٹھی لی تو عمران کو بلیک گرل کی آنکھوں میں ایسی چمک دکھائی دی جیسی عام طور پر کسی بہت بڑا کارنامہ سرانجام

دینے والے کی آنکھوں میں نمودار ہوتی ہے۔ عمران کو اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر شک ہوا۔ اس نے انگوٹھی کو چیک کرنے کی بجائے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا اور بلیک گرل رنگ اس کے حوالے کر کے جس انداز سے سر سلطان کے آفس سے نکلی تھی اس سے بھی عمران کو شک ہو رہا تھا کہ بلیک گرل اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہی ہے۔ بلیک گرل کے پراسرار رویئے اور اس کی آنکھوں کی مخصوص چمک نے عمران کو بری طرح سے الجھا دیا تھا۔ اس لئے وہ گولڈ رنگ لے کر فوری طور پر میرے پاس آ گیا اور میں نے عمران کے ذمہ ہی یہ کام لگا دیا کہ وہ لیبارٹری میں جا کر احتیاط کے ساتھ اس رنگ کو چیک کرے۔ عمران نے چار گھنٹوں تک گولڈ رنگ کو لیبارٹری میں چیک کیا جس کے نتیجے میں اس پر گولڈ رنگ کا راز افشاں ہوگیا۔ اس گولڈ رنگ میں بلیک کنگ کے خلاف کوئی مواد نہیں تھا بلکہ گولڈ رنگ میں دو ڈیوائسز لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پاور پلگ تھا اور دوسری ریز گن۔ عمران نے جب پاور پلگ اور ریز گن کو چیک کیا تو اسے پتہ چل گیا کہ ریز گن سے اس کو گہری نیند میں سلا کر پاور پلگ سے اس کے دماغ کو کنکٹ کیا جا سکتا ہے اور پاور پلگ اگر کسی ٹرانسمٹ مشین سے منسلک کر دیا جائے تو اس کے ذریعے دور بیٹھا کوئی بھی انسان اس کے دماغ کی ساری میموری نہ صرف واش کر سکتا ہے بلکہ اس کے مائنڈ کی تمام میموری ہیک کر کے اسے کسی بھی ڈسک میں سیو کر سکتا

ہے۔ عمران چونکہ پہلے سے ہی اس تھیوری کے بارے میں جانتا تھا
کہ کس طرح پاور پلگ اور ہیکنگ مشین کا استعمال کر کے کسی کا بھی
دماغ ہیک کر کے اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نے
فوری طور پر خود ہی اپنا مائنڈ بلینک کر لیا تھا۔ اس نے اپنے مائنڈ کا
بیک اپ بنایا جس میں عام باتوں کے سوا کچھ نہیں تھا اور اس نے
اپنے مائنڈ کی تمام میموری لاکڈ کر لی اور پھر اس نے رِنگ کو ہاتھ لگا
لیا۔ عمران اس رِنگ کو تباہ کر سکتا تھا لیکن اس کے لئے یہ جاننا بے
حد ضروری تھا کہ بلیک گرل اسے اپنے کنٹرول میں کیوں لینا چاہتی
ہے اور وہ اسے خاص طور پر اپنا ٹارگٹ بنانے کے لئے کیوں آئی
ہے۔ اس لئے اس نے بلیک گرل کو یہ موقع دے دیا تھا کہ وہ اس
کا مائنڈ ہیک کر لے اور بلیک گرل نے ایسا ہی کیا تھا۔ بلیک گرل
نے عمران کے مائنڈ کی میموری ہیک کر کے اس کے دماغ میں ایک
نئی میموری ڈال دی تھی جس میں بلیک گرل سے زیادہ بلیک کنگ
کے احکامات موجود تھے۔ بلیک گرل کے ساتھ بلیک کنگ کا لنک
عمران کو چونکانے کے لئے کافی تھا اس لئے اس نے بلیک گرل کا
مشن جاننے کے لئے اس کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
یہاں عمران نے ایک عقلمندی یہ کی تھی کہ اس نے لیبارٹری میں ایک
ویڈیو کیمرے کے ذریعے میرے لئے ایک پیغام چھوڑ دیا تھا جس
میں اس نے مجھے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا اور اس نے
مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔ عمران چاہتا تھا کہ

بلیک گرل کو اس بات پر یقین رہے کہ وہ اس کے ٹرانس میں آ چکا
ہے اسی لئے اس کے کہنے پر میں نے آپ سب کو کال کر کے
عمران اور بلیک گرل کو تلاش کرنے کا کام سونپا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ
سروس بلیک گرل کے ساتھ اگر عمران کو تلاش کرتی تو بلیک گرل کو
عمران پر شک نہ ہوتا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ جب عمران بلیک گرل کے
پاس پہنچا تو اس پر ساری حقیقت آشکارا ہو گئی کہ بلیک گرل اب
کرانس کے لئے نہیں بلکہ بلیک کنگ کے لئے کام کرتی ہے اور
بلیک کنگ نے اس کا مائنڈ ہیک کر کے اسے اپنے کنٹرول میں کیا
ہوا ہے۔ اسی طرح پاکیشیا میں جن ایجنٹوں کو بھیجا گیا تھا وہ بھی
بلیک کنگ کے زیر اثر تھے اور وہ سب بلیک کنگ کی پلاننگ پر عمل
کر رہے تھے تاکہ گولڈ رِنگ عمران تک پہنچایا جا سکے اور بلیک گرل
اس کا مائنڈ ہیک کر کے اس کے دماغ میں بھی بلیک کنگ کے
احکامات فیڈ کر سکے۔ عمران نے اپنے دماغ سے بلیک کنگ کی
ساری فیڈنگ ختم کر دی تھی۔ وہ بلیک گرل کے سامنے یہی ظاہر کرتا
رہا کہ وہ بلیک کنگ اور اسی کے تابع ہے لیکن بلیک کنگ اور بلیک
گرل کو اس بات کا خدشہ تھا کہ عمران کے دماغ میں ان کے خلاف
کچھ نہ کچھ ضرور ہو سکتا ہے اس لئے بلیک کنگ نے بلیک گرل کو
عمران کا دماغ ایک بار پھر اسکین کرنے کے احکامات دیئے تھے جس
کے لئے بلیک گرل نے عمران کو ایذا پہنچانے والی ایک مشین سے
منسلک کیا تھا اور اس کا مائنڈ چیک کرنا شروع کر دیا تھا۔ عمران یہ

سب کچھ اسی لئے برداشت کرتا رہا تھا کہ بلیک گرل نے ابھی تک اسے اپنے مشن کی تفصیل نہیں بتائی تھی۔ جبکہ عمران کے لئے یہ جاننا ضروری تھا کہ بلیک کنگ کے حکم سے بلیک گرل کس مشن پر آئی ہے اور وہ کون سا مشن ہے جس میں انہیں عمران کی مدد کی ضرورت تھی۔ پہلے عمران صرف یہی سمجھ رہا تھا کہ اس کا دماغ ہیک کرنا اور اسے بلیک کنگ کا غلام بنانا ہی اس کا مشن ہے۔ مگر جب بلیک گرل نے عمران کو اپنے پاس بلایا تو عمران چونک پڑا تھا کہ بلیک گرل کا مشن کچھ اور ہے۔ جب بلیک گرل، عمران سے مطمئن ہوگئی کہ عمران اسی کے کنٹرول میں ہے تو اس نے عمران کو اپنے مشن سے آگاہ کر دیا۔ بلیک گرل کا مقصد زیرو لیبارٹری میں داخل ہونا تھا۔ وہاں جا کر وہ سرداور سمیت پاکیشیا کے بڑے بڑے اور نامور سائنس دانوں کی مائنڈ میموری ہیک کرنا چاہتی تھی تا کہ جب وہ ان سائنس دانوں کی مائنڈ میموری بلیک کنگ کو دے تو بلیک کنگ ان سائنس دانوں کے مائنڈ کی ریڈنگ کر سکے اور اسے اس بات کا علم ہو سکے کہ پاکیشیا نے ایٹمی ٹیکنالوجی میں کہاں تک کامیابیاں حاصل کی ہیں اور ان کے پروگرامز کیا کیا ہیں۔ وہ ان مائنڈ میموریز کو اگر مشینی روبوٹس کے مشینی مائنڈز میں فیڈ کر دیتا تو وہ ان سے بے پناہ فائدے حاصل کر سکتا تھا۔ عمران کے سامنے چونکہ ساری حقیقت آ چکی تھی اس لئے وہ بلیک گرل کو زیرو لیبارٹری لے جانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا اس لئے اس نے بلیک گرل کو اپنے جوتے میں

چھپی ہوئی نیڈل تھرو گن سے ایک نیڈل مار کر بے ہوش کیا اور پھر اسی کے ہیڈ کوارٹر میں اس کی مائنڈ میموری ہیک کر کے ایک ڈسک میں سیو کر لی۔ بلیک گرل جب بلیک کنگ سے بات کر رہی تھی تو اس نے عمران کے سامنے بلیک گرل سے کہا تھا کہ وہ جلد سے جلد اپنا مشن پورا کر کے عمران اور اس کی ہیک شدہ مائنڈ میموری لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے جس سے عمران کو شک ہوا کہ بلیک گرل کو معلوم ہے کہ بلیک کنگ کون ہے یا اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے چونکہ بلیک گرل اسے یہ سب بتا نہیں سکتی تھی اس لئے عمران نے اس کی مائنڈ میموری کو ہی ہیک کر لیا تھا اور بلیک گرل کو اس نے جوزف اور جوانا کو بلا کر ان کے حوالے کر دیا تھا تا کہ وہ اسے رانا ہاؤس میں لے جا کر قید کر دے۔ عمران نے بلیک گرل کو اس لئے ہلاک نہیں کیا تھا کہ وہ اس کی مائنڈ میموری کی ریڈنگ کرنے کے بعد ذاتی طور پر بھی اس کے مائنڈ میں جھانکنا چاہتا تھا تا کہ بلیک گرل کے دماغ میں اگر کوئی بات پوشیدہ رہ گئی ہو تو وہ اس کے بارے میں بھی جان سکے۔ یہ سب تو تھا عمران اور بلیک گرل کے حوالے سے اب میں آپ کو کراسٹی کے بارے میں بتاتا ہوں''...... چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ وہ سب خاموشی سے چیف سے تفصیلات سن رہے تھے اس دوران ان میں سے کسی نے بھی کچھ بولنے یا چیف سے کچھ پوچھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

”کراسٹی واپس پاکیشیا آ گئی تھی۔ اس نے اپنی آمد کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ جولیا اور تنویر چونکہ بلیک گرل کے لئے ایئر پورٹ گئے ہوئے تھے اس لئے جب کراسٹی جولیا کے فلیٹ پر گئی تو وہاں تالا لگا ہوا تھا۔ کراسٹی، صالحہ کے فلیٹ میں بھی گئی تھی لیکن صالحہ بھی کسی نجی کام کے لئے باہر گئی ہوئی تھی۔ کراسٹی، صفدر سے ملنے اس کے فلیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ راستے میں عمران کا فلیٹ آ گیا اس لئے کراسٹی نے عمران سے ہی ملنے کا فیصلہ کر لیا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ فیڈلے اور اس کے ساتھیوں نے بلیک گرل کو عمران کے فلیٹ میں آنے سے روکنے کے لئے پہلے سے ہی وہاں پکٹنگ کر رکھی تھی۔ فیڈلے کا ساتھی ڈالٹن عمران کے فلیٹ کے سامنے ہی موجود تھا کہ کراسٹی وہاں پہنچ گئی اور اس کا قد کاٹھ دیکھ کر ڈالٹن کو یہی لگا کہ یہ بلیک گرل ہے اس سے پہلے کہ وہ کراسٹی کی طرف جاتا اسی لمحے کراسٹی پر کسی نے نیڈل تھرو کر دی جس سے کراسٹی سیڑھیوں پر بے ہوش ہو کر گرتی چلی گئی اور پھر وہاں ایک اسٹیشن ویگن آ کر رکی اور اس میں سے دو آدمی نکل کر کراسٹی پر جھپٹے اور کراسٹی کو اٹھا کر وہاں سے نکل گئے۔ وہاں فیڈلے کے ساتھیوں کی طرف مادام سموریا اور اس کے ساتھی بھی موجود تھے جس کا تعلق بھی کرانس سے تھا لیکن وہ اب بھی فیڈلے کی طرح بلیک کنگ کے کنٹرول میں تھے۔ اس کے آدمیوں نے بھی کراسٹی کو بلیک گرل سمجھ کر اٹھا لیا تھا“...... چیف نے کہا اور پھر

وہ انہیں کراسٹی کے ساتھ پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کرتا چلا گیا۔

”کراسٹی کو مادام سموریا سے باتوں کے دوران جب یہ پتہ چلا کہ وہ بلیک گرل اور عمران کو ہلاک کرنا چاہتی ہے تو کراسٹی یہ جاننے کے لئے بے چین ہو گئی کہ بلیک گرل کون ہے اور مادام سموریا اس کے ساتھ ساتھ عمران کو کیوں ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے مادام سموریا کو باندھ کر جب اس پر سیاہ چھپکلیاں چھوڑیں تو مادام سموریا نے اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا کہ وہ بلیک کنگ کے لئے کام کرتی ہے اور اسی کے حکم سے وہ عمران اور بلیک گرل کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں آئی ہے۔ مادام سموریا کے ذریعے ہی کراسٹی کو پتہ چلا کہ صرف وہی نہیں بلیک کنگ کے لئے کام کرنے والا فیڈلے بھی بلیک گرل اور عمران کے پیچھے ہے۔ کراسٹی بری طرح سے الجھی ہوئی تھی۔ اس کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی تھی کہ اسی وقت وہاں ٹرانسمیٹر پر بلیک کنگ نے مادام سموریا کو کال کی تو کراسٹی نے اسے گن پوائنٹ پر لے کر اس کی بلیک کنگ سے بات کرائی تھی جس نے مادام سموریا سے کہا تھا کہ وہ عمران اور بلیک گرل کو ہلاک کرنے کی پلاننگ ختم کر دے بلکہ وہ بلیک گرل کے ساتھ کام کرنے والے انکل شیلے کا ساتھ دے۔ اس نے فیڈلے، جان ہارڈ اور اس کے ساتھیوں کو بھی انکل شیلے کا ماتحت بنا دیا ہے۔ مادام سموریا بھلا کیا کہہ سکتی تھی۔ جب اس کی

ٹرانسمیٹر کال ختم ہوئی تو کراسٹی نے مادام سموریا کو ہلاک کیا اور خود اس کا میک اپ کر لیا۔ مادام سموریا کا ساتھی ایڈلی بھی نہیں جانتا تھا کہ مادام سموریا ہلاک ہو چکی ہے اور اس کی جگہ کراسٹی لے چکی ہے۔ کراسٹی، ایڈلی کو ہوش میں لائی تو ایڈلی اسے مادام سموریا ہی سمجھتا رہا تھا۔ پھر جب انکل شیلے نے مادام سموریا کو کال کی تو کراسٹی نے مادام سموریا کی جگہ انکل شیلے سے ملنے کا پروگرام بنا لیا اور جب یہ انکل شیلے سے ملی تو انکل شیلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق بلیک گرل نے عمران کی مائنڈ میموری ہیک کر لی ہے اور وہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے نہیں بلکہ بلیک گرل کے لئے کام کر رہا ہے اور بلیک گرل، عمران کے ذریعے پاکیشیا میں ایک بڑا مشن مکمل کرنا چاہتی ہے جس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ انکل شیلے نے پلاننگ کی اور چونکہ کراسٹی کو ساری پلاننگ کا علم ہو گیا تھا اس لئے اس نے جولیا سے فون پر بات کی اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ اس کے بعد جولیا اور کراسٹی مل کر مسلسل پلاننگ کرتی رہیں کہ بلیک کنگ کے ایجنٹوں کو انہوں نے کیسے ڈاج دینا ہے اور انہیں کس طریقے سے ہلاک کرنا ہے۔ اس پلاننگ میں انہوں نے عمران کے باورچی سلیمان کو شامل کر لیا تھا جو بظاہر بھاری رقم لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی انہیں مخبری کر رہا تھا تاکہ انکل شیلے کو مطمئن کیا

جا سکے۔ کراسٹی نے مادام سموریا کے روپ میں انکل شیلے اور باقی سب سے رابطے کر کے انہیں ایسی اطلاعات دینی شروع کر دیں کہ انہیں سلیمان کی مخبری پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران فوری کہاں کہاں مل سکتے ہیں اور وہ انہیں کیسے ہلاک کر سکتے ہیں۔ انکل شیلے، کراسٹی کی اطلاعات پر یقین کرتا چلا گیا اور پھر وہی سب کچھ ہوا جو کراسٹی اور جولیا چاہتی تھیں۔ کراسٹی نے انکل شیلے کو صفدر کے فلیٹ میں بھیج دیا تھا اور انکل شیلے، صفدر کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔ صفدر کی انکل شیلے سے فائٹ ہوئی جس کے نتیجے میں انکل شیلے ہلاک ہو گیا۔ جان ہارڈ اور فرانک کو انکل شیلے نے کراسٹی کے کہنے پر فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر بھیجا تھا اور کراسٹی بھی جان ہارڈ کو ہدایات دیتی رہی تھی اس لئے اسے اس بات کی معلومات مل گئی تھیں کہ جان ہارڈ اور فرانک فور سٹارز کو ان کے ہیڈ کوارٹر میں ہلاک کرنے کے لئے کیا پلاننگ کر رہے ہیں۔ انہوں نے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں فور سٹارز کے آنے سے پہلے ہی ریموٹ کنٹرول ڈائنا مائٹس لگا دیئے تھے۔ جب جان ہارڈ کی کراسٹی سے بات ہوئی تو اس نے خود ہی کراسٹی کو بتا دیا تھا کہ انہوں نے فور سٹارز کو ہلاک کرنے کے لئے کیا پلاننگ کی ہے۔ چنانچہ فور سٹارز وہاں پہنچے اور پھر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی عقبی دروازوں سے نکل گئے اور پھر وہ ٹھیک درختوں کے اس جھنڈ تک پہنچ گئے جہاں جان ہارڈ اور اس کا ساتھی فرانک موجود تھے۔ جان ہارڈ اور فرانک کو جب

یقین ہو گیا کہ فور سٹارز ہیڈ کوارٹر کے اندر پہنچ چکے ہیں تو انہوں نے ریموٹ کنٹرول سے ڈائنا مائٹس بلاسٹ کر کے فور سٹارز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا اور وہ فور سٹارز کی ہلاکت پر نعرے لگا رہے تھے کہ فور سٹارز عقب سے ان کے سروں پر پہنچ گئے اور انہیں وہیں ہلاک کر دیا۔

اب فیڈ لے اس کا ساتھی ڈالٹن اور مادام سموریا کا ساتھی ایڈلی زندہ بچے تھے وہ تنویر، کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ کے پیچھے تھے لیکن کراسٹی اپنی عقلمندی سے انہیں شمالی پہاڑی قلعے کی طرف لے گئی جہاں اس نے جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کو پہلے ہی جانے کے لئے کہہ دیا تھا۔ جب کراسٹی ان کے ہمراہ قلعے تک پہنچی تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے قلعے کی طرف آنے والے فیڈ لے اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح بلیک گرل کی پلاننگ کا حصہ بننے والے اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو گئے“...... چیف نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

”تو کیا بلیک گرل اب رانا ہاؤس میں قید ہے“...... چیف کے خاموش ہونے پر جولیا نے پہلا سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ رانا ہاؤس سے فرار ہو چکی ہے“...... چیف نے کہا اور اس کی بات سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

”بلیک گرل فرار ہو گئی ہے۔ لیکن کیسے۔ رانا ہاؤس میں تو جوزف اور جوانا تھے اور وہاں کا حفاظتی سسٹم اس قدر سخت ہے کہ

کسی کا وہاں سے فرار ہونا ممکن ہی نہیں پھر بلیک گرل وہاں سے کیسے فرار ہو سکتی ہے“...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کے لئے بلیک کنگ نے یہاں موجود اپنے ایک اور ایجنٹ کی خدمات حاصل کی تھیں جس کا نام ڈریگن تھا۔ بلیک کنگ نے سب سے پہلے کسی مشینی سسٹم سے رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم بلاک کیا تھا۔ جیسے ہی رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم بلاک ہوا ڈریگن نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رانا ہاؤس پر دھاوا بول دیا تھا لیکن وہاں جوزف اور جوانا نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کے مقابلے میں ڈریگن اور اس کے تمام ساتھی مارے گئے۔ چونکہ بلیک کنگ نے رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم آف کر دیا تھا اور بلیک گرل کو بلیک روم میں راڈز والی جس کرسی پر جکڑا گیا تھا اس کے راڈز بھی کھل گئے تھے اور بلیک گرل کو چونکہ ہوش آ چکا تھا اس لئے وہ کرسی سے اٹھی اور اس نے اپنے لباس میں چھپا ہوا ایک ریز کٹر آلہ نکالا اور اس سے بلیک روم کا لاک پگھلا کر وہاں سے نکل گئی“...... چیف نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا اس کی تلاشی نہیں لی گئی تھی۔ لاک پگھلانے والا آلہ اس کے پاس کیسے رہ گیا تھا“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران نے اسے قابو کیا تھا اور اس نے جوزف اور جوانا کی

نگرانی میں بلیک گرل کو رانا ہاؤس بھیجا تھا اس لئے یہ سوال اسی
سے پوچھو کہ بلیک گرل کے پاس لاک پگھلانے والا آلہ کہاں سے
آیا تھا''...... چیف نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا تھا۔
''جی عمران صاحب۔ جواب دیں اس بات کا''...... کیپٹن شکیل
نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔
''کیا جواب دوں۔ وہ مجھے چھوڑ کر اکیلی ہی بھاگ گئی ہے میں
پہلے ہی اسی غم میں دبلا ہوا جا رہا ہوں اور اب تم بھی مجھ سے
جواب طلب کر رہے ہو''...... عمران نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔
''کون آپ کو اکیلا چھوڑ گئی ہے۔ کس کی بات کر رہے ہیں
آپ''...... کراسٹی نے کہا۔
''گل افشاں جو بلیک گرل کہلاتی ہے۔ سوچا تھا کہ وہ یہاں آ
گئی ہے تو جولیا نہیں وہی سہی لیکن''...... عمران نے اسی انداز میں
کہا اور جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔
''کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔
''یہی کہ تم تو مانتی ہی نہیں ہو۔ بلیک گرل بھی تمہاری طرح
حسین اور ذہین ہے۔ اگر تمہاری جگہ وہ مجھے مل جاتی تو تنویر کے
سارے گلے شکوے دور ہو جاتے اور میں بھی سہرا باندھ کر گھوڑی
چڑھ جاتا لیکن عین وقت پر وہ رانا ہاؤس سے بھاگ جائے گی اس
کا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اسے کم از کم میرے ساتھ ایسا
نہیں کرنا چاہئے تھا میں نے عارضی طور پر ہی سہی لیکن اسے یہ تو

باور کرا ہی دیا تھا کہ میں اس کے حکم کا غلام بن سکتا ہوں''۔ عمران
نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔
''آپ کدھر کی بات کدھر لے گئے ہیں۔ ہم تو آپ سے
صرف یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آپ نے بلیک گرل کے پاس
سائنسی آلہ کیوں رہنے دیا تھا جس کا فائدہ اٹھا کر وہ رانا ہاؤس سے
فرار ہو گئی ہے''...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔
''میں نے اس کی تلاشی جو نہیں لی تھی''...... عمران نے منہ بسور
کر کہا۔
''کیوں نہیں لی تھی تم نے اس کی تلاشی۔ تم جانتے تھے نا کہ وہ
کس قدر حرافہ ہے۔ تمہیں سب سے پہلے اس کی تلاشی لینی چاہئے
تھی پھر اسے جوزف اور جوانا کے حوالے کر کے رانا ہاؤس شفٹ
کرنا چاہئے تھا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
''وہ خاتون تھی۔ اب میں اس کی کیسے تلاشی لیتا۔ اگر میں اس
کے جسم کو غلطی سے بھی ہاتھ لگا دیتا تو تمہیں اس کا فوراً پتہ چل جانا
تھا کیونکہ میری اسکن ڈیوائس تو تمہاری آنکھیں ہیں۔ پھر تم نے
لڑاکا بیویوں کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑنا تھا پھر میں نہ اِدھر کا رہتا اور
نہ اُدھر کا۔ اِدھر سے مراد تم اور اُدھر سے مراد بلیک گرل۔ یعنی مجھے
دونوں سے ہی ہاتھ دھونے پڑ جاتے اور وہ بھی ہمیشہ کے
لئے''...... عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا اور وہ سب بے
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ عمران کا جواب سن کر جولیا کے

ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ عمران نے بلیک گرل کی لڑکی ہونے کی وجہ سے اس کی تلاشی نہیں لی تھی اور یہ عمران کے با کردار ہونے کی دلیل تھی اور دوسری بات یہ کہ عمران نے اقرار تو کر لیا تھا کہ وہ ہر وقت جولیا کی نظروں کے حصار میں رہتا ہے۔ جس پر جولیا کو فخر ہو رہا تھا۔ وہ عمران کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی اور اسے اپنی طرف ایسی نظروں سے دیکھتا پا کر عمران جز بز ہو رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے اور ان دونوں کی حالت دیکھ کر ممبران کے قہقہے بلند ہونا شروع ہو گئے تھے۔

ختم شد

وہ آران کی تباہی کے لئے ایک طاقتور وچ ڈاکٹر کی مدد حاصل کر رہا تھا۔

جناتی دنیا — جہاں کے پانچ جنات اسرائیل کے ایک وچ ڈاکٹر نے اپنے قبضے میں کر رکھے تھے۔ وہ جنات کہاں تھے —— ؟

عمران — جسے جناتی دنیا میں جانے سے روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے تمام شیطانی طریقے استعمال کئے جا رہے تھے۔ مگر —— ؟

وہ لمحہ — جب عمران کو بے ہوشی کی حالت میں ایک شیطانی طاقت نے زندہ جلانے کی کوشش کی۔

وہ لمحہ — جب جولیا اور کیپٹن شکیل پر ہر طرف سے خونخوار کتوں نے حملہ کر دیا۔ خونخوار کتوں کو ایک شیطانی طاقت کنٹرول کر رہی تھی۔ کیسے —— ؟

عمران — جس کی مدد کے لئے جناتی دنیا کی ایک جن زادی پہنچی۔ مگر —— ؟

جولیا — جسے چیف نے عمران کے بغیر تمام ممبران کے ساتھ اسرائیل کی ایجنسی نائٹ فورس کے خلاف مشن پر بھیج دیا۔

نائٹ فورس ایجنسی — جسے پاکیشیائی ایجنٹوں کی اسرائیل آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور اس ایجنسی نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہر طرف موت کے مضبوط جال پھیلا دیئے تھے۔

لیڈی ایشلے — نائٹ فورس ایجنسی کی سپر ایجنٹ، جس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ان غاروں میں زہریلا دھواں چھوڑ دیا جن میں جولیا اور اس کے ساتھی سفر کر رہے تھے۔

کیا — عمران جناتی دنیا میں جانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا —— ؟

کیا — جولیا اور اس کے ساتھی، لیڈی ایشلے سے جو اسرائیل میں لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور تھی، بچ کر اسرائیل پہنچ سکے۔

وہ لمحہ — جب جولیا کو خود بھی لیڈی ڈیتھ بننا پڑا۔ جولیا کس کے خلاف لیڈی ڈیتھ بنی تھی اور کیوں —— ؟

عمران سیریز
ماورائی نمبر
جن زادی
ظہیر احمد

پراسرار اور ماورائی سلسلے پر لکھا گیا ایک بالکل نئے اور انتہائی منفرد انداز کا ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور کرنل فریدی کا انتہائی دلچسپ مشترکہ کارنامہ

مصنف
ظہیر احمد

ہاف فیس

سپریم نمبر

ہاف فیس ❊❊ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ایک بھیانک اور لرزہ خیز سازش۔

ہاف فیس ❊❊ ایک ایسی سازش جس کے تحت پوری دنیا کے مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔

ریڈ کوبرا ❊❊ ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی جس کا چیف بھی تھا اور گرانڈ ماسٹر بھی۔

ریڈ کوبرا ❊❊ ایک ایسی ایجنسی جو انتہائی خفیہ انداز میں پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کے بھیانک منصوبے پر کام کر رہی تھی۔

ریڈ کوبرا ❊❊ جس کا چیف کرنل براؤن تھا لیکن گرانڈ ماسٹر کون تھا اس بات سے سب لاعلم تھے۔ کیوں ——؟

سیٹھ عاصم ❊❊ قاسم کا باپ جس کے گھر میں ایک خونی کھیل کھیلا گیا تھا۔ وہ خونی کھیل کیا تھا ——؟

قاسم ❊❊ جو اپنی کار میں ایک لاش لئے گھوم رہا تھا۔ وہ کس کی لاش تھی ——؟

کیپٹن شکیل ❊❊ جس کے فلیٹ پر یاجوج آیا تھا۔ یاجوج کون تھا۔ کیا وہ کوئی فرشتہ تھا۔ یا ——؟

قاسم ❊❊ جس کی کار سے ملنے والی لاش ماجوج کی تھی۔

کرنل فریدی ❊❊ جسے یاجوج کی تلاش تھی اور عمران ماجوج کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ❊❊ جسے آدھے چہرے والی ایک تصویر ملی تھی۔ وہ تصویر کس کی تھی۔؟

کرنل فریدی ❊❊ جس کے پاس بھی ایک تصویر تھی لیکن وہ بھی آدھے چہرے کی تھی۔

وہ لمحہ ❊❊ جب کرنل فریدی ایک سازش کا احوال بتانے عمران کے پاس پاکیشیا پہنچ گیا۔

وہ لمحہ ❊❊ جب عمران نے بھی کرنل فریدی کو ایک سازش کا حال بتایا اور دونوں بڑے سر جوڑ کر ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

کرنل براؤن ❊❊ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ہلاک کرنے کے لئے دو جزائر پر موت کے بھیانک جال پھیلا دیئے تھے۔

کرنل براؤن ❊❊ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ان جزائر تک لانے کے لئے ایک گیم کھیلی تھی۔ وہ گیم کیا تھی ——؟

کیا ❊❊ عمران اور کرنل فریدی، کرنل براؤن کی گیم سمجھ سکے۔ یا ——؟

وہ لمحہ ٭٭ جب عمران اپنے چند ساتھیوں کو لے کر جزیرہ ہوان کی طرف روانہ ہو گیا اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کرانڈ کی طرف چل پڑا۔

جزیرہ ہوان ٭٭ جہاں ریڈ کوبرا کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ عمران اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھی تھی۔

جزیرہ کرانڈ ٭٭ جہاں ریڈ کوبرا کا ٹاپ ایجنٹ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھا تھا۔

موت کے جزائر ٭٭ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدم قدم پر موت نے پنجے پھیلائے ہوئے تھے۔

کیا ٭٭ عمران اور کرنل فریدی موت کے پھیلے ہوئے ان پنجوں سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچا سکے۔

سمندر کے گہرے پانیوں میں ہونے والی خوفناک جنگ

جزیرہ ہوان اور جزیرہ کرانڈ پر لڑائی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہر طرف موت کے سیاہ بادل چھاتے چلے گئے۔

موت کے بادل کس پر چھائے تھے۔ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سب سے بڑی اور انوکھی سازش جس کا احوال پڑھ کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔

کرنل فریدی اور عمران کے متوالوں کے لئے ایک ناقابل یقین اور انتہائی حیرت انگیز ناول جو آج تک صفحۂ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مصنف
ظہیر احمد

ڈائمنڈ ہارٹ

مکمل ناول

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ ایک ایسا ڈائمنڈ جسے کمپیوٹر ڈرائیو کی طرز پر بنایا گیا تھا۔

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ جسے ایک سیکرٹ سنٹر میں رکھا گیا تھا اور اس سیکرٹ سنٹر کے انچارج سر سلطان تھے۔

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ جس میں سر سلطان پاکیشیا کے تمام اداروں کی معلومات ایک جگہ اکٹھی کرنا چاہتے تھے۔

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ جس کی میموری فیڈنگ کے لئے انہوں نے اپنے بھانجے کو سیکرٹ سنٹر کا انچارج بنا دیا تھا۔

عامر جبران ⟸ سر سلطان کا بھانجا۔ جس نے سر سلطان کی موجودگی میں سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کر لیا۔ کیوں ——؟

عامر جبران ⟸ جس نے گریٹ لینڈ کی ایک پرنسز کے لئے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا۔ کیوں ——؟

پرنسز مارگریٹ ⟸ جو گریٹ لینڈ کی ایک طاقتور ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ تھی۔

پرنسز مارگریٹ ⟸ جس نے عامر جبران سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرتے ہی اسے ہلاک کرا دیا۔ کیوں ——؟

گریٹ ایجنسی ⟸ گریٹ لینڈ کی ایک تیز رفتار اور خوفناک ایجنسی جس کا چیف ایک لارڈ تھا۔

لارڈ ٹیموتھی ⟸ گریٹ ایجنسی کا چیف۔ جو درندوں سے زیادہ خونخوار اور وحشیوں سے زیادہ بے رحم تھا۔

ڈینجر مین ⟸ ایک ایسا کرمنل۔ جس نے گریٹ لینڈ کے ایک جنگل میں لارڈ ٹیموتھی سے بچنے کے لئے اپنے بے شمار ساتھیوں کے ساتھ پناہ لے رکھی تھی۔

وہ لمحہ ⟸ جب عمران اور اس کے ساتھی ڈینجر مین اور اس کے کرائم ٹرائب پہنچ گئے۔

وہ لمحہ ⟸ جب پرنسز مارگریٹ اپنے چیف لارڈ ٹیموتھی اور لارڈ ٹیموتھی، پرنسز مارگریٹ کو ہلاک کرنے پر تل گئے۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ ⟸ جب پرنسز مارگریٹ کے حکم پر کرائم ٹرائب میں موجود تمام کرمنلز اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر میزائل برسائے گئے اور سارا جنگل آگ سے بھڑک اٹھا۔

عمران اور اس کے ساتھی ⟸ جو جنگل میں ہر طرف خوفناک آگ میں گھرے ہوئے تھے۔ وہ اس آگ سے کیسے نکل سکے ——؟

لارڈ فورٹ ⟸ جسے لارڈ ٹیموتھی نے ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔

وہ لمحہ ⟸ جب عمران اور اس کے ساتھی لارڈ فورٹ میں داخل ہو کر لارڈ ٹیموتھی کی قید میں پہنچ گئے۔

وہ لمحہ ⟸ جب لارڈ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نئے انداز کی بھیانک موت سے ہمکنار کرنا شروع کر دیا۔

وہ لمحہ ⇐ جب مشن مکمل ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہوا کہ وہ جس ڈائمنڈ ہارٹ کو حاصل کرنے گریٹ لینڈ آئے تھے وہ نقلی تھا۔
اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں تھا۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مل سکا۔ یا ——؟

تیز رفتار سسپنس اور طنز و مزاح سے بھرپور ایک انتہائی ایکشن فل ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور میجر پرمود کا صامالی قزاقوں کے خلاف نان سٹاپ ایکشن
اور ایڈونچر فل مشترکہ کارنامہ

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

بلیک شارک

بلیک شارک —— صامالی قزاقوں کا ایک ایسا نیٹ ورک جو ایشیا کے تمام بحری جہازوں کو دھڑلے سے اغوا کر لیتا تھا۔

بلیک شارک —— جو اغوا کئے ہوئے جہاز کے تمام مسافروں کو یرغمال بنا کر ان ممالک سے بڑے بڑے تاوان طلب کرتے تھے جن ملکوں کے مسافر ان کے پاس قید ہوتے تھے۔

بلیک شارک —— جس کا ایک گروپ بلیک پائریٹ کہلاتا تھا۔

بلیک پائریٹ —— جو تاوان نہ ملنے کی صورت میں قیدیوں کو انتہائی بے رحمی سے ہلاک کر دیتا تھا۔

بلیک پائریٹ —— جس کا سربراہ بلیک شارک تھا۔ بلیک شارک کون تھا اور کہاں رہتا تھا اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

بلیک پائریٹ —— جس نے بلگارنیہ کا ایک ایسا بحری جہاز اغوا کر لیا جس میں نہ صرف پاکیشیا کے دو نامور سائنس دان بھی موجود تھے بلکہ اس جہاز میں ایک مسافر ایسا بھی تھا جس کا تعلق اسرائیل سے تھا۔

اسرائیلی ایجنٹ —— جو بلگارنیہ سے ایک انتہائی اہم اور بڑی ایٹمی لیبارٹری کا نقشہ لے اُڑا تھا۔

میجر پرمود ـــــ جس نے صامالی قزاقوں کے خلاف کام کرنے کے لئے عمران کو بھی دعوت دی لیکن عمران نے اس کی دعوت مسترد کر دی۔ کیوں ـــــ؟

میجر پرمود ـــــ جو بلیک پائریٹ کے خلاف بھرپور اور مؤثر کارروائی کرنے کے لئے صامالیہ کے گھنے اور خوفناک جنگلوں میں پہنچ گیا۔

میجر پرمود ـــــ جس کے ساتھ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور لاٹوش بھی موجود تھے۔ وہ سب جنگل کی ایک گہری اور خونی دلدل میں گر گئے۔

کیا ـــــ میجر پرمود اور اس کے ساتھی واقعی موت کی دلدل میں ہمیشہ کے لئے گم ہو گئے تھے۔ یا ـــــ؟

عمران ـــــ جو اپنے ساتھ چند ساتھیوں کو لے کر بلیک شارک کی تلاش میں نکلا تھا۔ لیکن ـــــ؟

عمران ـــــ جس کی راہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں تھیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی ان رکاوٹوں کو دور کرتے چلے گئے۔

بلیک سٹی ـــــ ایک ایسا شہر جہاں صرف سیاہ فام جرائم پیشہ افراد کا راج تھا۔

بلیک سٹی ـــــ جہاں ایک کرائم فورٹ بھی تھا۔ اس کرائم فورٹ میں سیاہ فام جرائم پیشہ افراد نے اپنی ایک الگ ہی دنیا آباد کر رکھی تھی۔

کیا ـــــ عمران اور اس کے ساتھی کرائم فورٹ میں داخل ہو کر بلیک شارک کو تلاش کر سکے ـــــ؟

وہ لمحہ ـــــ جب میجر پرمود ایک گن شپ ہیلی کاپٹر لے کر صامالیہ کے ایک جزیرے پر موت بن کر چھا گیا اور پھر ـــــ؟

وہ لمحہ ـــــ جب بلیک شارک عمران کے قدموں میں پڑا ہوا تھا اور پھر ـــــ؟

وہ لمحہ ـــــ جب عمران کی سفاکی اور درندگی دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی تھرا اٹھے۔

صامالی قزاقوں کے بھیانک اور انسانیت سوز مظالم پر لکھی گئی ایک ایسی داستان جو شاید اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں پڑھی ہوگی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہنگامہ خیز ایڈونچر

مکمل ناول

ایکشن ایجنٹس

مصنف
ظہیر احمد

میجر راشد ⁂ جو پاکیشیا ملٹری سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تھا۔ اسے سرخ مکھیوں نے ہلاک کر دیا۔ کیوں ——— ؟

میجر راشد ⁂ جو اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ انتہائی اہم مشن سرانجام دے کر واپس آیا تھا۔ اس کا مشن کیا تھا ——— ؟

میجر راشد ⁂ جو اسرائیل سے ایک اور چیز بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی تلاش میں اسرائیل کی ایک انتہائی خطرناک اور طاقتور تنظیم پاکیشیا پہنچ گئی تھی۔

ریڈ فلائی ⁂ اسرائیل کی ایک خوفناک تنظیم جس کا سربراہ بھی پاکیشیا میں تھا۔

ٹیرم اور جیرم ⁂ ریڈ فلائی کے دو ایجنٹ جو آندھی اور طوفان سے بھی کہیں زیادہ تیز اور خوفناک تھے۔

ٹیرم اور جیرم ⁂ جب حرکت میں آئے تو پاکیشیا میں ایک طوفان سا کھڑا ہو گیا۔ وہ کیسا طوفان تھا ——— ؟

ٹیرم اور جیرم ⁂ جو واقعی آفت کے پرکالا تھے اور انہوں نے دانش منزل پر حملہ کر کے ایکسٹو کے ساتھ وہاں موجود عمران کو بھی بے بس کر دیا۔ کیوں؟

ایکشن ایجنٹس ⁂ جنہوں نے پاکیشیا میں ہلچل مچا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے پیچھے لگا لیا تھا۔

ایکشن ایجنٹس ⁂ جنہوں نے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ہینڈ گرنیڈ مار کر ہلاک کر دیا اور پھر ——— ؟

کرنل ڈریمن ⁂ ریڈ فلائی کا سربراہ جو اپنے ٹارگٹس سرخ اور زہریلی مکھیوں سے ہٹ کرتا تھا۔

وہ لمحہ ⁂ جب کرنل ڈریمن نے عمران اور ٹائیگر کو بے بس کر کے ان پر سرخ مکھیاں چھوڑ دیں۔

وہ لمحہ ⁂ جب تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کی ایکشن ایجنٹس کے ساتھ ٹھن گئی اور انہیں ایک دوسرے سے دست بدست موت کی لڑائی لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ ⁂ جب کرنل ڈریمن، عمران کے مدِمقابل آ گیا اور پھر ان دونوں میں مارشل آرٹس کی ناقابلِ شکست فائٹ شروع ہو گئی۔

بلیک بک میں کیا تھا جس کے لئے ریڈ فلائی اور اس کے ایکشن ایجنٹس ہر طرف موت کا بازار گرم کرتے جا رہے تھے۔

عمران اور کرنل ڈریمن کے درمیان ہونے والی فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

کیا صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل واقعی ہلاک ہو گئے تھے۔

ایک یادگار ناول جو آپ کے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑ جائے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور منفرد ناول

مکمل ناول

گولڈ سرکل

مصنف
ارشاد العصر جعفری

ڈاکٹر گولڈ ___ ایک ایسا سائنسدان جس نے دنیا بھر کی معیشت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور پاکیشیا سمیت کئی ممالک اس منصوبے کی لپیٹ میں آ گئے۔

ڈاکٹر گولڈ ___ جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیلنج کر دیا کہ وہ پاکیشیا کو تباہ کر دے گا۔

ڈاکٹر گولڈ ___ جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا میں کامیاب کارروائیاں کرنے لگا۔

ڈاکٹر گولڈ ___ جس کے بارے میں دنیا کا کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر گولڈ کی تلاش میں سرگرداں تھی لیکن اس کا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔

جوانا ___ جس نے ایکریمیا واپس جا کر اپنا پرانا پیشہ دوبارہ اختیار کر لیا۔ کیوں؟

جوانا ___ جس نے گولڈ سرکل کو عمران کے بارے میں معلومات فراہم کر دیں۔

ڈاکٹر گولڈ ___ جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کے مرکزی بینک سے اربوں ڈالرز کے سونے کے ذخائر چوری کر لئے۔ کیسے ___؟

عمران، ٹائیگر اور تنویر کو بے ہوش کر کے ان پر فائرنگ کر دی گئی۔ کیا وہ ہلاک ہو گئے؟

جزیرہ مارکن ___ جہاں قدم رکھتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم پر بموں کی بارش کر دی گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا انجام ہوا ___؟

ریاست بالان ___ ڈاکٹر گولڈ نے اس ریاست کی معیشت مکمل طور پر تباہ کر دی۔

ڈاکٹر گولڈ کی پاکیشیا کے خلاف کامیاب کارروائیوں کا کیا انجام ہوا؟

کیا ریاست بالان کی طرح پاکیشیا کی معیشت بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی؟

ایک یادگار و لازوال ناول جو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com